اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

قیمت فی پرچہ ۱؍

قیمت سالانہ پیشگی

نمبر ۵۹ | مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۷ شعبان سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۲۷ جنوری تک دارالامان تشریف لانے کی امید ہے۔

حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ کے متعلق گذشتہ پرچہ میں ان کے تار کی بناء پر لکھا گیا تھا کہ وہ ۲۵ جنوری کو پہونچیں گے لیکن اس دن تشریف نہ لائے۔ اور اب معلوم ہوا ہے۔ ۲۷ تاریخ بروز پیر آئیں گے۔

۲۴ تا ۲۶ جنوری کلانور ضلع گورداسپور میں جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ اور مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری بھیجے گئے۔ چونکہ اہلحدیثوں سے مباحثہ قرار پاچکا تھا۔ اس لئے قادیان سے اور اصحاب بھی وہاں گئے۔

احمدیہ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء کے متعلق ضروری باتیں

۱۔ مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸ تا ۲۰۔ اپریل منعقد ہوگی۔

۲۔ ہر احمدی جماعت مجلس مشاورت کے نمائندگان کا جلد سے جلد انتخاب کرکے ان کے اسماء پرائیویٹ سکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع دیں۔

۳۔ مرکزی صیغہ جات کے متعلق سوالات بھیجنے کا حق صرف منتخب شدہ نمائندگان کو ہوگا۔ انتخاب کے بعد جو سوالات ضروری ہوں۔ وہ بھیج سکتے ہیں۔

۴۔ مجلس مشاورت میں پیش ہونے والی تجاویز بھی نمائندگان کی طرف سے ہی آنی چاہئیں۔

۵۔ چونکہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر تمام نظارتیں اپنی اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتی ہیں۔ اس لئے بیرونی جماعتوں کو چاہیئے۔ ہر ایک نظارت کے متعلق رپورٹ بھجوا دیں۔

سالانہ رپورٹیں جلد بھیجیں

امسال مجلس مشاورت ۱۸-۱۹-۲۰- اپریل ۱۹۳۰ء کو انشاء اللہ تعالےٰ ہوگی۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی سالانہ رپورٹیں ۲۵- مارچ تک مجھے بھیجدیں ؛

ناظر اعلیٰ قادیان

نظارت تعلیم و تربیت کی رپورٹیں

ششماہی رپورٹ کے فارم عرصہ ہؤا۔ کہ جماعتوں کو بھیجے جا چکے ہیں۔ لیکن اس وقت تک سوائے چند کے دیگر جماعتوں سے رپورٹ مکمل ہو کر نہیں آئی۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ تمام امراء و پریذیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد فارم رپورٹ ششماہی مکمل کر کے واپس فرمائیں ؛

ہاں اگر کسی جماعت کو یہ فارم ملا نہ ہو۔ تو بواپسی دفتر سے منگا لیں۔ امید ہے۔ کہ احباب جلد اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ والسّلام

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

احمدیہ مجلس مشاورت کیلئے سالانہ رپورٹ

پرائیویٹ سکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے کہ امسال احمدیہ مجلس مشاورت ۱۸-۱۹-۲۰- اپریل کو ہوگی۔ اس مجلس مشاورت میں حسب دستور دعوت و تبلیغ کی طرف سے سالانہ رپورٹ پڑھی جائے گی جسے مرتب کرنے کے لئے میں نے مشن ہائے بیرونی سے رپورٹوں کا مطالبہ کیا ہے۔ لیکن بیرونی ممالک میں بعض جگہ ہمارے باقاعدہ مشنری نہیں ہیں۔ ایسے ممالک کے دوستوں سے بذریعہ اعلان ہذا درخواست ہے۔ کہ ان کی جماعت نے جو تبلیغی کام دوران سال میں کیا ہو۔ اس کی مختصر رپورٹ تیار کر کے ایسے وقت میں ارسال کر دیں۔ کہ آخر مارچ تک مجھے مل جائے۔ ۳۱- مارچ کے بعد وصول ہونے والی رپورٹوں کا ذکر میری رپورٹ میں نہ ہو سکے گا۔ اگر یہ اعلان اُن کے پاس دیر سے پہنچے۔ تو بھی جلد سے جلد رپورٹ تیار کر کے بذریعہ ہوائی ڈاک بھیجدیں۔ تاکہ ۳۱- مارچ تک پہونچ سکے ؛

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اشتہار "ندائے ایمان" کے متعلق اعلان

الفضل مجریہ ۲۴- جنوری میں میری طرف سے اعلان ہو چکا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا یہ مضمون اشتہار کی صورت میں صرف پانچہزار اور ٹریکٹ کی صورت میں پچیس ہزار چھپوانے کا اہتمام کیا گیا ہے ۲۳- جنوری کو اشتہار اور ٹریکٹ چھپ کر دفتر میں آگیا ہے۔ کل خرچ کتابت و طباعت و قیمت کاغذ اور متفرق اخراجات ملا کر ڈیڑھ سو روپیہ ہؤا ہے۔ اس لحاظ سے قیمت فی ہزار صرف پانچ روپیہ ہوگی محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ جن جماعتوں نے تا حال کوئی اطلاع نہیں دی۔ وہ جلد توجہ فرمائیں۔ اور لکھیں کہ کس قدر ٹریکٹ اور اشتہار ان کو مطلوب ہیں۔ تا کہ روانہ کیا جا سکے۔ قیمت بہر حال پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھیجی جائے۔ یا وی۔ پی کرنے کی اجازت دیجائے۔ اسکے علاوہ تیسری کوئی صورت نہ ہوسکیگی۔ کیونکہ بعد میں قیمت کی وصولی کے لئے بہت خط و کتابت کرنی پڑتی ہے نیز جن جماعتوں کے آرڈر مل چکے ہیں اُن کو بھی وی۔ پی کئے جائیں گے۔ خواہ انہوں نے صراحت سے وی۔ پی کرنے کی اجازت دی ہو۔ یا نہ دی ہو ؛

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

اخبار احمدیہ

انبالہ سے ایک ہر دلعزیز افسر کا تبادلہ

انبالہ سے جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج کا تبادلہ کرنال کو ہو گیا ہے۔ آپ کا یہاں قیام تقریباً ڈیڑھ سال رہا۔ اس قلیل عرصہ میں چودھری صاحب نے اپنے حسن اخلاق سے سب کو اپنا گرویدہ کر لیا تھا۔ آپ کا سلوک سب سے یکساں رہا ہے۔ ہندو مسلمان سکھ غرضکہ سب آپ سے خوش تھے۔ اور وکلاء کا طبقہ بھی آپ سے بہت خوش رہا ہے۔ یہاں سے ایسے ہر دلعزیز افسر کے تبدیل ہو جانے کا سب کو افسوس ہے۔ افسوس کہ آپ نے جاتے وقت کوئی دعوت یا ٹی پارٹی قبول نہ کی۔ خاکسار عبد الحمید از انبالہ۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں لیکچر

۱۷- جنوری ۱۹۳۰ء مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے احمدیہ ہوسٹل میں مسلم نوجوانوں کے فرائض پر انگریزی میں تقریر کی۔ سامعین کی تعداد کافی تھی۔ لیکچر نہایت ہی پُر لطف اور رشد آمیز تھا۔ تمام حاضرین محظوظ ہوئے۔ لیکچر کے بعد ان کو دعوت طعام دی گئی۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہؤا۔ خاکسار چوہدری غلام احمد ایم اے کلاس لاہور ؛

قبول اسلام

جامع مسجد نوشہرہ چھاؤنی میں سات کس ہندو مسلمان ہوئے ہیں جن کے نام یہ ہیں

ہندو نام	مسلمان نام	ہندو نام	مسلمان نام	ہندو نام	مسلمان نام
حسینا	حسین بی بی	عیدو	فاطمہ بی بی	سرداراں	سردار بیگم
چمن	شیخ جمال الدین	نواب	نواب دین	اللہ دتہ	اللہ دین
غلام علی	غلام محمد				

خاکسار علم الدین احمدی نوشہرہ چھاؤنی

درخواست ہائے دعاء

۱- میں نہایت درد بھرے دل کے ساتھ سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ و اصحاب مسیح موعود و بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میری اہلیہ صاحبہ نازک حالت میں بعارضہ پیچش سخت علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ جلد سے جلد اُن کو شفاء کاملہ عطا کرے۔ خاکسار سید صمصام الدین احمد گنگی از جمشید پور

۲- میری اہلیہ صاحبہ عرصہ چھ سات ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد منیر از ظفروال

۳- میرا لڑکا مرض چیچک میں مبتلا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ احقر حکیم محمد نواب خاں مدرس ایبٹ آباد

۴- میں ایک غیر معمولی ترقی کا امیدوار ہوں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ عاجز ملک عزیز احمدی از راولپنڈی

۵- میرا بچہ بعارضہ خسرہ و نمونیا بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں خاکسار غلام رسول سنگرور

۶- میرے دو بچے اور ایک بھتیجی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار غلام احمد خاں صدر گوگیرہ

۷- میرا لڑکا عبد السلام عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعائے صحت کریں۔ خاکسار عطا محمد از جبل پور

۸- میرے والد صاحب علیل ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ محمد لطیف ملتان چھاؤنی

۹- عبد الحی صاحب احمدی ساکن مچھلی بندر طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کامل صحت کیلئے دعا کریں۔ نیازمند محمد صالح

۱۰- میرے والد صاحب کو زمین پر اچانک گر پڑنے سے سخت ضرب لگی۔ احباب دعائے صحت کریں۔ محمد ابراہیم علاقہ حضور نظام

۱۱- میری طبیعت عرصہ سے علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار شیخ عبد الغنی پشاور شہر

۱۲- میری ہمشیرہ کے پیٹ میں پھوڑا ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ راقم ف۔ ا۔ ب۔ کانپوری

اعلان نکاح

جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج حصار کی لڑکی مبارکہ کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر ۳۰- دسمبر ۱۹۲۹ء حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ضیاء اللہ صاحب ابن بابو اکبر علی صاحب کے ساتھ پڑھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے ؛

ولادت

۱- ۲۹- دسمبر ۱۹۲۹ء مستری نور حسین صاحب سیالکوٹی حال ملازم عیادان کے ہاں لڑکا پیدا ہؤا جس کا نام لطیف احمد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ نیک اور صاحب عمر کرے ؛

خاکسار مرزا برکت علی از عیادان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل ۶۰

نمبر ۵۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

اچھوت اقوام اور کانگریس

اچھوتوں کی اصلاح کا کام مسلمانوں کے سپرد کیا جائے

کانگریس کا دعوٰے ہے۔ کہ وُہ ہندو مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی حقوق کی ذمہ وار ہے۔ اور اُس کے پیش نظر تمام ان اقوام کے فوائد ہیں۔ جو ہندوستان میں بستی اور ہندوستان کو اپنا وطن سمجھتی ہیں۔ کچھ مسلمان جو کانگریس میں شامل ہیں۔ وُہ بھی اسی جدوجہد میں مصروف نظر آتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو اپنے ملکی حقوق کے متعلق کانگریس پر پورا پورا اعتماد رکھنے کی تلقین کریں۔ اور بغیر اپنے حقوق کے متعلق ایک لفظ بھی کہنے کے آنکھیں بند کر کے ہر اس حکم کی تعمیل کریں۔ جو کانگریس کی طرف سے جاری ہو لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ کانگریس کھلم کھلا مسلمانوں کے مفاد سے تغافل برت رہی ہے۔ وُہ سکھوں کی سی قلیل التعداد قوم کے آگے جُھک سکتی ہے اس کے نامعقول سے نامعقول مطالبہ کے سامنے سر تسلیم خم کر سکتی ہے۔ کانگریس کے کرتا دھرتا گاندھی اور نہرو کے سے انسان سکھ لیڈروں کو منانے کے لئے ان کے در دولت پر حاضر ہو سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کی کانگریس کو کوئی پرواہ نہیں۔ انہیں اپنے جائز حقوق کے متعلق بات تک کرنے کا موقعہ دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور بڑے سے بڑے کانگریسی مسلمان کی کانگریس کی مجلسوں میں تحقیر و تذلیل ایک معمولی بات ہے ؛۔

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ مسلمانوں کے متعلق کانگریس کے قول و فعل کو کیونکر تطبیق دی جا سکتی ہے۔ اور کس طرح مسلمانوں سے من حیث القوم توقع رکھی جا سکتی ہے۔ کہ وُہ کانگریس کے پیچھے اندھا دھند چلنے لگ جائیں۔ اور اپنے حقوق کے متعلق اس وقت تک بالکل خاموشی اختیار کئے رہیں۔ جب تک کانگریس کو ہندوستان کی حکومت پر قبضہ نہ حاصل ہو جائے۔ اور وُہ تمام سیاہ و سفید کی مالک نہ بن جائے ؛۔

کانگریس اگر ملکی جماعت ہے جیسا کہ اُس کا دعوٰے ہے کہ وُہ صرف ہندوؤں کی ایک دوسری مہاسبھا نہیں۔ بلکہ تمام ہندوستان کے باشندوں کی قائم مقام ہے۔ جیسا کہ اسے ہونا چاہئے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ جہاں وُہ حکومت حاصل کرنے کے لئے ہر قوم سے قربانی کا مطالبہ کرے۔ وہاں ہر قوم کو تمام ملکی کاموں میں حصہ لینے کا موقعہ دے۔ نہ یہ کہ دعوٰے تو سب اقوام کی قائم مقامی کا کرے اور عمل یہ ہو۔ کہ ایسے کام جن سے کسی قوم کو طاقت اور قوت حاصل ہو سکتی ہے۔ صرف ہندوؤں کے لئے وقف رکھے۔

کانگریس نے اپنے کریڈ میں یہ بات داخل کر رکھی ہے۔ کہ ہندوستان کی وُہ اقوام جنہیں ادنٰے اور اچھوت قرار دیا جاتا ہے اور جن کی تعداد کئی کروڑ ہے۔ انہیں انسانیت کے درجہ پر لانے اور دوسرے انسانوں کے مساوی بنانے کی کوشش کی جائے۔ اور یہ نہایت ضروری بھی ہے۔ کیونکہ جو لوگ دوسروں سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کے لئے کھڑے ہُوئے ہوں۔ ان کا فرض ہے کہ جن لوگوں کے حقوق انہوں نے غصب کر رکھے ہیں انہیں اپنے مساوی درجہ دیں۔ اور انہیں بھی انسان سمجھیں ؛۔

اس غرض کے لئے کانگریس نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ لیکن اس کے تمام کے تمام ممبر وہی لوگ ہیں۔ جن کے مذہب نے ہندوستان کے کروڑوں انسانوں پر ہزارہا سال سے "اچھوت" کی لعنت مسلط کر رکھی ہے۔ اور جو خود بھی اس بات کے لئے تیار نہیں۔ کہ جن لوگوں کے ادھار کا انہیں ذمہ وار قرار دیا گیا۔ اور اس غرض کے لئے قومی فنڈ کا ہزارہا روپیہ ان کے ہاتھ میں دے دیا گیا ہے۔ ان کو اپنے جیسا انسان سمجھیں۔ ان حالات میں چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اگر کانگریس واقعہ میں اچھوت اور ادنٰے اقوام کا ادھار اور سدھار کرنا چاہتی ہے تو اس کے لئے کلیتہً مسلمان ممبران کانگریس کی کمیٹی بنا لیے جو کہ دلی خواہش اور جوش کے ساتھ یہ کام کر سکتے۔ لیکن کانگریس کی ستم ظریفی دیکھئے۔ اچھوت ادھار کے لئے انہی لوگوں کی کمیٹی بنا رکھی ہے۔ جو اچھوت پن کے موجد ہیں۔ اور اس کمیٹی کی صدارت ایک ایسے انسان کے قبضہ میں دی ہوئی ہے۔ جو اچھوتوں کے نام تک سے گھبراتا اور کسی اچھوت کے چھو جانے پر کپڑوں سمیت نہانا ضروری سمجھتا ہے۔ یعنی پنڈت مالویہ جی ؛۔

ایسا کیوں کیا گیا۔ محض اس لئے کہ مسلمان جو حقیقت میں اچھوت پن کو دُور کر سکتے ہیں۔ اور جن لوگوں کو ہندو اچھوت اور حقیر قرار دیتے ہیں۔ انہیں اپنے بھائیوں کی طرح گلے لگا سکتے ہیں۔ انہیں اس خدمت سے محروم رکھا جائے۔ تاکہ وُہ اچھوتوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ خود بھی ترقی نہ کر سکیں۔ اور انہیں قطعاً یہ موقعہ نہ ملے کہ اپنی تعداد میں جو ہندوؤں کے مقابلہ میں بہت ہی قلیل ہے۔ اضافہ کر سکیں ؛۔

کانگریس اگر اچھوت اُدھار کا کام کلیتہً مسلمانوں کے سپرد نہ کر سکتی تھی۔ تو کم از کم اسے اتنا تو ضرور کرنا چاہیئے تھا۔ کہ مسلمانوں کو بھی اس کام میں جدوجہد کرنے کا موقعہ دیتی۔ اور جس طرح مالوی جی کی گراں قدر رقوم سے امداد کر رہی ہے۔ اسی طرح مسلمان ممبران کی بھی کمیٹی بنا کر روپیہ سے اس کی مدد کرتی۔ لیکن اسے یہ بھی گوارا نہیں۔ اور اچھوتوں کی اصلاح کو بھی ایک فرقہ وارانہ رنگ دے کر اس کا چارج باوجود یہ جانتے ہُوئے مالوی جی کے سپرد کر رکھا ہے کہ وُہ قطعاً اس کام کے اہل نہیں ہیں ؛۔

چونکہ مالوی جی کو اس کام میں آج تک کوئی کامیابی نہیں ہُوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وُہ اپنے دھرم کے صادق پیرو ہونے کی وجہ سے اچھوتوں کو اپنے جیسا انسان قرار دینے سے قطعاً معذور ہیں۔ اس لئے اب ان کی اس ناقابلیت کی بنا پر آریوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ کانگریس اچھوتوں کی اصلاح کا کام آریہ سماج کے سپرد کر دے۔ یعنی اس کام کے لئے روپیہ تو اس قومی فنڈ سے خرچ ہو۔ جو ہندو اور مسلمان دونوں کا مشترکہ طور پر جمع ہوتا ہے۔ لیکن اچھوتوں کی شدھی کا فخر آریہ سماجی حاصل کریں۔

چنانچہ "پرکاش" ۱۲ جنوری لکھتا ہے:۔

"اچھوت اُدھار کانگرس کے اُدیشوں میں داخل ہے۔ جس کی پورتی کے لئے کانگریس نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جس کے پردھان پنڈت مدن موہن جی مالوی ہیں۔ پنڈت مدن موہن جی مالوی کی صدارت میں اگر اچھوت اُدھار کا کارج کامیاب ہو سکے۔ تو چشم ما روشن۔ دل ما شاد۔ لیکن پولیٹیکل طور پر مالوی جی کتنے ہی آزاد ہوں

مجلسی طور پر ان میں پورا تنگ نظریہ اس قدر ہے۔ کہ اچھوت ادھار کا کام ان سے نہیں ہو سکے گا۔ لیکن جب کانگرس کے جی لیڈر سوامی شردھانند جی کی یادگار میں ایک زبردست اچھوت ادھار کمیٹی بھارت درش کے مرکزی مقام دہلی میں بنی ہوئی ہے۔ جس میں پنڈت مدن موہن مالوی جی کا بھی ہاتھ ہے۔ تو کانگرس اس کمیٹی کے سپرد یہ کام کیوں نہ کر دے۔ ہر ایک کام کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسے ادھورا چھوڑنے کی بجائے کانگرس کے لئے یہ اچھا ہو گا۔ کہ جو لوگ اس کام کو بہترین طور پر کر سکتے ہوں۔ انہیں مالی امداد دے کر ان سے کام کرائیں اس اصول پر کام کرتے ہوئے اگر کانگرس شردھانند دلت ادھار کمیٹی سے کام لے۔ تو اچھوت ادھار کا سالوں کا کام مہینوں میں ہو سکتا ہے؟

آریوں نے آج تک اچھوت ادھار کا جو کام کیا ہے۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ اور خود آریہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اس میں انہیں بے حد ناکامی ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق ذمہ دار آریوں کی شہادتیں موجود ہیں۔ اس صورت میں اگر کانگرس اچھوت ادھار کا کام ان کے سپرد کرے گی۔ تو کوئیں سے نکل کر کھائی میں گرنے کی مصداق بنے گی۔ لیکن باوجود اس کے ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ آریوں کے سپرد یہ کام نہ کیا جائے۔ ضرور کیا جائے۔ مگر اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کو بھی موقعہ دینا چاہیئے۔ کہ وہ بھی اچھوت ادھار کا کام کریں۔

موقعہ دینے سے یہ مراد نہیں۔ کہ مسلمان اچھوت اقوام کی اصلاح کے لئے کانگریس سے اجازت طلب کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جس طرح کانگرس ہندوؤں کو اچھوت ادھار کے نام سے ہزاروں روپے اس کام کے لئے دیتی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی دے اور اس کے لئے ہندو مسلمانوں کے علیحدہ علیحدہ حلقے مقرر کر دے پھر دیکھے۔ کون اچھا کام کرتا ہے۔ کن کے ذریعہ اچھوت ادھار صحیح طور پر ہوتا ہے۔ اور کون اچھوت پن کی لعنت دور کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

اگر کانگریس کی اچھوت ادھار سے غرض ہندوؤں کی تعداد میں خواہ مخواہ اضافہ کرنا نہیں۔ بلکہ اچھوت اقوام کو انسانیت کے درجہ پر لانا ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام قوموں کے سپرد یہ کام کرے۔ ورنہ صاف ظاہر ہے۔ کہ کانگریس کے مدنظر نہ اچھوت ادھار ہے۔ نہ اہل ہند کی ترقی اور بہتری۔ بلکہ اس کی غرض محض ہندو مفاد کا حصول اور ترقی ہے اور وہ جو کچھ کر رہی ہے۔ محض ہندوؤں کے لئے کر رہی ہے۔

یہ صورت حالات اس قدر افسوسناک ہے۔ کہ کانگریسی لیڈروں کو جلد سے جلد اس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور قلیل التعداد قوام کو فراخدلی اور دوست داری کے ساتھ ترقی کرنے کے مواقع دینے چاہئیں۔ ہندوؤں کو [illegible] اگر انہیں ایثار سے بھی کام لینا پڑے۔ تو اس سے دریغ نہ ہونا چاہیئے۔

ہندو عورت اور مسلمان مرد کی شادی میں روک ٹوک

ہندوؤں نے ابھی ابھی اپنی سوشل اصلاح کے لئے یہ قرار داد پاس کی ہے۔ کہ ہندو عورتوں کو مذہبی اور قومی قیود سے آزاد ہو کر اپنی منشاء کے مطابق شادی کر لینے کا حق حاصل ہے۔ لیکن مذہب اور پرانی رسوم کے خلاف کوئی تجویز پاس کر لینا آسان ہے۔ اور اس پر عمل پیرا ہونا بہت مشکل۔

انہی دنوں جب سابق مہاراجہ اندور کی ایک قریبی رشتہ دار نوجوان خاتون نے ایک قابل مسلمان کے ساتھ شادی کرنے کی تجویز کی۔ تو ہندوؤں میں کہرام مچ گیا۔ اور آخر لڑکی کی ماں نے ڈسٹرکٹ جج اندور کی عدالت میں درخواست دے کر شادی کے خلاف امتناعی حکم جاری کرا لیا۔ اب انتہائی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ایک عاقل بالغ خاتون کو اپنی منشاء کے مطابق شادی نہ کرنے دی جائے۔ اس صریح جبر اور ظلم کے خلاف اس وقت تک کسی آزاد خیال ہندو نے آواز نہیں اٹھائی۔ اور نہ ایک بےکس خاتون کی آزادی سلب کرنے والوں کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ اگر اصلاح پسند اور سوشل ریفارمر ہندوؤں کا اتنا ہی حوصلہ ہے۔ اور عورتوں کے حقوق کے متعلق یہی رویہ ہے تو پھر وہ کس برتے پر انہیں بیاہ شادی میں آزادی دینے کی قرارداد پاس کرتے۔ اور ان کے حق میں پُر زور تقریریں کرتے ہیں۔ صاف کیوں نہیں کہدیتے۔ کہ پرانی رسوم اور رواجات کے پھندے میں عورتوں کو پھنسائے رکھنا وہ اپنا دھرم سمجھتے ہیں۔

مسلمانوں کی بت گری

آج تک مسلمانوں میں بے شمار ایسے صاحب کمال انسان گزرے ہیں۔ کہ جنہوں نے دین و دنیا اور ملک و ملت کے لئے نہایت ہی شاندار قربانیاں کیں۔ اور اپنی قابلیت کے وہ جوہر دکھائے۔ جن کی نظیر دیگر اقوام کی تاریخ میں اصلا نظر نہیں آتی۔ لیکن ان میں سے کسی کی یادگار کے طور پر اس کا بت نصب کرنے کا خیال کسی مسلمان کو نہ آیا۔ کیونکہ بت کے لفظ سے ہی مسلمان کو چڑ ہے۔ اور بت بنانا اور اسے قائم کرنا اسلامی روح کے سراسر خلاف۔ لیکن مسلمانوں کی بدنصیبی اور بدقسمتی اب اس حد تک تجاوز کر گئی ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے وہ لوگ جو اس وقت اپنے کو اسلام کا واحد اجارہ دار اور اسلام کی کشتی کو حوادث زمانہ کی موجوں سے محفوظ رکھ کر ساحل پر لگانے کے مدعی ہیں۔ بت پرستوں کی دیکھا دیکھی خود بت گر بننا چاہتے ہیں۔

چنانچہ اخبار "زمیندار" نے ڈاکٹر انصاری کی یہ تجویز شائع کی ہے۔ کہ پٹنہ میں مسٹر مظہر الحق کا بت نصب کیا جائے۔

مسلمانوں کو اس تجویز کی سخت مخالفت کرنی چاہیئے۔ اور اس کے مجوزین کو بے راہروی سے روکنا چاہیئے۔

براڈکاسٹنگ کے ذریعہ تبلیغ

جزائر غرب الہند سے مکرم مسٹر ٹی سنگھے۔ لائی کولمبو ایک مخلص اور پُرجوش احمدی ہیں۔ کچھ عرصہ سے وہ براڈکاسٹنگ کے ذریعہ نہایت مفید رنگ میں تبلیغ احمدیت کر رہے ہیں۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء کو انہوں نے براڈکاسٹ کے "حقیقی راحت" کے موضوع پر تقریر کی جس میں تاریخی واقعات اور بائیبل و قرآن کریم کے حوالجات سے ثابت کیا۔ کہ مرسل ربانی حضرت احمد قادیانی مسیح و موعود کل ادیان ہونے کی حیثیت میں لوگوں کو حقیقی مسرت اور ابدی راحت سے ہم آغوش کرنے کے لئے اپنے وقت پر مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ نے حقیقی راحت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات بھی پیش کیں۔ اور بتایا۔ آپ ایک ایسی ہستی ہیں جن کی قوت قدسیہ سے مُردہ روحیں ابدی زندگی حاصل کر کے حقیقی راحت پا سکتی ہیں۔

یہ طریقہ تبلیغ بجائے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بین نشان ہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا"

اور اس وقت فرمایا تھا۔ جب آپ گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور کسی انسان کے وہم میں بھی نہ آتا تھا۔ کہ آپ کی تبلیغ زمین کے کناروں تک چھوڑ پنجاب میں بھی پہونچ سکے گی۔ لیکن اب خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دئے۔ اور ایسے مخلص آپ کو عطا کئے۔ جو ایک مقام پر کھڑے کھڑے آدھ گھنٹہ کے اندر تمام دنیا میں حضور کی تبلیغ پہونچا رہے ہیں۔

دوسرا راجپال

راجپال اور ورتمان کی شرارتوں اور خباثتوں پر مسلمانان ہند میں جو اضطراب اور ہیجان عظیم پیدا ہوا۔ اور انجام کار یہ خوفناک سین جہاں جا کر ختم ہوا۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے خیال ہو سکتا تھا۔ کہ آریوں کی طرف سے پھر کبھی یہ کھیل نہ کھیلا جائے گا۔ لیکن آریہ سماج کی گھٹی میں ہی چونکہ بدزبانی اور فحش کلامی پڑی ہوئی۔ اور اس کی عمارت بےہودہ گوئی پر قائم کی گئی ہے۔ اس لئے یہ لوگ کوئی نہ کوئی فتنہ کھڑا ہی رکھتے ہیں۔ مشہور بدزبان آریہ دھرم بھکشو لکھنوی نے اب ایک ناپاک کتاب "کلام الرحمن وید ہے یا قرآن" کے نام سے شائع کر کے اپنے آپ کو دوسرا راجپال ثابت کر دیا ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ گذشتہ واقعات سے آگاہ ہوتے ہوئے گورنمنٹ نے تا حال اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اب جبکہ مسلمان متعدد مقامات پر پُرجوش جلسے کر کے اپنے غم و غصہ کا اظہار کر رہے۔ اور گورنمنٹ کو اس بارے میں اس کا فرض یاد دلا رہے ہیں۔ ضروری ہے کہ گورنمنٹ بے اعتنائی سے کام نہ لے۔ اور اس فتنہ انگیز کتاب کو ضبط کرے اور اس کے مصنف پر مقدمہ چلائے۔

حکومت پنجاب سے "زمیندار" کا سوال

"زمیندار" ۲۲ جنوری سنہ ۳۰ء ظفر وال میں کمشنر صاحب کی آمد اور ان کی "افسوسناک جنبہ داری" کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے:-

"اب وقت آگیا ہے۔ کہ مسلمانان پنجاب حکومت سے واضح الفاظ میں دریافت کریں۔ کہ وہ ہماری مذہبی آزادی کی نگہداشت کرنا چاہتی ہے۔ یا نہیں"!

اب جبکہ "زمیندار" یکم جنوری سنہ ۳۰ء سے "آزاد ہندوستان" میں بستا ہے۔ بروائت اس کے "علم آزادی نصب کر دیا گیا۔ اور ایک جھٹکے میں سلاسل غلامی توڑ دی گئیں" اور بقول اس کے "آج ہندوستان کی اس نیلی چھت کے نیچے رہنے والا ہندوستانی جس کی فطرت غلامی نے مسخ نہیں کر دی ہے۔ اور جس کا دل خوف غیر اللہ سے خالی ہے۔ آزاد ہے"! ("زمیندار" ۳ جنوری) تو پھر وہ کس منہ سے برٹش حکومت سے یہ دریافت کر رہا ہے۔ کہ "وہ ہماری مذہبی آزادی کی نگہداشت کرنا چاہتی ہے۔ یا نہیں" کیوں وہ "مادر ہند کے میمون و مسعود فرزند جواہر لال نہرو" سے دریافت نہیں کرتا۔ کہ وہ مسلمانوں کی مذہبی آزادی کی نگہداشت کر سکتا ہے۔ یا نہیں۔

ہندو مہاسبھا اور فرقہ وارانہ حقوق کا تصفیہ

چونکہ ہر صاحب دانش یہ بات سمجھ چکا ہے۔ کہ جب تک مختلف اقوام میں تصفیہ حقوق نہیں ہوگا۔ ہندوستان کی اقلیتیں کبھی مطمئن نہیں ہو سکتیں اس لئے بعض لبرلوں نے اپنے خیال کے مطابق اس روک کو دور کرنیکا یہ ذریعہ سوچا۔ کہ ایک آل پارٹیز کانفرنس منعقد کر کے فرقہ وارانہ معاملات کا تصفیہ کر لیا جائے۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ تجویز اگر کامیاب ہو جائے۔ اور فرقہ وارانہ مسائل اور حقوق کا کوئی حل نکل سکے۔ تو نہایت مبارک بات ہے۔ لیکن اس خبر کو سنتے ہی ہندو مہاسبھا کے کرتا دھرتا ڈاکٹر مونجے کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اور آپ نے ہندو مہاسبھا کے صدر کی حیثیت سے ایک اعلان کے ذریعہ اس تجویز کی سخت مخالفت کی ہے۔ اور اسے خطرناک قرار دیا ہے۔ آپ نے مشورہ دیا ہے۔ کہ ملکی انتظام میں فرقہ وارانہ تفریق کو بالکل مٹا دیا جائے۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ ہندو مہاسبھا اس امر کو ہرگز پسند نہیں کرتی۔ کہ مختلف اقوام ہند میں جو باہمی افتراق ہے۔ وہ کسی طرح دور ہو سکے۔ کیونکہ اس صورت میں تنگ دل اور خود غرض ہندوؤں کو اپنے تسلط اور اقتدار سے ہاتھ کھینچنا پڑتا ہے۔ جو لوگ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ملک کو تباہ کرنے سے دریغ نہ کریں ان سے بڑھ کر وطن دشمن کون ہو سکتا ہے۔

اشارات

گاندھی جی سیاست میں اپنے پروگرام کی ناکامی اور اپنے متعلق لوگوں میں بددلی محسوس کر کے گوشۂ گمنامی میں جا بیٹھے تھے۔ اور انہوں نے عہد کیا تھا۔ کہ میدان سیاست میں اب داخل نہ ہونگے۔ لیکن عوام کے جذبات اور احساسات سے کھیلنے کی جو چاٹ انہیں لگ چکی تھی۔ اس نے چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ اور "آخر" کامل آزادی" کا کھلونا لے کر وہ پھر سیاسی سٹیج پر نمودار ہو گئے۔ لاہور کانگرس میں انہوں نے اس کھلونے کی خوب نمائش کی۔ اور اپنا کھویا ہوا وقار از سر نو حاصل کرنے میں سعی اور کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

اگرچہ اس مقصد میں ایک حد تک انہیں کامیابی ہوئی۔ لیکن چونکہ کانگرس کا جوشیلا طبقہ ان سے بدظن ہو چکا۔ اور ان کے طریق کار کو ناکامیوں اور نامرادیوں کا ذمہ وار سمجھتا ہے۔ اس لئے انہیں کانگرس میں بہت مشکلات پیش آئیں۔ حتےٰ کہ ان کا ایک خاص پجاری "پرتاپ" میں یہاں تک لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ کہ

"سبجیکٹ کمیٹی اور کانگرس کے کھلے اجلاس میں جو کچھ میری آنکھوں نے دیکھا تھا۔ اس پر میرے دل نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ مہاتما گاندھی کا "یک سماپت (زمانہ ختم) ہو" اب وہ اگر اپنی عزت بچا کر چلے جائیں۔ تو اچھا ہے"!

گاندھی جی نے جوں توں کر کے کانگرس کے ایام تو گذارے اور اپنی تجاویز کو نہایت ہی قلیل آراء کی کثرت سے پاس کرا لینے پر انہوں نے سمجھا ہوگا۔ "اپنی عزت کو بچا کر" چلے جانے کے لئے موقعہ میسر آ گیا ہے۔ اور وہ بخیر و عافیت گاڑی میں سوار بھی ہو گئے تھے لیکن ان کے ایک خاص مصاحب نے ان کے اخبار "ینگ انڈیا" میں گاڑی میں سوار ہونے کے بعد کے جو حالات لکھے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ واقعی گاندھی جی کا "یک سماپت" ہو گیا۔ اور گو وہ لاہور سے عزت بچا کر چلے گئے لیکن چلتی گاڑی میں اسے محفوظ نہ رکھ سکے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ گاندھی جی کے سکرٹری مسٹر مہادیو ڈیسائی اخبار "ینگ انڈیا" میں لکھتے ہیں۔ جب مہاتما گاندھی لاہور سے دہلی واپس جا رہے تھے۔ تو راستہ میں چند نوجوان اس کمرہ میں گھس آئے۔ جس میں مہاتما جی سفر کر رہے تھے۔ اور "بندے ماترم" اور "گاندھویت برباد" کے نعرے لگانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی گوناگوں تعریضات اور تضحیکات سے گاندھی جی کا ناک میں دم کر دیا۔ ایک نے کہا۔ اشتراکیت اور کمیونزم کو ہم سمجھ سکتے ہیں۔ سرمایہ داری کو بھی جانتے ہیں۔ لیکن "سرمایہ دارانہ کمیونزم" ہماری سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ جس کا دوسرا نام "گاندھویت" ہے۔

دوسرے نوجوان نے گاندھی جی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ یہی وہ مہاتما ہیں۔ جو اپنے آپ کو غریبوں کا سب سے بڑا ہمدرد کہنے اور ان کی سی زندگی بسر کرنے کی نقل کرتے ہیں۔ لیکن ان سے کوئی یہ تو پوچھے۔ کیا دودھ اور پھل غریبوں کی روزانہ غذا میں شامل ہیں۔ صرف ریاکاری اور منافقت کے طور پر تھرڈ کلاس میں سفر کرنا کافی نہیں۔ خیالات درست ہونے چاہئیں اس پر سب نے مل کر "گاندھویت برباد" کا نعرہ لگایا۔

اسی قسم کی تعریضات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے نوجوان "گاندھویت برباد" "گاندھی مردہ باد" کے نعرے لگاتے رہے۔ اور ساتھ ہی "مہاتما گاندھی مہاراج کی جے" بھی طنزاً کہتے رہے۔ گاندھی جی نے اپنی گاندھویت کو لٹتے دیکھ کر "عدم تشدد" اور "خاموش مقابلہ" کے اپنے اصول پر پورا پورا عمل کیا۔ اور آخر "بھارت ماتا کے سپوت" چیخ چیخ کر خود ہی خاموش ہو گئے۔

نوجوانوں میں اس قسم کی ذہنیت کا پیدا ہونا۔ کہ وہ گاندھی جی کے سامنے بیٹھ کر ان کا مضحکہ اڑائیں ملک کی نہایت بدقسمتی کی علامت ہے۔ اور اس کی جسقدر بھی مذمت کی جائے۔ تھوڑی ہے۔ لیکن ناتجربہ کار اور عاقبت نااندیش نوجوانوں کو سیاہ و سفید کا اختیار دیدیا۔ اور خود ان کے پیچھے چلنے پر فخر کرنا سب سے بڑی غلطی ہے۔ جو کانگرس نے اپنے لاہور کے اجلاس میں کی۔ اور اس کا سب سے پہلے گاندھی جی کو ہی خمیازہ بھگتنا پڑا ہے۔

بے شک نوجوان مشکل سے مشکل کام کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنی جانیں بھی ہنسی خوشی دے سکتے ہیں۔ لیکن دور اندیشی اور عاقبت بینی سے بے نیاز ہونیکی وجہ سے سنجیدہ مزاج اور تجربہ کار راہنماؤں کی ہدایت کے محتاج ہوتے ہیں۔ اگر اہل ہند نے اس حقیقت کو نہ سمجھا۔ تو نہ صرف وہ اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام رہیں گے بلکہ اپنی قوم کے وہ لعل اور ہیرے جو نہایت بیش قیمت ہیں۔ مگر ماہر ہاتھوں سے جلا پانے کے محتاج ہیں۔ ضائع کر دینگے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی

مولوی محمد علی صاحب کا حربہ

سیرت خاتم النبیین کے جلسوں کی جو تحریک حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے کی تھی۔ اس کی مخالفت کرتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب نے ایک بڑا حربہ یہ استعمال کیا تھا۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کو خاتم النبیین کا منکر قرار دیا اور یہاں تک لکھ دیا تھا۔

"میاں صاحب اور ان کے مرید آنحضرت صلعم پر نبوت کو ختم نہیں مانتے"

اسکے جواب میں حضور نے لکھا تھا۔ ان معنوں سے جو خاتم النبیین کے ہم کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی نبی کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ غیر احمدی بھی ایسا ہی مانتے ہیں۔ یعنی وہ بھی ان معنوں سے ایک نبی کے آنیکا عقیدہ رکھتے ہیں۔ پس اگر ختم نبوت کے ان معنوں کے رو سے مولوی محمد علی صاحب کا ہم پر یہ الزام لگانا درست ہے۔ کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں۔ تو ان کے نزدیک ان معنوں سے غیر احمدی بھی ختم نبوت کے منکر ٹھیرتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب نے اس کے جواب میں پہلو بدلکر لکھا۔

"میرا اعتراض یہ تھا۔ کہ خاتم النبیین کے جو معنی مسلمان کرتے ہیں۔ وہ معنی میاں صاحب نہیں کرتے۔ مسلمان خاتم النبیین کے معنی کرتے ہیں۔ آخری نبی۔ وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں"۔ (پیغام صلح ۱۰ مئی ۱۹۲۸ء)

حالانکہ تمام مسلمان مانتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مسیح تشریف لانے والے ہیں۔ جو نبی ہونگے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بھی یہی مانتے ہیں۔ کہ آنے والا مسیح نبی اللہ ہے۔ اس واسطے گویا خاتم النبیین کے معنے کرنے میں جماعت احمدیہ اور غیر احمدی متحد ہیں۔ لیکن باجود اس کے مولوی محمد علی صاحب غیر احمدیوں کو ختم نبوت کا منکر نہیں سمجھتے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور آپ کے مبایعین کو ختم نبوت کا منکر کہتے ہیں۔

ڈاکٹر بشارت احمد مولوی محمد علی کے خلاف

پچھلے دنوں پیغام صلح کے کئی نمبروں میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں مخاطب تو ایک دیوبندی مولوی صاحب کو کیا گیا تھا۔ لیکن ختم نبوت کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا۔ اس سے مولوی محمد علی صاحب کے بیانات کی واضح تردید ہو گئی ہے۔

مولوی صاحب نے دعوی کیا تھا۔

"مسلمان خاتم النبیین کے معنی کرتے ہیں۔ آخری نبی وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں"

مگر ڈاکٹر صاحب اسے غلط قرار دیتے ہوئے غیر احمدیوں سے دریافت کرتے ہیں۔

"کیا قیامت سے قبل حضرت مسیح کا دنیا میں تشریف لانا صاف نہیں بتلاتا کہ مسلمانوں نے یہ تسلیم کر لیا۔ کہ حضرت محمد صلعم کے بعد بھی نبی آسکتا ہے"

اگر مولوی محمد علی صاحب کو ڈاکٹر صاحب کے اس استفہامی جملہ سے یہ معلوم نہ ہو سکے۔ کہ غیر احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے کے قائل ہیں۔ تو مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی کے الفاظ (بحوالہ پیغام صلح ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۸ء) پڑھ لیں جو یہ ہیں۔

"عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائینگے۔ نبی ہونگے اور وصف نبوت سے متصف"

مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ باجود نبی ہونیکے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع ہونگے۔ اس لئے ان کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ اور یہی معنی ختم نبوت کے ہم کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی نبی کا آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب باجود اس کے ہمارے متعلق لکھے جاتے ہیں۔

"میاں صاحب۔ اور ان کے مرید آنحضرت صلعم پر نبوت کو ختم نہیں مانتے"

اور غیر احمدیوں کی نسبت لکھتے ہیں۔

"یہ عقیدہ کہ آنحضرت صلعم کے بعد حضرت عیسےؑ تشریف لائینگے ختم نبوت کے عقیدہ کے خلاف ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ وہ مسلمان جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ وہ فی الحقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں"

(پیغام صلح ۱۰ مئی ۱۹۲۸ء)

شرارت

گویا مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک غیر احمدی ختم نبوت کے اس لئے منکر نہیں۔ کہ وہ ایک پرانے نبی کے آنے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور آپ کی جماعت ختم نبوت کی اس لئے منکر ہے۔ کہ وہ اسی امت میں سے ایک نبی کا مبعوث ہونا تسلیم کرتی ہے۔

پرانے اور نئے کی تفریق کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ اور آپ کے مبایعین کو ختم نبوت کا منکر کہنا۔ اور غیر احمدیوں کو ختم نبوت کا قائل بتانا۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو جماعت احمدیہ اور اس کے امام سے کس قدر بغض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے۔ نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے"۔ (ایام الصلح صفحہ ۱۴۶)

گویا پرانے اور نئے نبی کا آنا ایک ہی معنے رکھتا ہے۔ اور ان میں تفریق کرنا نہ صرف قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ بلکہ شرارت ہے۔ لیکن مولوی صاحب نے محض جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے کی غرض سے بڑی دلیری کے ساتھ اس کا ارتکاب کیا۔ کیا مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی کے یہ لکھنے کے بعد کہ

"عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے۔ نبی ہونگے۔ اور وصف نبوت سے متصف"

مولوی محمد علی صاحب اب بھی یہی کہیں گے۔ کہ

"مسلمان خاتم النبیین کے معنی کرتے ہیں۔ آخری نبی۔ وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں"

نبی بغیر شریعت

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق یہ بھی لکھا ہے۔ کہ وہ

"محض بنی اسرائیل کی قوم کے لئے کچھ عرصہ کے واسطے چند باتوں میں اصلاح کرنے آئے تھے"۔ (پیغام صلح ۳ نومبر ۱۹۲۹ء)

گویا حضرت مسیح صاحب شریعت نہ تھے۔ بلکہ بنی اسرائیل کی "چند باتوں میں اصلاح کرنے آئے تھے"۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر امت موسوی میں اصلاح کے لئے حضرت مسیحؑ بغیر شریعت کے نبی ہو کر آسکتے ہیں۔ تو امت محمدیہ میں کوئی نبی بغیر شریعت کے کیوں نہیں آسکتا۔ ضرور آسکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی دعوی کیا ہے۔ جیسا کہ تحریر فرماتے ہیں

(۱) "دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو"۔ (نزول المسیح)

(۲) احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائیگا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا"۔ (حقیقۃ الوحی)

(۳) ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے۔ کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے۔ اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

(۴) "ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول و مقتدیٰ سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ... رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر

کسی جدید شریعت کے" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ صفحہ)

خاتم النبیین کے معنی

ڈاکٹر صاحب خاتم النبیین کے معنے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "آپ کی زندہ نبوت کا یہ بین ثبوت ہے۔ کہ آپ کے غلاموں میں سے ہی مسیح جیسے انسان پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو آپ ہی کی نبوت کے فیض اور انوار سے امت کی اصلاح کر سکتے ہیں"

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

"ختم نبوت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم کے دین کی تجدید اور اشاعت کے لئے خود آپ کے غلاموں میں سے ہی ایسے لوگ کھڑے ہوتے رہیں گے۔ جو آپ کی نبوت کے فیض یافتہ ہونگے۔ اور وہ آپ کے فیوض سے ہی امت کی اصلاح کرتے رہینگے۔ ۔ ۔ ۔ امت سے باہر کسی کا آنا ختم نبوت کے منافی ہے" (پیغام صلح ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

اب ختم نبوت کے معنے صاف ہو گئے۔ کہ امت سے باہر کسی کا آنا ختم نبوت کے منافی ہے۔ لیکن امت میں سے ہی کسی کا مبعوث ہو جانا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱) "خاتم النبیین ہونا ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک خاص خصوصیت ہے۔ ورنہ خاتم النبیین ہونا نفس الامر میں ہرگز ہرگز خاصہ یا جزو نبوت نہیں۔ اسی طرح سے مسیح موعود نبی اللہ کا امتی ہونا۔ ایک خاص خصوصیت ہے، تاکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور کمال فیضان دنیا پر ثابت ہو۔ اور ختم نبوۃ قائم رہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

(۲) "میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے۔ نہ میرے نفس کی رو سے، اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا ہے لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔ لیکن عیلےٰ کے اترنے سے ضرور فرق آئیگا"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بھی یہی مانتے ہیں۔ چنانچہ حضور لکھتے ہیں۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "نبی مانتا ہوں۔ نہ ایسا کہ آپ کوئی جدید شریعت لائے تھے۔ اور نہ ایسا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے باہر تھے" (چند غلط فہمیوں کا ازالہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں نبی ہونا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں محمد کی نبوت محمد کے پاس رہی (صلی اللہ علیہ وسلم) ورنہ ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا ہرگز درست نہ ہوگا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

"زندہ نبوت کا یہ بین ثبوت ہے۔ کہ آپ کے غلاموں میں سے ہی مسیح جیسے انسان پیدا ہو سکتے ہیں"

اب اگر مسیح جیسے انسان "نبی نہ ہوں۔ محض مجدد ہوں۔ تو اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کونسی فخر کی بات ہے۔

نبی کا نام پانا

آج کل غیر مبایعین کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر ایک بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور نبی کا نام پانا۔ اور نبی ہونا۔ دو الگ الگ امر ہیں۔ مرزا صاحب نے نبی کا نام پایا ہے۔ نبی کا منصب نہیں پایا۔ اس لئے وہ نبی نہیں۔

یہی اعتراض مولوی محمد علی صاحب نے بشدومد کیا ہے چنانچہ ایک شخص کے جواب میں لکھتے ہیں۔

"تیرہ سو سال میں میں نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص کیا گیا ہوں۔ اس کا مفصل جواب تو النبوۃ فی الاسلام میں دیکھ لیں مگر مختصراً یہاں لکھتا ہوں۔ نبی کا نام پانے کے لئے لکھا ہے۔ نہ نبی بننے کے لئے" (پیغام صلح ۱۹ جون ۱۹۲۸ء)

تعجب ہے۔ اس اعتراض کو اہم سمجھکر بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے۔ اس قسم کے عامیانہ اعتراض کر کے وہ اپنی علمی بے مائگی کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ سنئے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ (سورہ الحج) کہ اس نے پہلے سے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب فرمائیں۔ کیا اب یہاں بھی یہی اعتراض کیا جائیگا۔ کہ مسلمان درحقیقت مسلمان نہیں۔ کیونکہ مسلمان کا نام پانا۔ اور مسلمان ہونا دو الگ الگ امر ہیں۔ اہل اسلام نے "مسلمان" کا نام پایا ہے نہ منصب آگے چلئے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے۔

ان لی اسماء انا محمد و احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب الذی لیس بعدہ احد وسماہ اللہ رؤفا رحیما (رواہ مسلم عن محمد بن جبیر بن مطعم الجزء الثانی باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں۔ احمد ہوں۔ اور میں ماحی ہوں۔ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیگا۔ اور میں حاشر ہوں۔ لوگ میرے قدم پر محشور کئے جائینگے۔ اور میں عاقب ہوں۔ آگے راوی کہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کا نام رؤف رحیم بھی رکھا ہے۔

دوسری حدیث ملاحظہ ہو۔

عن ابی موسی الاشعری قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد و المقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ (مسلم جزء ثانی)

یعنی ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اپنے ناموں کا ذکر کیا کرتے تھے۔ فرماتے تھے۔ میرا نام محمد، احمد۔ مقفّی۔ حاشر۔ نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ ہے۔

اس حدیث میں صاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا نام نبی ہے۔ اب کیا اس کے متعلق بھی یہ کہا جائیگا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی کا نام پایا ہے۔ نبی کا منصب نہیں پایا۔

اگر نبی کا نام پانے سے نبوت کا منصب پانا ثابت نہیں ہوتا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسیحیت اور مہدویت سے بھی انکار کرنا پڑیگا۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں۔

"مجھے خدا تعالےٰ کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اسکی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا۔ ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا۔ اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا۔ اور پھر زمانہ کی حالت موجودہ نے تقاضا کیا۔ کہ یہی میرا نام ہو" (اربعین نمبر ۱ صفحہ ۲)

پھر فرماتے ہیں

"کئی مناسبتوں کے لحاظ سے اس عاجز کا نام مسیح رکھا گیا ہے" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۹)

"خدا نے میرا نام عیلےٰ رکھا۔ اور جو مسیح موعود کے حق میں آئتیں تھیں۔ وہ میرے حق میں بیان کر دیں" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۲)

پس اگر نبی کا نام پانے سے آپ حقیقت میں نبی نہیں تھے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ آپ حقیقی مہدی اور مسیح بھی نہیں (نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات)۔

غیر مبایعین کو یاد رکھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی نہیں لکھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا ہے۔

"خدا کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانی کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

پھر یہ بھی فرمایا ہے۔ "صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا" (حقیقۃ الوحی)

پس اس صراحت کے بعد کیا غیر مبایعین پر واجب نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لا کر اپنی دیانت اور حق جوئی کا ثبوت دیں۔

حالاتِ حاضرہ کے متعلق پیشگوئیاں

حدیث شریف میں آتا ہے:۔ فیرغب نبی اللّٰہ عیسٰے واصحابہ فیرسل اللّٰہ علیہم النغف فی رقابہم (مسلم ابن ماجہ) کہ حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالےٰ کا نبی۔ اور اس کے اصحاب اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کریں گے۔ تو اللہ تعالےٰ نغف کو بھیجے گا۔ منتہی الارب میں لکھا ہے۔" در حق حقیر و خوار میگویند یا نغفۃ" رقاب کے لفظ میں بڑے لوگوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ نووی شرح مسلم صـ۱۶۷ میں ہے۔ والعرب تصف السادۃ بطول العنق۔ عرب لوگ سردار کو لمبی گردن والا کہتے ہیں۔ ان معنوں کے لحاظ سے حدیث شریف کا یہ مطلب ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا نبی مسیح موعودؑ۔ رقاب یعنی جس سردار ملک کے بارے میں پیشگوئی کرے گا۔ تو اس پیشگوئی کے مطابق نغفہ یعنی حقیر اور ادنےٰ آدمی اس پر مسلط کیا جائے گا۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں ایک لمبی گردن یعنی زار روس کا جو حال ہوا۔ وہ آج کسی سے پوشیدہ نہیں اس کے علاوہ۔ عیسےٰ نبی اللہ نے جس شخص کے حق میں فرمایا:

"ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا۔ کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا"

اس کی آل و اولاد کی اونچی اور مضبوط گردنوں کو خدا نے ایک نغفہ (سقہ) کے آگے جھکا کر اپنے نبی کی صداقت کا وہ زبردست نشان دنیا کو دکھایا۔ کہ ایک متعصب انسان کو بھی اس سچائی کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔

(۲)

اسی حدیث شریف میں جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور نشان کا ذکر فرمایا ہے۔ کہ جس وقت نغف کو رقاب پر غلبہ حاصل ہوگا۔ اس وقت فیرسل علیہم طیراً خدا تعالےٰ ان پر ایک قسم کے پرندے بھیجے گا۔ جو ان کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پر جا رکھیں گے۔ یہ پرندے زار کے زار ہونے کے وقت یعنی جنگ یورپ کے ایام میں ہوائی جہازوں کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ سقہ کے غلبہ کے وقت بھی یہی پرندے سرزمین کابل سے لوگوں کو اٹھا اٹھا کر دوسری جگہ پہونچاتے رہے۔ ان پرندوں کے متعلق چار مختلف روایتیں میری نظر سے گذری ہیں۔ جن میں بظاہر اختلاف نظر آتا ہے۔ لیکن واقعات نے بتا دیا۔ کہ ان میں کوئی اختلاف نہیں۔ بلکہ ہر روایت میں ایک علیحدہ نشان کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے۔ فترمیہم فی البحر۔ دوسری روایت میں ہے فی النار۔ تیسری روایت جو ترمذی میں ہے۔ اس میں فی المہبل لکھا ہے۔ چوتھی روایت میں ہے۔ فتطرحہم حیث شاء اللّٰہ (حجج الکرامہ صـ۴۳۸) میں ہے۔" دریں روایات منافات نیست زیراکہ بحر روز قیامت افروختہ شدہ آتش گردد" یہ بہت ضعیف قول ہے اس سے ان روایات میں ہرگز تطبیق نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ حدیث میں مسیح موعودؑ کے زمانہ کا بیان ہو رہا ہے۔ کیا مسیح موعود قیامت کے روز مبعوث ہونگے۔ گذشتہ جنگ نے ان باتوں کا مطلب سمجھا دیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے الہام "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" کے مطابق جہازوں نے لوگوں کو سمندر میں ڈالا۔ اور اس وقت سمندروں میں جا بجا سرنگیں بچھائی گئی تھیں۔ گویا سمندر آتشی مادہ سے بھر دیئے گئے۔ اس لئے "فی النار" فرمایا۔ ہوائی جہاز تو پرندوں کی طرح اڑتے ہیں۔ خدا کی قدرت دیکھئے۔ بحری جہاز کا نام ایک قوم کے منہ سے بحری پرند رکھوا کر جیسا کہ اخبارات میں شائع ہوا۔ خدائے قدیر و خبیر نے اپنے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان اس زمانہ میں ظاہر فرمایا۔ مہبل کے لفظ میں خندقوں کی طرف اشارہ ہے۔ جو اس جنگ میں زمین کے اندر کھودی گئیں۔ مجمع البحار میں ہے۔ فتطرحہم بالمہبل ھو الھوۃ الذاھبۃ فی الارض چنانچہ ان پرندوں کے ظہور کے وقت زمین کے اندر دور دور تک خندقیں کھودی گئیں۔ جن میں لوگوں کو ڈالا گیا۔ حیث شاء اللّٰہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی ایک اور رنگ میں بھی پوری ہوگی۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کی دعاؤں کی برکت سے پرندے یعنی ملائکۃ اللہ ان گندی سڑی نعشوں کو جنھوں نے کفر و شرک کی بدبو کو دنیا میں پھیلا رکھا ہے۔ کسی وقت معرفت الٰہی کے سمندر میں غوطے دینگے۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے۔ فیرسل السماء بالماء فیحملہم فیلقیہم فی البحر ثم تنسف الجبال۔ اللہ تعالےٰ پانی بھیجے گا۔ جو ان کو اٹھا کر سمندر میں ڈالیگا۔ اس وقت پہاڑ اکھیڑ ڈالے جائینگے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:" میں وہ پانی ہوں۔ کہ آیا آسماں سے وقت پر"

ایک روایت میں آیا ہے۔

"اللہ تعالےٰ ریح یمانیہ کو بھیجے گا۔۔۔۔۔ جو تین دن کے بعد یاجوج ماجوج کی گندگی کو دور کرے گی۔ اور ان کی نعشیں سمندر میں ڈالے گی

فیبعث اللّٰہ ریحاً یمانیۃ۔۔۔۔۔ بعد ثلاث دخل قذفت جیفتہم فی البحر" (حجج الکرامہ صـ۴۳۸)

یہاں بعد ثلاث میں بتایا گیا۔ کہ ہزار پر جب تین صدیاں گذر چکیں گی (یعنی چودھویں صدی میں) تو خدا تعالےٰ ایسے سامان پیدا کرے گا جن سے اسلام ان ممالک میں پھیلنا شروع ہو جائے گا۔ جو عیسیٰ نبی اللہ کے نزول کے وقت فلا یحل لکافر یجد ریح نفسہ الا مات و نفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ کے مصداق ہونگے۔

الغرض جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا۔ کہ عیسےٰ نبی اللہ کی دعا سے رقاب میں نغف نمودار ہوگا۔ اور پرندے اٹھائینگے۔ یہ پیشگوئی کابل کی سرزمین میں اس طرح پوری ہوئی۔ کہ بچہ سقہ امیر امان اللہ خان پر غالب آیا۔ اور امان اللہ خان کو ہوائی جہاز پر بیٹھ کر قندھار کی طرف بھاگنا پڑا۔

(۳)

طبرانی از سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کردہ۔ کہ برپا نمے شود ساعت آنکہ زائل شوند کوہ ہا از جاہائے خویش (حجج الکرامہ صـ۲۴۰)

ایک طرف اس روایت کو پڑھئے۔ اور دوسری طرف پہاڑوں کو دیکھئے۔ آج کیسے کیسے مضبوط پہاڑ یعنی بادشاہ اپنی جگہ سے اکھیڑے جا رہے ہیں۔ روس کا عظیم الشان پہاڑ۔ واذا الجبال سیرت میں جس کے اڑائے جانے کا زمانہ بتایا گیا۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اڑا دیا گیا۔ افغانستان کا پہاڑ اپنی جگہ کو چھوڑ کر یورپ میں جا ٹھیرا۔ ہمارے آقا و رہنما جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نغف کے ذکر کے ساتھ ثم تنسف الجبال فرمایا۔ جیسا کہ ابن ماجہ کی روایت میں اوپر بیان ہو چکا ہے اس زمانہ میں اپنی صداقت کو روز روشن کی طرح ظاہر کر رہا ہے۔ قرآن شریف کی بیسویں سورۃ اور پارہ ۱۶ کے چودھویں رکوع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ونحشر المجرمین یومئذ زرقا۔ اس سے آگے پہاڑوں کے اڑائے جانے کا ذکر ہے۔ فقل ینسفہا ربی نسفا۔ آج بیسویں صدی عیسوی اور چودھویں صدی ہجری میں ان باتوں کا ثبوت کہ قیامت کے دن ایسا ہوگا۔ دنیا کے سامنے اس طرح پیش کیا گیا۔ کہ ایک بگل بجایا گیا۔ جس سے زرقا کا وہ اجتماع ہوا جس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔ اس کے بعد اب یہ حالت ہے۔ کہ بموجب حکم لاتری فیہا عوجا ولا امتا کے دنیا کی ہر پستی اور نشیب پاس کے ٹیلے کو گرا کر زمین کو ہموار بنانا چاہتی ہے۔

(۴)

لاتقوم الساعۃ حتی تعلو التحوت و تہلک الوعول

اس کی شرح میں صاحب مجمع البحار لکھتے ہیں:۔

ای یغلب ضعفاء الناس اقویاءہم شبہ الاشراف بالوعول لارتفاع مساکنہا۔ یعنی قیامت کے قریب ماتحت لوگ جو ادنےٰ اور حقیر ہونگے۔ بڑے بڑے آدمیوں پر جو عالی شان اور بلند محلوں میں رہنے والے ہونگے۔ غالب آئیں گے۔ یہاں وعل یعنی بز کوہی کے ساتھ جس کا قیام پہاڑ کی بلند چوٹیوں پر ہوتا ہے۔ تشبیہ دی گئی ہے۔ کہ ایسے ایسے امراء جو بلند مکانوں میں سکونت رکھنے والے ہونگے۔ ایک وقت

آئے گا۔ اپنے ماتحتوں کے ہاتھ سے ہلاک ہونگے۔ اور بعض اپنے شاہی محلوں اور مسجدوں کو خالی چھوڑ کر چلدینگے ؛

(۵)

سورۂ یوسف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"قال الملک انی اری سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف" بادشاہ نے کہا۔ تحقیق میں دیکھتا ہوں۔ سات گائیں موٹی ان کو کھائے جاتی ہیں۔ سات دبلی۔

قرآنی قصص میں آئندہ کی پیشگوئیاں ہیں۔ اس قصہ میں یوسف محمدیؐ کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ اس کے زمانہ میں دُبلی گائیں۔ یعنی ایسے لوگ جو اپنی کمزوری اور ناطاقتی کی وجہ سے دُوسروں کے ماتحت زندگی بسر کر رہے ہونگے۔ ان کی طبائع میں طاقتوروں اور زبردستوں کے خلاف وُہ جوش اور اشتعال پیدا ہوگا۔ کہ تمام ممالک میں تغیر عظیم کا ایک طوفان برپا ہو جائے گا۔ اس وقت بموجب حکم وما نحن بتاویل الاحلام بعالمین کے کوئی شاہی وزیر اور قومی لیڈر اس قحطِ بدامنی کا علاج نہیں بتا سکے گا۔ آخر لوگ یوسف ایہا الصدیق کہتے ہوئے اس یوسف محمدیؐ کے دروازہ پر آئیں گے۔ صلح اور امن کے پیاسے اس کی تعلیم کا پانی اس سقایہ میں ڈال کر جو خدا تعالےٰ نے اس یوسف کے جانشین کے سینہ کے شلیتہ میں رکھوایا۔ پئیں گے ؛

یاد رکھو۔ آفات اور مصائب کے قحط زدوں کو دُنیا کی کسی منڈی میں سلامتی کا اناج نہیں ملیگا۔ آخر دارالامان کی منڈی کی طرف رجوع کرکے اس صواع سے اناج حاصل کرینگے۔ جو صواع کہ جس کے پاس سے نکلا۔ وُہی اس یوسف کے پاس ٹھیرا۔ دوسرے بھائیوں نے بہتری کوشش کی۔ کہ فحدّاً علی ما مکانہ کہ اس کے بدلے ہم میں سے کسی کو یہاں ٹھیرا لیجئے مگر ان کے پاس اس یوسف کی متاع نہ تھی۔ اس لئے نا امید ہو کر دارالامان سے چلے گئے۔ اب علیحدہ ہو کر (خلصوا نجیا) مشورے کر رہے ہیں ؛

(۶)

سورہ طٰہٰ میں اللہ تعالےٰ سامری کے قصہ میں فرماتا ہے وان لک موعداً لن تخلفہ۔ اس کی تفسیر میں صاحب موضح القرآن لکھتے ہیں "ایک وعدہ ہے۔ کہ خلاف نہ ہوگا۔ شائد عذاب آخرت ہے۔ اور شائد دجال کا نکلنا وُہ بھی یہود میں اسی کا فساد پورا کرے گا" اس قصہ میں بطور پیشگوئی بتایا گیا ہے۔ کہ گائے پرستوں سے ایک شخص ایسا فتنہ برپا کریگا۔ کہ جو مسلمانوں کے لئے تباہی اور بربادی کا موجب ہوگا۔ بعض روایت میں اس کا ایک نشان بھی بتایا گیا۔ تاکہ جب وُہ ظاہر ہو کر فساد برپا کرنے لگے۔ تو اس نشان کو دیکھنے والے سمجھ لیں۔ کہ یہ وہی شخص ہے۔ وُہ روایت یہ ہے۔ علی کرم اللہ وجہٗ گفتہ بیروں آید دجال وہمراہ او ہفتاد ہزار باشند از حاکہ (حجج الکرامہ صفحہ ۴۰۲) حوک۔ حیاکہ۔ یا فتن فھو حائک وحاکہ وحوکۃ (صراح) مطلب یہ کہ بہت سے کپڑا بننے والے اس کے ساتھ ہونگے ؛

کرم داد۔ ہڑالمیال

احباب انفرادی تبلیغ کی طرف توجہ خصوصی فرمائیں

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب اور ناظرین اخبار "الفضل" سے مخفی نہیں ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ پر اپنی تقریر میں اور جلسہ کے بعد ایک خطبہ جمعہ میں جماعت کو کس زور کے ساتھ انفرادی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور کی یہ دونوں تقریریں اخبار الفضل نمبر ۵۳ و نمبر ۵۶ میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور احباب کے مطالعہ سے گذر چکی ہیں۔ دونوں تقریروں کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی تبلیغ احمدیت میں دیوانہ وار مصروف ہو جائے۔ ہر ایک احمدی دوست اپنی حیثیت کے بعض افراد کو تبلیغ کے لئے منتخب کرلے اور اپنا فرض قرار دے۔ لے۔ کہ سال میں کم سے کم ایک آدمی کو اُس نے ضرور سلکِ احمدیت میں منسلک کرنا ہے ؛

پس ایسے احباب جو حضور کے اس منشاء مبارک کو پُورا کرنے کی اپنے اندر ہمت و قابلیت رکھتے ہوں۔ وُہ فوراً اپنا نام اپنی جماعت کے سکرٹری صاحب تبلیغ کو پیش کریں۔ اور سکرٹری صاحبان تبلیغ کو چاہیئے۔ کہ حضور کے منشاء کو پُورا کرنے کے لئے خود جماعت میں پر زور تحریک کرکے ایسے احباب کو تیار کریں۔ اور اُن کے اسماء کی فہرست تیار کرکے مجھے ارسال فرمائیں۔ پھر اُن احباب کو وقتاً فوقتاً اس عہد کے پورا کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ کوئی دوست براہ راست دفتر میں اپنا نام ارسال نہ فرمائیں۔ کیونکہ دفتر میں اس طرز پر افراد کے نام رکھنا بہت مشکل ہے۔ اس کے علاوہ ایک منظم جماعت کا انتظام بھی یہی چاہتا ہے۔ کہ اس کے افراد اس انتظام کے ماتحت کام کریں۔ جو ان کے لئے مقرر کیا جائے۔ پس کوئی دوست براہ راست دفتر میں اپنا نام پیش نہ کریں۔ بلکہ اپنے مقامی سکرٹری تبلیغ کو اپنا نام دیں۔ اور نام دینے سے پہلے عہد کرلیں۔ کہ میں نے کم سے کم ایک آدمی کو ضرور احمدیت میں اس سال داخل کرنا ہے۔ اور پھر کوشش کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی کرتے رہیں۔

میں یہ بات پھر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جب تک ہمارے احمدی احباب تبلیغ کے لئے بعض افراد کو اپنے لئے مخصوص اور منتخب نہ کرینگے۔ اس وقت تک ان کی کوششیں کچھ زیادہ مؤثر نہ ہوں گی۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ کسی دوست کا حلقۂ تبلیغ عام نہ ہو۔ بلکہ میرا مقصد صرف اس قدر ہے۔ کہ بے شک حلقۂ تبلیغ عام ہو۔ لیکن بعض افراد کو جو ان کی حیثیت و قابلیت کے ہوں۔ تبلیغ کے لئے خصوصیت سے منتخب کرلیا جائے۔ اور ان کا پیچھا نہ چھوڑا جائے۔ جب تک کہ وہ احمدیت میں داخل نہ ہو جائیں۔ یا جب تک اللہ تعالےٰ یہ بات نہ دل میں ڈالدے۔ کہ ان پر ہدایت کا دروازہ اب بند ہو چکا ہے۔ اس آخری صورت میں پھر ان کی بجائے کچھ اور لوگ منتخب کرلئے جائیں۔ اور اُن کو ان کی حالت پر چھوڑ دیا جائے ؛

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ضلع گورداسپور کی جماعتوں کو بھی تبلیغ کی طرف خصوصیت سے متوجہ کیا ہے۔ ضلع گورداسپور کے احمدی احباب اس بات سے ناواقف نہیں ہیں کہ اس ضلع میں کچھ عرصہ سے مسلمانوں کو کیا مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ کہیں سکھوں اور ہندوؤں کی طرف سے اذان دینے میں سختی کے ساتھ مخالفت کی جا رہی ہے۔ اور کہیں قادیان کے مذبح کے خلاف زور آزمائی کی جا رہی ہے۔ حالانکہ اس ضلع میں مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں اور سکھوں سے زیادہ ہے اب سوال یہ ہے۔ کہ اُن کو ہمارے معاملات میں مخالفت کا حوصلہ کیوں ہے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ مسلمان من حیث القوم پراگندہ اور منتشر حالت میں ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان کو ایک مرکز پر جمع کیا جائے۔ اور وہ مرکز صرف احمدیت کا مرکز ہے۔ جہاں سے پھر وُہ جُدا نہیں ہو سکتے۔ پس اس ضلع کے احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی غفلتوں اور سستیوں کو دُور کرکے تبلیغ احمدیت کی طرف فوراً توجہ کریں۔ اور اس بات کا عہد کرلیں۔ کہ ہم نے نہ صرف اس ضلع کے مسلمانوں کو ہی احمدی بنانا ہے۔ بلکہ غیر مسلموں کو بھی اسلام میں داخل کرنا ہے۔ دفتر دعوت و تبلیغ کی طرف سے جو کچھ ہو سکتا ہے۔ وُہ کر رہا ہے۔ گذشتہ سال اس ضلع میں ہمارے دو تین مبلغ کام کرتے رہے ہیں۔ اس سال عدم گنجائش کی وجہ سے ناحال ایک ہی ہے۔ لیکن یہ کام صرف مرکز کے مبلغوں کا نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ضلع گورداسپور کے ہر احمدی دوست کو چاہیئے۔ کہ خود مبلغ بننے کی کوشش کرے۔ اور سمجھ لے۔ کہ گورداسپور کے ضلع میں تبلیغ کرنا اُسی کا فرض ہے۔ پس اس ضلع کی احمدیہ جماعتوں کے سکرٹری صاحبان اپنی اپنی جماعت کو تبلیغ احمدیت کے لئے لگائیں۔ اور مجھے اپنی کوشش سے اطلاع دیتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو ؛

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

احسن التحریر فی التمثال والتصویر

تصویر کی حلت و حرمت

افراط و تفریط

مسئلہ تصویر کے متعلق مسلمانوں میں دو خیال کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو مطلق تصویر کی حرمت قطعی کے قائل ہیں۔ اور دوسرے وہ جو مثل حلال کی طرح ہر حالت میں اس کا عام استعمال جائز سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں گروہ جادۂ اعتدال سے نکل کر افراط و تفریط کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ یعنی نہ تو تصویر مطلقاً حرام ہے اور نہ ہر حالت میں جائز۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ تصویر کی حرمت حرمت لذاتہ نہیں ہے۔ بلکہ حرمت لغیرہ ہے یعنی اگر یہ پرستش و عبادت کے لئے بنائی جائے۔ تو بلاریب حرام اور ناجائز ہے۔ لیکن اگر کسی صحیح اور مفید غرض کی بنا پر بنائی جائے۔ تو اسے حرام قرار دینے کے لئے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ اشیا میں اصل حلت اور اباحت ہے نہ کہ حرمت اور کراہت پس جب حرمت کی علت اور سبب (پرستش و عبادت) مفقود ہو تو یہ حرام نہ رہے گی۔ کیونکہ یہ اپنی ذات میں حرام نہیں۔ بلکہ اپنے غیر (علت) کی وجہ سے حرام ہے۔ فتدبر۔

حضرت سلیمان اور تصاویر

قرآن مجید سے بھی صریح طور پر اس کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔ سورہ سبا میں فرمایا۔ یعملون له ما یشاء من محاریب و تماثیل۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جو تصاویر چاہتے جن آپ کے لئے وہ بنا دیا کرتے تھے۔ پس اگر تصویر کی حرمت لذاتہ ہے۔ تو اس سے لازم آتا ہے۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نعوذ باللہ ایک ناجائز اور حرام فعل کے مرتکب ہوتے تھے۔ وھذا اللازم باطل فالملزوم مثلہ۔ یہ کہنا کافی نہ ہوگا۔ کہ ان کی شریعت میں تصویر بنانا جائز تھا۔ کیونکہ اگر یہ شرک یا منجر بشرک ہے۔ تو پھر یہ ان چیزوں میں سے ہے۔ کہ جن کی حرمت کسی زمانہ یا کسی خاص شریعت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ ازل تا ابد دائماً حرام ہیں۔ مثل خنزیر۔ شرک وغیرہ۔

ثانیاً ان تصاویر و تماثیل سلیمانیہ کو انعاماً محل مدح میں ذکر فرمایا ہے۔ پس یہ بالکل غیر معقول بات ہے۔ کہ ایک چیز حرام بھی ہو اور پھر انعام الٰہی بھی ہو۔ حاشا و کلا۔

ثالثاً کیا قرآن مجید کی کسی آیت سے تصویر کا کلیۃً حرام ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر فبھدٰھم اقتدہ اور لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے ماتحت اللہ کے ہر رسول کا اسوہ اور فعل ہمارے لئے قابل اقتدا و سند ہے۔

حرمت تصویر لغیرہ ہے نہ لذاتہ

یہ امر کہ تصویر کی حرمت لذاتہ نہیں بلکہ لغیرہ ہے۔ اس آیت سے بھی بخوبی واضح ہو رہا ہے۔ اذ قال لابیه وقومه ما ھٰذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون ۔ کیونکہ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف وہی مورتیں اور تصویریں حرام و ممنوع ہیں۔ کہ جن پر پرستش کے لئے عکوف کیا جائے۔ کیونکہ اس میں التماثیل کو مقید کیا گیا ہے۔ التی انتم لھا عاکفون ۔ کے ساتھ۔ اور جس جگہ پر تصویر کی مذمت و کراہت مطلق آئی ہے۔ تو وہ بحکم علم اصول المطلق یحمل علی المقید اسی مقید پر محمول کی جائے گی۔ آگے فرمایا فجعلھم جذاذاً الا کبیرا لھم کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بت شکن نے تمام بتوں کو توڑ دیا۔ مگر ایک بڑے بت کو قائم رکھا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس بت شکن نے سب سے بڑے بت کو کیوں نہ توڑا۔ تو فرمایا لعلھم الیه یرجعون کہ انہوں نے ایک غرض صحیح کے لئے اسے باقی رکھا تھا یعنی یہ کہ اس کا وجود رد شرک میں مفید پڑے گا۔ چنانچہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا۔ ءانت فعلت ھٰذا بالٰھتنا یا ابراھیم اے ابراہیم کیا تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا۔ تو آپ نے جواب دیا۔ بل فعله کبیرھم ھٰذا فاسئلوھم ان کانوا ینطقون ۔ ان میں سے اس بڑے نے یہ کیا ہوگا پس اس سے پوچھ لو اگر وہ جواب دے سکتا ہے۔ تب مشرکین یہ جواب سنکر نہایت نادم ہوئے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقصد اصلی حاصل ہو گیا۔ فرجعوا الی انفسھم فقالوا انکم انتم الظالمون ۔ پس اس سے بھی صاف ثابت ہوا۔ کہ اگر تصویر سے کوئی غرض صحیح ہو تو ایسی تصویر حرام نہیں۔ ورنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نعوذ باللہ یہ الزام عائد ہوگا۔ کہ کیوں انہوں نے باوجود قابو اور قدرت پانے کے سب سے بڑے بت کو قائم رکھا اور نہ توڑا حالانکہ وہ بھی پوجا کیلئے بنایا گیا تھا۔

تصاویر اور احادیث

علاوہ ازیں جب ہم احادیث پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ تصویر کی حرمت قطعی نہیں۔ اور نہ یہ مطلقاً ممنوع ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل احادیث ہمارے اس دعویٰ پر زبردست شاہد ہیں۔

تکیے پر تصویریں

(۱) مسند امام احمدؒ میں لکھا ہے۔ ولقد رأیته متکئاً علی احدھما وفیھا صورۃ حاشیہ بخاری ہندی ص۸۸۰ کہ رسول مقبول صلعم ان دو تکیوں میں سے ایک پر بیٹھے تھے۔ حالانکہ اس پر تصویر بھی موجود تھی۔ بلکہ بخاری کی ایک روایت میں ہے۔ کان یجلس علیھما کہ وہ دونوں (تکیے) گھر میں تھے۔ حضرت ان پر بیٹھا کرتے تھے۔" فیض الباری شرح بخاری پارہ ۲۴ ص۱۷۷۔ پس اگر تصویر مطلقاً حرام ہوتی۔ تو آپ ان تکیوں پر کیوں متکی ہوتے جن پر تصاویر موجود تھیں۔

کپڑے پر تصویریں

(۲) کان قرام لعائشة سترت به جانب بیتھا فقال لھا النبی صلے اللہ علیه وسلم امیطی عنی فانه لا تزال تصاویرہ تعرض لی فی صلوٰتی بخاری ہندی ص۸۵ اور حاشیہ پر ہے وقع عند مسلم انھا کان لھا ثوب فیه تصاویر ممدود الی سھوۃ فکان النبی یصلی الیه فقال اخریه عنی۔ یعنی حضرت عائشہؓ کا ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ اور وہ حضورؐ کے سامنے تھا۔ حضورؐ نے فرمایا اسے میرے سامنے سے ہٹا دیں۔ کیونکہ اس کی تصویریں نماز کی حالت میں میرے سامنے آتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے صرف سامنے سے ہٹا دینے کا حکم فرمایا اور وہ بھی اس لئے کہ اس کی تصویریں نماز میں خلل انداز ہو رہی تھیں۔ نہ کہ پھاڑ دینے کا مطلق تصویر ہونے کی وجہ سے۔ چنانچہ حاشیہ پر لکھا ہے۔ ان امر نزعه من احل انه ذکر ولم یتعرض لخصوص کونھا صورۃ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر جو تصویروں والے کپڑے کے اتار دینے کا حکم فرمایا تھا تو یہ اس لئے نہ تھا۔ کہ اس پر تصویریں تھیں۔ بلکہ یا تو اس لئے کہ وہ نماز میں خلل انداز ہوتی تھیں۔ یا اس لئے کہ دیواروں پر نمائش وغیرہ کے لئے کپڑے ڈالنا مناسب نہیں۔ اور حاشیہ بخاری ص۸۸۱ پر لکھا ہے۔ نقل عن الحنفیة انه لا یکرہ الصلوٰۃ الی جھة فیھا صورۃ اذا کانت صغیرۃ او مقطوعة الرأس کہ حنفیہ سے منقول ہے کہ نہیں مکروہ نماز طرف اس جہت کے جس میں صورت ہو۔ جبکہ چھوٹی ہو یا اس کا سر کٹا ہوا ہو۔" فیض الباری پ۲۴ ص۱۸۱ گویا ان کے نزدیک چونکہ ایسی تصویر نماز میں حارج نہیں ہوتی۔ اس لئے انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے۔

نقشی تصویریں

(۳) قال زیدؓ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول الا رقماً فی ثوب حاشیہ بخاری ص۸۸۱۔ یعنے حضرت زید کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا حضورؐ فرماتے تھے کہ نقشی تصویر کی ممانعت نہیں ہے۔ نیز السراج الوہاج شرح مسلم جلد دوم ص۲۹۹ میں لکھا ہے۔ ھذا یحتج به من یقول باباحة ما کان رقماً مطلقاً

کہ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل پکڑی ہے جن کے نزدیک نقشی تصویر مطلقاً جائز ہے۔

بعض نے کہا ہے "کپڑے کی وہ نقشی تصویریں جائز ہیں۔ جو غیر ذی روح کی ہوں۔ میں کہتا ہوں۔ یہ تاویل فاسد ہے۔ کیونکہ غیر ذی روح کی تصویر تو مطلقاً جائز ہے۔ خواہ کپڑے یا کاغذ پر منقوش ہو یا مجسم ہو۔ پھر خاص نقشی کا استثناء اس کے کوئی معنے نہ ہونگے" تیسیر الباری شرح بخاری پارہ ۲۴ صفحہ ۴۴۔

لعب حضرت عائشہ رضؓ

(۴) لعب عایشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث تو مشہور ہے۔ بخاری میں ہے۔ جب آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں گئیں۔ تو ان کی گڑیاں ان کے ساتھ تھیں۔ لعبہا معہا۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ حضرت نے دیکھا ان کو اور انکار نہ کیا ان پر یعنی برا نہ جانا ان کو۔ (مظاہر حق جلد سوم صفحہ ۱۱۲ مسلم شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۴۳)

حدیث یہ ہے۔ عن عایشۃ قالت قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من غزوۃ تبوک او حنین وفی سھوتہا ستر فھبت ریح فکشفت ناحیۃ الستر عن بنات لعایشۃ لعب فقال ما ھذا یا عایشۃ قالت بناتی ورأی بینھن فرسا لہ جناحان من رقاع فقال ما ھذا الذی اریٰ وسطھن قالت فرس قال وما ھذا الذی علیہ قالت جناحان قال فرس لہ جناحان قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلاً لھا اجنحۃ قالت فضحک (رواہ ابوداؤد مظاہر حق جلد سوم صفحہ ۱۱۵)

یعنی حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک یا حنین سے تشریف لائے تو ہوا سے پردہ ہٹ جانے کی وجہ سے میری گڑیاں آپ کو نظر آ گئیں۔ فرمایا یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یہ گڑیاں ہیں۔ ان کے درمیان دو پروں والا ایک گھوڑا تھا۔ فرمایا۔ یہ دو پروں والی کیا چیز ہے۔ عرض کیا۔ یہ گھوڑا ہے۔ فرمایا۔ کیا گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کیا آپ نے نہیں سُنا۔ کہ حضرت سلیمان کے گھوڑے پروں والے تھے۔ تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

تصویر سے مراد بُت

ظاہر ہے کہ یہ ۹ھ یا ۸ھ کا واقعہ ہے پس یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ منسوخ ہے۔ بلکہ احتمال ہے۔ کہ دوسری روایات جن سے مطلق تصویر کی حرمت معلوم ہوتی ہو مذکورہ بالا احادیث اور اس حدیث سے منسوخ ہوں۔ یا یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ان میں تصویر سے مراد بُت ہوں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن مسعود کی روایت کے متعلق تو صاف لکھا ہے قال النووی ھذا محمول علےٰ ان صور الاصنام لتعبد (حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۳۸۵) ایسا ہی السراج الوہاج جلد دوم صفحہ ۲۹۹ پر لکھا ہے۔ ھذا محمول علیٰ من نحل الصورۃ لتعبد وھو صانع الاصنام ونحوھا کہ علامہ نووی نے کہا ہے۔ مصوّر سے مراد وہ بُت تراش ہے۔ جو پوجا کے لئے بُت بناتے۔ تیسیر الباری پ ۲۴ صفحہ ۴۷ پر لکھا ہے۔ بعض نے کہا ہے۔ کہ حدیث میں وہ مصوّر مراد ہے۔ جو بُت پرستی کے لئے بُت تراشے" حاشیہ بخاری صفحہ ۸۸۰ پر لکھا ہے۔ ان المراد ھنا من الصور ما یعبد من دون اللہ۔ یہاں تصویروں سے مراد ایسی تصویریں ہیں۔ جن کی پرستش کی جائے۔

(۵) عن عایشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اریتک فی المنام مرتین اذا رجل (ای جبرائیل) یحملک فی سرقۃ حریر فیقول ھذہ امرأتک فاکشفھا فاذا ھی انت بخاری کتاب النکاح باب نکاح الابکار۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبل نکاح حضرت عایشہ رضؓ کی تصویر دو دفعہ ایک ریشمی کپڑے میں دکھائی گئی۔ پس اگر تصویر قطعاً حرام تھی۔ تو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تصویر کیوں حضورؐ کو دکھائی جاتی۔

پس ان تمام مختلف احادیث میں تطبیق اسی طریق سے ممکن ہے۔ جو ہم نے ذکر کیا۔ یا جیسا کہ بعض محققین نے لکھا ہے۔ کہ وہ تصویر جو پوجا کے لئے بنائی جائے۔ ممنوع و حرام ہے۔ وا لّا فلا۔

فاسد تاویل

بعض شارحین نے جو یہ تاویل کی ہے۔ کہ ممانعت والی احادیث میں ذی روح کی تصویر مراد ہے۔ اور جن سے جواز نکلتا ہے۔ اُن میں غیر ذی روح کی تصویر مراد ہے۔ سراسر فاسد ہے۔ کیونکہ اوّلاً تو یہ تاویل گڑیوں والی احادیث صحیحہ اور حدیث الّا رقماً فی ثوب سے منقوض ہے۔ ثانیاً صحیح حدیث میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یترک فی بیتہ شیئًا فی تصالیب الا نقضہ حالانکہ صلیب جاندار چیز نہیں ہے (تیسیر الباری) ثالثاً قرآن مجید میں تماثیل سلیمانیہ کا بغیر تخصیص کے مذکور ہونا اور آیت تخلق من الطین کھیئۃ الطیر بھی اس کے خلاف ہے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ اصل علت کراہت کی پوجا و پرستش ہے۔ خواہ غیر جاندار ہی کی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ اسی حدیث کے متعلق تیسیر الباری پ ۲۴ صفحہ ۴۳ پر لکھا ہے "نصاریٰ اکثر خصوصاً رومن کیتھلک صلیب کی پرستش کرتے ہیں۔ اسلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کو جہاں پاتے توڑ ڈالتے۔ اللہ کے سوا جو چیز پوجی جائے اس کا یہی حکم ہے" پس مطلق تصویر کی حرمت کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ خود اکابر علماء میں سلف سے خلف تک اس کے متعلق اختلاف چلا آتا ہے۔ اور ان میں سے ایک معتدبہ جماعت ایک خاص قسم کی تصویر کے جواز کی قائل چلی آتی ہے۔ جیسا کہ اوپر کے حوالجات سے بخوبی ظاہر ہو رہا ہے۔ علاوہ ان کے ملاحظہ ہوں مندرجہ ذیل حوالجات :-

اکابر علماء سلف اور تصویر

(۱) قال ابن العربی حاصل ما فی اتخاذ الصور انھا ان کانت ذات اجسام حرم بالاجماع وان کانت رقماً فاربعۃ اقوال الاول یجوز مطلقاً علےٰ ظاھر قولہ الا رقماً فی ثوب الخ یعنی ابن العربی نے کہا ہے۔ (حاصل کلام مسئلہ تصویر میں یہ ہے کہ) مجسم تصویر ذی روح کی تو بالاتفاق حرام ہے۔ اور نقشی تصویر میں۔ اسی طرح عکسی میں چار قول ہیں۔ ایک یہ کہ مطلقاً جائز ہے" الخ تیسیر الباری پ ۲۴ صفحہ ۴۷۔

(۲) قال الخطابی انما لا تدخل الملائکۃ بیتاً فیہ کلب او صورۃ مما یحرم اقتناؤہ من الکلاب والصور فاما الیس بحرام ...... فلا یمتنع دخول الملائکۃ بسببہ واشار عیاض الی نحو ما قالہ الخطابی (السراج الوہاج شرح مسلم جلد دوم صفحہ ۲۹۸) یعنی خطابی نے کہا ہے۔ کہ صرف ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں ایسا کتا اور ایسی تصویر ہو۔ جو حرام ہیں۔ نہ کہ ہر کتے اور ہر تصویر کی وجہ سے ان کا دخول ممتنع ہے۔

(۳) اسی کتاب کے صفحہ ۲۹۹ پر ایک حدیث کا ذکر کر کے لکھا ہے۔ فیہ ان الصورۃ والتمثال اذا غیرا لم یکن بھما بأس بعد ذالک کہ اس سے یہ بات نکلتی ہے۔ کہ جب تصویر میں کوئی تغیر کر دیا جائے۔ تو پھر اس کے رکھنے میں کوئی ڈر نہیں۔ (کیونکہ اس صورت میں اس کی پوجا کا احتمال نہیں ہو سکتا)

(۴) قال اٰخرون یجوز منھا ما کان رقماً فی ثوب ..... وھذا مذھب القاسم ابن محمد ایضاً صفحہ ۳۰۰ یعنے اوروں نے کہا ہے کہ نقشی تصویریں جائز ہیں۔ اور یہی مذہب قاسم بن محمدؒ کا ہے۔

(۵) وقال بعض السلف انما ینھیٰ عما کان لہ ظل ولا بأس بالصور التی لیس لھا ظل (ایضاً) کہ بعض سلف کا یہ مذہب ہے۔ کہ ممنوع وہ تصویر ہے جس کے واسطے سایہ ہو اور جس کے واسطے کوئی سایہ نہ ہو۔ اس کا کوئی مضائقہ نہیں مطلق" فیض الباری پ ۲۴ صفحہ ۱۷۸۔ ایسا ہی صفحہ ۱۷۷ پر ایک حدیث کے متعلق لکھا ہے "اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے۔ ساتھ اس حدیث کے اس پر کہ جائز ہے بنانا تصویروں کا جبکہ ان کے واسطے سایہ نہ ہو" اور ظاہر ہے۔ کہ نقشی اور عکسی تصویر کا کوئی سایہ نہیں ہوتا۔ پس ان کا مطلقاً کوئی مضائقہ نہیں۔

(۶) قال محمد فی المؤطا وبھذا نأخذ ما کان فیہ من تصاویر من بساط یبسط او فراش یفرش او وسادۃ فلا بأس بذالک ..... وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا حاشیہ بخاری صفحہ ۸۸۰۔ کہ امام محمدؒ نے مؤطا میں کہا ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ کہ اگر بچھونے، فرش اور تکیے میں تصویریں ہوں۔ تو کوئی ڈر نہیں اور یہی حضرت امام ابو حنیفہؒ اور عام فقہائے حنفیہ کا قول ہے :۔

(۶) [illegible] ہے کہ کپڑے میں صورت کا ہونا جائز
ہے۔ اگرچہ ہو معلق بنا بریں اس کے کہ ابو طلحہ کی حدیث میں ہے۔“
فیض الباری جلد ۴ صفحہ ۱۷۹ اسی کتاب کے صفحہ ۱۷۶ پر تصویر کے متعلق لکھا ہے
”احتمال ہے کہ قصر کیا جائے اس چیز پر کہ اس کے واسطے سایہ نہ ہو۔“
(۷) صفحہ ۱۷۷ پر ہے ”ابن عربی نے مالکیہ میں سے نقل کیا ہے
کہ جب تصویر کے واسطے سایہ ہو تو حرام ہے۔ بالاجماع ....
یہ اجماع محل اس کا گڑیوں کے سوا ہیں۔ جو لڑکیاں کھیلنے کیواسطے
بناتی ہیں۔“

(۸) صفحہ ۱۸۵ پر ایک حدیث لکھی ہے جس میں صاف ذکر ہے۔
کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر ایک کپڑا لٹکا ہوا
تھا جس میں تصویریں موجود تھیں۔ پس اگر مطلق تصویر حرام ہوتی۔ تو
ممکن نہ تھا۔ کہ حضرت ابو طلحہ رضی اس کپڑے کو کہ جس پر تصویریں تھیں
گھر میں رکھتے یا دروازے پر لٹکاتے۔

(۹) تیسیر الباری ترجمۃ البخاری جلد ۷ صفحہ ۸۲ پر صاف لکھا ہے
کہ ”بعضوں نے عکسی اور نقشی تصویر بنانا جائز رکھا ہے۔ بشرطیکہ
پرستش کے لئے نہ بنائی جائے۔“

(۱۰) فتح القدیر میں لکھا ہے۔ انہ کان علے خاتم ابی
ھریرۃ ذبابتان کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی انگوٹھی پر دو مکھیوں
کی تصویریں تھیں۔

پھر مندرجہ ذیل روایت بھی قابل غور ہے۔

(۱۱) وفی الدلائل للبیقہی عن ھشام بن العاص
الاموی قال بعثت انا ورجل اخر الی ھرقل صاحب الروم
ندعوہ الی الاسلام فذکر الحدیث الخ یعنی دلائل بیہقی
میں ہشام بن عاص اموی سے روایت ہے۔ کہ جب میں اور
ایک دوسرا آدمی بادشاہ روم کی طرف روانہ کئے گئے کہ اسے
اسلام کی طرف بلائیں۔ تو اس نے ایک بڑا اور سنہری صندوق
نکلوایا جس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے۔ اور ان پر ڈھکنے تھے
پھر اس نے ان مختلف خانوں میں سے مختلف انبیا مثلاً حضرت
آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسےؑ، حضرت
عیسےؑ، حضرت سلیمانؑ وغیرہ کی تصاویر نکال کر ہمیں دکھائیں۔
یہاں تک کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر بھی ان
میں موجود تھی۔ فقلنالہ من این لک ھذہ الصور فقال
ان ادم سأل ربہ ان یریہ الانبیاء من ولدہ فانزل
علیہ صورھم الخ الانوار المحمدیۃ صفحہ ۳۷۹ و ۳۸۰
من المواھب اللدنیۃ مطبوعہ بیروت سنہ ۱۳۱۰ھ
پھر ہم نے اس سے پوچھا۔ کہ یہ تصویریں آپ کو کہاں سے
ملی ہیں۔ تو اس نے کہا۔ کہ حضرت آدمؑ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست
کی تھی۔ کہ ان کی اولاد میں ہونے والے انبیاء ان کو دکھائے
جائیں۔ تب اللہ تعالےٰ نے یہ تصویریں غیب سے انہیں دیں۔
پھر یہ حضرت آدمؑ کے تبرکات ہیں کہ جو مغربی ملک میں تھے موجود
رہیں۔ وہاں سے ذوالقرنین نے حاصل کیں۔ جبکہ وہ وہاں
گیا۔ اور پھر دانیال کو مل گئیں۔ اور پھر ہوتے ہوتے مجھے مل
گئیں۔ حضرت آدمؑ کا خدا تعالےٰ سے درخواست کرنا اور اللہ تعالےٰ
کا اسے قبول فرما کر تصاویر کا مرحمت کرنا قابل غور ہے۔

حلت و حرمت کے متعلق ایک اصل،

اشیا کی حلت و حرمت کے متعلق ایک یہ اصل بھی ہمیں
معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس چیز میں نقصان بہ نسبت نفع کے زیادہ ہو۔
وہ بھی جائز نہیں ہونی چاہیئے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فی الخمر والمیسر
اثمھما اکبر من نفعھما۔ پس اس اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے
بھی جب ہم مسئلہ تصویر پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس کی حرمت
کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کیونکہ اس کے بے شمار فوائد آج
اظہر من الشمس ہیں۔ اور یہ گویا فنون مفیدہ میں سے ایک
نہایت ہی کارآمد فن شمار ہونے لگا ہے۔ تعلیم۔ ڈاکٹری مختلف
امراض کی تشخیص۔ مفرور لوگوں کی گرفتاری۔ کسی خاص اور مفید
نظارے کا نقشہ کھینچنے وغیرہ امور میں یہ فن بے حد مفید ثابت
ہو رہا ہے۔ بلکہ کسی انسان کے اندرونے اور باطن کا پتہ
لگانے میں بھی بعض قیافہ دان اس سے حیرت انگیز کام لے رہے
ہیں۔ پس کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ خدا جو ترویج علم کی ترغیب دیتا
ہے۔ ایک ایسے آلہ کو جو بہت سے فوائد اپنے اندر رکھتا ہے
حرام قرار دیکر بہت سی مفید باتوں سے محروم کر دے۔ درانحالیکہ
ان فوائد کے بالمقابل کوئی محسوس بلکہ معقول نقصان بھی ایسا
نظر نہیں آتا۔ کہ جس کی وجہ سے ان تمام محسوس و مشہود فوائد کو
نظر انداز کیا جا سکے۔ پھر یہ بھی تو غور کرنا چاہیئے۔ کہ یہ آلہ جب
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں موجود ہی نہیں تھا۔ تو پھر
اس کی حرمت یا ممانعت کا حکم کیسے کہا جا سکتا تھا۔ ہاں چونکہ آپؐ
کے زمانے میں بُت پرستی کا زور تھا۔ اور اسی کے لئے یہ
فن استعمال کیا جاتا تھا۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے ان بتوں اور ان کی تصاویر کے خلاف کچھ فرمایا۔ تو اس پر
موجودہ عکسی تصاویر کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ نہ ان کی پوجا
کی جاتی ہے۔ اور نہ ان کے بنوانے والے کی یہ نیت ہوتی ہے۔
وانما الاعمال بالنیات۔

جیب میں تصویریں

پھر آجکل تمام سکے۔ خطوط۔ ٹکٹیں۔ اسٹامپ اور کئی ایک
دیگر چیزیں بھی تصاویر سے مزین ہوتی ہیں۔ اور غیر ممالک میں
جانے کے لئے تو لازماً تصویر کھچوانی پڑتی ہے۔ پس کیا ہمارے مفتیانِ
دین۔ انہیں ناجائز قرار دیکر ان کو استعمال میں نہ لائیں گے۔ اور کیا غیر
ممالک کی سیر و سیاحت بھی اس وجہ سے کہ جانے والے کو فوٹو کھچوانا
پڑتا ہے۔ ناجائز بلکہ حرام قرار دیں گے؟ اگر مجبوری کا بہانہ پیش
کیا جائے۔ تو میں کہتا ہوں۔ اول تو فقہی مجبوری متحقق نہیں۔ بالخصوص
غیر ممالک کی سیر و سیاحت میں دوم خدا کے گھر یعنی مسجد میں بلکہ
عین حالتِ نماز میں۔ نقدی جیبوں میں موجود رکھنے کے لئے کونسا
قانونِ شاہی مجبور کر رہا ہے۔ پس کم از کم اس بُت کو مسجد میں تو داخل
نہ کیا جائے۔ سوئم اس سے لازم آیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے تمام اُمت
مسلمہ کو شرک اور بُت پرستی میں مبتلا کرنے پر نعوذ باللہ مجبور کر دیا ہے
چہارم ہم بھی تو یہی کہتے ہیں۔ کہ کسی خاص مجبوری کی وجہ سے تصویر کا
استعمال جائز ہے۔ علاوہ ازیں قدرتی طور پر بھی بعض پتھروں پر
دوسری چیزوں کے عکس منعکس ہو جاتے ہیں۔ پس قدرتی فعل کی مخالفت
کرنا فرزانگی اور عقلمندی نہیں ہے۔ نیز آئینہ دیکھنے کے بارے میں
کیا حکم نافذ ہوگا۔ کیونکہ تصویر اور آئینہ والی صورت میں سوائے اس
کے اور کوئی فرق نہیں ہوتا۔ کہ اول الذکر دیرپا ہوتی ہے۔ اور ثانی الذکر
جلد غائب ہو جاتی ہے۔ پھر خیر القرون سے لیکر بعد تک بعض اسلامی
سکوں پر تصاویر کا منقش ہونا بھی ثابت ہے۔ پس صحیح اور درست
بات یہی ہے۔ کہ کسی جائز اور مفید غرض کے لئے تصویر بنوانا ہرگز
منع نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے کیوں تصویر بنوائی

اگر یہ سوال ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تصویر بنوانے
میں کونسی اغراض صحیحہ تھیں۔ تو میں یہاں پر ان میں سے چند ایک عرض
کئے دیتا ہوں۔ پہلی غرض تو یہ تھی۔ کہ ان لوگوں پر جو کہ حضرت مسیح
ناصری کو جو تھے آسمان پر الآن کما کان کی حالت میں بٹھا کر ایک طرح
سے ان میں صفاتِ الوہیت ثابت کر رہے ہیں۔ اتمام حجت کر دیجائے۔
اس طرح پر کہ مسیح موعود علیہ السلام کا وہ حُلیہ جو مخبر صادق صلعم نے
بیان فرمایا ہے۔ مثلاً یہ کہ اونچی ناک والا معتدل القامت۔ سیدھے
بال وغیرہ وہ بعینہٖ اس صورت میں موجود ہے۔ پس وہ شخص بھی کہ جو
کسی مجبوری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ دیکھ سکتا ہو اس
صورت ہی کو دیکھ کر احادیثِ صحیحہ میں ذکر کردہ حلیہ کے ساتھ حضرت
اقدس کے حلیہ کی مطابقت کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔

دوسری غرض یہ تھی۔ چونکہ یورپ و امریکہ وغیرہ ممالک بعیدہ
میں حضرت اقدس علیہ السلام کی تعلیم پھیلنا شروع ہو گئی تھی۔ اور جیسا کہ
واقف کار جانتے ہیں۔ وہ لوگ اوّلاً ہر مصلح کا فوٹو دیکھنے کے خواہشمند
ہوا کرتے ہیں۔ تاکہ اس کی طرف منسوب شدہ باتوں اور تعلیم کا صحیح جائزہ
لے سکیں۔ ورنہ انہیں احتمال رہتا ہے۔ کہ شاید سُنانے والے
یہ باتیں اپنے پاس سے بنا کر ہمیں سُنا رہے ہوں۔ اور ایک فرضی موجود
کی طرف منسوب کر رہے ہوں۔ نیز اس لئے بھی کہ بعض اس فن کے ماہر
قیافہ دان تصویر ہی سے اصل شخص کے متعلق رائے قائم کر لیتے ہیں۔ کہ وہ
کیسا ہے۔ پس ضروری سمجھا گیا کہ حضرت اقدسؑ کا فوٹو ایسے لوگوں کی شناخت

ٍ گو غیر ذی الظل تصویر کی ممانعت پر اجماع نہیں ہے۔ منہ

اور معرفت کے لئے وہاں بھیجا جائے۔ تا اس ذریعہ سے کوئی مشرک حضرت اقدس کی تصدیق کرکے توحید اسلام اختیار کرلے۔ اور بحکم حدیث ایک شخص کا ہدایت پالینا بھی سو سُرخ اونٹوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ سو اس تصویر میں جو باعث ہدایت یا ردّ شرک کا ہو یا کم از کم یہ کہ تصویر بنوانے والے کی نیت یہی ہو۔ کونسی حرمت ہے۔ وانما الاعمال بالنیات۔

سوئم چونکہ مسیح موعود علیہ السلام کا حلیہ بھی آپ کی اخص علامات میں سے ایک علامت ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی حضورؑ کے حلیے کو قائم رکھا جاتا تاکہ آنیوالے لوگ بھی پیشگوئی کے مطابق حلیہ پاکر حضورؑ کی تصدیق کرسکیں وغیرہا من الاغراض الصحیحۃ۔

تصویر کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

آخر میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت اقدسؑ علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں حضورؑ کا عقیدہ در بارہ تصویر نقل کردوں وہو ہذا۔

"میں اس بات کا سخت مخالف ہوں۔ کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بُت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا۔ کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بُت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے۔ کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں۔ اول خواہشمند ہوتے ہیں۔ جو اس کی تصویر دیکھیں۔ کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے۔ اور اکثر ان کے محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کرسکتے ہیں۔ کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔ لہذا اس ملک کے اہل فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے بذریعہ خط چٹھیاں لکھی ہیں۔ اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے۔ کہ ہم نے آپؑ کی تصویر کو غور سے دیکھا۔ اور علم فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا۔ کہ جس کی یہ تصویر ہے۔ وہ کاذب نہیں ہے۔ اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا۔ کہ یہ یسوع یعنی عیسےٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اس حد تک میں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی وانما الاعمال بالنیات۔ اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ فرقہ جن حضرت سلیمانؑ کے لئے تصویریں بنانے تھے۔ اور بنی اسرائیل کے پاس مدت تک انبیاء کی تصویریں رہیں جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضہ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبرائیل علیہ السلام نے دکھلائی تھی اور پانی میں بعض پتھروں پر جانوروں کی تصویریں قدرتی طور پر چھپ جاتی ہیں۔ اور یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا۔ اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہوسکتی ہے۔ ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان کی تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاتی ہے۔ اور وجع المفاصل و نقرس وغیرہ امراض کی تشخیص کے لئے اس آلہ کے ذریعہ سے تصویر کھینچتے ہیں۔ اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔ چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویریں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس کیا گمان ہوسکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے۔ وہ ایسے آلے کا استعمال کرنا حرام قرار دے۔ جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے۔ اور اہل فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہوجاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو ہمارے ملک میں پھیل گئی ہیں۔ ہمارے ملک کے مولوی چہرہ شاہی کے سکے کے روپے اور دوانیاں چونیاں اور اٹھنیاں اپنی جیبوں اور گھروں میں سے کیوں باہر نہیں پھینکتے؟ کیا ان سکوں پر تصویریں نہیں؟ افسوس کہ یہ لوگ ناحق خلاف معقول باتیں کرکے مخالفوں کو اسلام پر ہنسی کا موقعہ دیتے ہیں۔ اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے مؤید ہیں۔ حرام کئے ہیں۔ نہ ایسے کام جو انسانی علم کو ترقی دیتے اور امراض کی شناخت کا ذریعہ ٹھیرتے اور اہل فراست کو ہدایت سے قریب کردیتے ہیں" (ضمیمہ براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۹۰ و ۱۹۱)

خاکسار:۔ تاج الدین لائلپوری (مولوی فاضل) قادیان۔

بعض موصیوں کے پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصیوں کے صحیح پتے دفتر میں نہیں ہیں۔ براہ مہربانی وہ اپنے موجودہ پتوں سے جلد مطلع فرمائیں۔

---

(۱) رشید احمد خان صاحب ولد حبیب احمد خان راجپوت سہارنپور۔

(۲) محمد کریم صاحب ولد شیخ غلام علی صاحب ککے زئی ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور۔

(۳) صوفی عبداللہ صاحب سابق سٹور کلرک پشاور۔

(۴) محمد شاہ نواز صاحب ولد سید حسن شاہ صاحب ساکن سری گوبندپور ضلع گورداسپور۔

(۵) منشی غلام محمد صاحب ولد چوہدری نعمت خان صاحب ساکن گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور۔

(۶) محمد فقیر اللہ خان صاحب ولد شہاب الدین ساکن دھرم کوٹ رندھاوا۔ ضلع گورداسپور

(۷) محمد علی خان صاحب اشرف ولد میاں جھنڈے خان صاحب ساکن بہرام پور ضلع ہوشیارپور۔

(۸) محمد مولاداد صاحب ولد محمد بخش صاحب ساکن بھگا گوجراں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور۔

(۹) مسماۃ بیوی جان زوجہ وہاب خان پٹھان ساکن لدھیانہ۔

(۱۰) عبدالحمید صاحب ولد مولوی امام شاہ صاحب قوم قریشی فاروقی ساکن باجراں کلاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(۱۱) احمد خان ولد لعل خان قوم گگیاں ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خان حال مقیم بوشہر ایران۔

(۱۲) محمد فضل عظیم ولد حافظ محمد قوم گجر ساکن جلیسر تحصیل و ضلع گجرات۔

(۱۳) کرم الدین صاحب ولد امام الدین بافندہ ساکن موضع کھاگووال ضلع گورداسپور۔

(۱۴) شمس الدین صاحب ولد مولوی محمد بخش صاحب ساکن دوالمیال۔

(۱۵) محمد علی صاحب ولد شیخ محمد بخش صاحب ساکن مسانیاں ضلع گورداسپور

سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان دارالامان

حج کو جانیوالے احباب توجہ سے پڑھیں

جو احمدی احباب اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہوں۔ یا جو کسی وجہ سے خود نہ جاسکتے ہوں۔ لیکن حج بدل کی خواہش رکھتے ہوں۔ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انشاء اللہ العزیز انہیں مفید مشورہ دے سکوں گا۔ اور بہت ممکن ہے۔ ان کے لئے آرام و سہولت کی تجویز کی توفیق پاسکوں۔

میں یہ بھی ظاہر کردینا چاہتا ہوں۔ کہ میرا اپنا ارادہ بھی اس سال پھر حجاز جانے کا ہے۔ اگر میں خود جاسکا۔ تو احمدی حجاج کی خدمت کے لئے بھی اللہ تعالےٰ سے توفیق پانے کی دعا کرتا ہوں۔ یہ حالی میں اپنے بھائیوں کی عملاً یا مشورہ سے خدمت کرسکونگا (خاکسار عرفانی ایڈیٹر الحکم)

علوم مشرقیہ کے ممتحن توجہ فرمائیں

گزشتہ چند سالوں سے پنجاب یونیورسٹی کے عربی امتحانات کے پرچے سقدر مشکل آتے ہیں کہ بیچارے طالب العلم باوجود متواتر دس دس یا بارہ بارہ سال کی تعلیم کے جب یونیورسٹی ہال میں انہیں دیکھتے ہیں تو انکے دماغ پراگندہ اور اوسان خطا ہوجاتے ہیں۔ اول تو سوال کا مطلب ہی در بطن شاعر کا مصداق ہوتا ہے۔ پھر اگر خوبیٔ قسمت سے وہ کسی طالب علم کے دماغ میں بھی آجائے۔ تو سائیہ کلمہ ہوتا ہے۔ کہ جواب کیا ہے اور کہاں ہے۔ جو کہ کتاب کے فیصلہ کے حاشیہ در حاشیہ میں ہو۔ [illegible] گو دیکھتے وقت پرچے مرتب کرنے سے بھی زیادہ سختی برتی جاتی [illegible] بہت خراب نکلتے ہیں۔ لیکن انکے مقابلہ میں سنسکرت اور گورمکھی [illegible] اگر دیکھا جائے تو انکے کا نتیجہ ہر سال کی نسبت کافی ہوتی ہے۔ [illegible] خصوصاً مولوی فاضل کا امتحان لینے والوں کو اپنی توجہ ضرور [illegible]

[illegible] کردہ پرچوں کو اس قدر مشکل اور دشوار نہ بنائیں کہ ہمکے مقدس رسول اور مقدس کتاب کی زبان کی طرف توجہ کرنیکی کوئی جرأت نہ کرسکے۔ [illegible]

ختم نبوت اور ایک دہریہ

ایک دیوبندی مولوی سے میرا ختم نبوت پر مباحثہ ہوا۔ مگر مولوی صاحب کو غصہ آگیا اور تھوڑی سی دیر میں انکے منہ میں جھاگ آگئے۔ کافر دجال زندیق ملحد کہنے لگے۔ چونکہ ہم ریل میں سفر کر رہے تھے۔ ہمارے پاس ایک نہایت معزز رئیس اور ذی علم مگر دہریہ صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے مولوی صاحب کو اپنی طرف مخاطب کر کے خود ختم نبوت پر مباحثہ شروع کر دیا۔ مولوی صاحب کو اس ہندو دہریہ کے مقابلہ میں اس قدر کھلی شکست ہوئی۔ کہ ہمارے ساتھ کے غیر احمدی مسلمانوں کو بھی ان الفاظ میں اعتراف کرنا پڑا کہ اگر یہ صحیح ہے۔ کہ رسول کریمؐ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے تو اب کوئی وجہ نہیں۔ کہ انبیاء کا دروازہ بند ہو جائے۔ جبکہ رسول کریمؐ بھی حضرت ابراہیمؑ کا ہی مذہب پیش کرتے رہے۔ گو یہ مباحثہ محض عقلی دلائل پر ہی مبنی ہے۔ مگر اسقدر عجیب و غریب ہے۔ کہ ہر شخص جو عقل و فہم رکھتا ہے۔ اس مباحثہ کو سنکر نبوت کا دروازہ کھلا ہونیکا قائل ہو جاتا ہے۔ میں نے اس مباحثہ کو اپنے الفاظ میں نقل کر کے اپنی کتاب قول سدید میں درج کر دیا ہے۔ جو اس قدر بصیرت افروز اور سبق آموز ہے۔ کہ انسان اسکو پڑھکر حیرت میں رہ جاتا ہے۔ آپ بھی اسکو منگوا لیجئے اور مطالعہ فرمائیے۔ اگر ناپسند ہو۔ تو واپس کر کے اپنی قیمت منگوا لیجئے۔ اسکے بےنظیر ہونیکی یہ کافی ضمانت ہے۔ اگر اب بھی آپ نہ منگوائیں۔ تو آپکی قسمت۔

دیوبند کا خاتمہ:۔ الامان الجمعیۃ۔ زمیندار۔ اہلحدیث وغیرہ اخبارات میں میں نے ایک اشتہار دیکھا۔ اس اخبار کی سرخی "مرزائیت کا خاتمہ" تھی۔ اسکے نیچے لکھا ہوا تھا۔ کہ مولوی محمد شفیع مہتمم دارالتدریس دارالاشاعت دیوبند نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جسمیں ایک سو آیت اور دو سو دس احادیث سے ختم نبوت پر بحث کر کے مرزائیت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ میں نے اس کتاب کا جواب ایسا لکھا ہے۔ کہ اسکو پڑھکر آپ بھی فرما دینگے۔ کہ فی الواقع مرزائیت تو زندہ ہو گئی مگر دیوبندی عقیدے کا خاتمہ ہو کر اس ریت کے قلعہ میں گم سے کہاں بھیج دیا ہے۔ اس کتاب کا نام قول سدید ہے جسمیں مذکورہ بالا دہریہ صاحب کا ختم نبوت پر مباحثہ اور دیوبندی کتاب کا مکمل جواب ہے جسمیں اڑھائی سو احادیث اور ساڑھے پانچسو آیات سے نہایت بسط کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کا ارشاد:۔ ۱۹۲۸ء کے سالانہ جلسہ میں تیس ہزار کے مجمع میں حضرت خلیفۃ المسیح نے میری اس کتاب کی خریداری کی طرف توجہ دلائی۔ بلکہ زوردار الفاظ میں سفارش فرمائی ہے۔ میرے آقا و مولیٰ کی اس قدردانی کے علاوہ دنیا کی سب سے بڑی علم نواز لندن کی لائبریری نے ڈپٹی کمشنر دہلی کی معرفت اپنی لائبریری کیواسطے ایک جلد اس کتاب کی منگوا کر میری کتاب کے پر مغز ہونے پر تصدیق کر دی۔ لندن تک دھوم مچ گئی۔ جس کتاب کی لندن تک خبر ہو گئی۔ اور دشمن کے کیمپ میں جس کتاب نے تہلکہ مچا دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بھی توجہ دلائی۔ مگر آپنے ابھی تک اس کتاب کو نہ منگوایا۔ اس کتاب پر تین ہزار روپیہ بھی انعام مقرر ہے۔ اسلئے نبوت کے منکروں کے گھروں میں اس نے صف ماتم بچھا دی ہے۔ اور آپکو ابھی تک خبر ہی نہیں۔ یاد رکھیئے جس طرح میری کتاب محقق اور کتاب کدو اور انکا انجام ختم ہو گئی۔ اور اب کسی قیمت میں بھی نہیں ملتیں۔ باوجودیکہ لوگ چار گنی قیمت دیکر لینا چاہتے ہیں۔ اسی طرح یہ کتاب بھی بہت جلد فروخت ہو جائیگی۔ اور آپ کف افسوس ملتے رہجائینگے۔ اسلئے آج ہی منگوا لیجئے۔ قیمت ۱ علاوہ محصولڈاک۔ بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجنے والوں کو محصول معاف۔ المشتہر محقق دہلوی ڈاکٹر شیخ احمد۔ بی بی۔ ڈی۔ چاندنی چوک دہلی

خدا کی نعمت

نرینہ اولاد

۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم نے میری شادی کرائی۔ بعد ازیں میرے گھر یکے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ چونکہ مولوی صاحب تمام مخلوق کے لئے رحمت تھے۔ آپ میرے ساتھ مہربانی فرماتے۔ کیونکہ ۱۹۰۸ء سے میں نے آپکے پاس پڑھنا شروع کیا۔ آپ مجھے پڑھاتے اور شفقت فرماتے رہے۔ ایک روز طب کا سبق پڑھاتے ہوئے مجھ سے فرمایا "میاں بچے تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ بیماری ہے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو۔ خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہونگے یہ عجیب علاج ہے" میں نے خیال نہ کیا پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی۔ تب میں نے آپ کی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اس کے استعمال کے بعد میرے تین لڑکے خدا کے فضل سے ہوئے۔ میں نے اپنے کئی دوستوں کو یہ دوائی کھلائی۔ ان کے ہاں بھی اللہ تعالیٰ نے نرینہ اولاد عطا فرمائی جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی خواہش ہو۔ یہ دوائی منگا کر استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے نرینہ اولاد ہوگی۔ قیمت چھ روپیہ آٹھ آنے۔ پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

باجلاس میاں عبدالمجید خان صاحب عدالتی بہادر ڈہلون

رلا رام ولد گنگا رام برہمن ساکن منصوروال
بنام
خوشحال سانول پسران سنت خاکروب ساکن منصوروال۔ مدعیان

بمقدمہ لعب [illegible]

بنام مدعیان

حلفیہ بیان مدعا علیہ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعیان لاپتہ ہیں۔ اس لئے تاریخ مقررہ ۲۶ ماگھ ۱۹۸۶ء مطابق ۷ فروری ۱۹۳۰ء مقرر ہو کر اشتہار طلبی مدعیان زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر جواب دہی کریں ورنہ عدم حاضری کے مقدمہ کی کارروائی ضابطہ کی جائیگی
مورخہ ۵ ماگھ ۱۹۸۶ء

دستخط
حاکم

مجھے رشتہ کی ضرورت ہے!

دو احمدی لڑکیوں کے لئے جو ورنیکلر مڈل پاس کر چکی ہیں۔ اور اب ٹریننگ سکول میں داخل ہونیوالی ہیں۔ علاوہ ترجمۃ القرآن و کتب حضرت مسیح موعودؑ کے عربی فارسی۔ انگریزی پڑھتی ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکے احمدی مبلغ تعلیم یافتہ۔ تندرست برسر روزگار باکار و بار صوبہ یو۔ پی۔ دہلی یا قادیان کے رہنے والے ہوں۔ لڑکیوں کی عمر ۱۴ و ۱۶ سال ہے۔ خط و کتابت بعد تصدیق مقامی سکرٹری پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے۔ بمقام تحصیل مودہا ضلع ہمیرپور (یو۔پی)

محمد بشیرالدین گرداور قانونگو

طب ہومیوپیتھی کی مکمل نایاب اور نادر تصنیف

"پیام صحت" رجسٹرڈ (مشتمل بر دو جلد)

جلد اول:۔ در بارہ تشریح جسم انسانی و افعال الاعضاء حفظان صحت فلسفہ طب ہومیوپیتھی۔ طریق تشخیص امراض۔ طریق دوا سازی و خواص الادویہ ضخامت ۹۰۰ صفحات۔ تصاویر و نقشہ جات زائد از دو صد قیمت آٹھ روپے علاوہ محصولڈاک

جلد دوم:۔ در بارہ علم العلاج۔ علامت و اسباب مرض تشریح العلامات۔ دوا گری۔ و طبی لغات ضخامت گیارہ سو صفحات قیمت بارہ روپیہ علاوہ محصولڈاک

رعایت:۔ ہر دو کے خریدار سے صرف اٹھارہ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ **ہومیوپیتھک میڈیکل ہال۔ چھاؤنی فیروزپور**

اخبارات کے ریویو۔ مشہور اطباء کی آراء۔ مضامین مندرجہ کی تفصیل مفت طلب کریں

ہومیوپیتھک علاج

کے ضرورت مند اصحاب مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ پرانی مرض اور زنانہ تکالیف کا نہایت احسن طریق سے بذریعہ خط و کتابت علاج ہوتا ہے۔

المشتہر:۔ ڈاکٹر محمد حسن ایچ۔ ایم۔ ڈی۔ نواب گنج کانپور

عدالت ڈل جالندھر ۱۹۸۶ء

از عدالت باجلاس میاں عبدالمجید خان صاحب عدالتی بہادر گڑھ شنکر تحصیل گڑھ شنکر مقدمہ نمبری ۲ سون نعمت خان ولد سردھی خان راجپوت سکنہ ابراہیم وال و چیندن ولد منگا رام سکنہ کرتار پور مدعیان

بنام

آتما سنگھ ولد جیندا سنگھ ذات جٹ سکنہ کنگ تحصیل پھولجہ باقی مدعا علیہ۔

دعوی دخلیابی اراضی ہے کنال

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں تاریخ پیشی ۱۵ ماگھ ۱۹۸۶ء مقرر ہو چکی ہے مگر مدعا علیہ عمداً حاضری عدالت ہذا سے گریز کرتا ہے اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً جواب دہی نہ کریگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں آوے گی۔ دستخط حاکم

رپورٹ نظارت بیت المال

از یکم مئی ۱۹۲۹ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۲۹ء

چندہ عام جس میں چندہ ماہواری حصہ آمد چندہ مستورات شامل ہے اور چندہ جلسہ سالانہ و چندہ خاص

(گذشتہ سے پیوستہ)

گھلن صریح

عام ۲۶۴/۴۸۹ - جلسہ ۵۹/۹۵ - خاص ۷۹/۱۱۳ + اس جماعت نے اپنا بجٹ فارم چندہ عام کیساتھ ہی چندہ جلسہ سالانہ کا ارسال کیا تھا - احباب کے وعدے اکثر بشرح ۲۰% تھے - جن کے وعدے اس شرح سے نہ تھے - ان کے وعدے کی رقم ان کی مالی حالت کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ تھی - اس کے علاوہ ان ہی ایام میں نکودر میں جو جماعت احمدیہ کا مرکز ہے ایک جلسہ بھی کیا گیا - اس جلسہ کے اخراجات بھی جو اسی قدر تھے - علاوہ چندہ عام - چندہ خاص - چندہ جلسہ سالانہ کے وصول کئے گئے تھے۔ باوجود اس کے کہ انشاء اللہ تعالےٰ پوری کوشش کی جاویگی - کہ زیادہ سے زیادہ جس قدر دوست دے سکیں دیں - لیکن وعدہ سے کم کسی صورت میں نہ ہو - زیادہ رقم جو ہوگی ارسال کی جاویگی - مگر اب چندہ عام میں نمایاں کمی ہے - اور چندہ خاص میں بھی کمی ہے - احباب ذیل کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں - کہ یہ احباب چندہ خاص و عام کی کمی کو پوری کوشش اور سعی سے بجٹ کے مطابق کریں - اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر - حافظ محمد عبداللہ صاحب - مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل ؛ نیز سیالکوٹ سے جلسہ سالانہ کے لیے وصول ہوئے - جزاہ اللہ ؛

مکند پور

عام ۹/۱۲ - جلسہ ۷ - خاص ۷ + شیخ نصیر الدین و فیروز الدین صاحبان کی کوششوں کا نتیجہ ہے - جو قریباً سب بجٹ پورے ہیں - جزاہم اللہ احسن الجزاء کمی چندہ عام و خاص اخیر سال تک پوری کر دیں ؛

اوڑ

عام ۴/۱۱ - جلسہ ۹/۱۵ - خاص ۲/۱۵ + حکیم حشمت علی صاحب کو توجہ کرنا چاہیئے - ستمبر ۱۹۲۹ء کے بعد تا حال ان کے احباب کا چندہ وصول نہیں ہے - چونکہ عموماً اوڑ کے دوست گاؤں سے باہر رہتے ہیں - اس لئے خصوصیت سے حکیم حشمت علی صاحب احباب کو توجہ دلا کر بروقت روپیہ داخل فرماویں ؛

لدھیانہ

عام ۹۹/۳۲ - جلسہ ۳/۵ - خاص ۳۱/۵ + جماعت لدھیانہ کے چندے اکثر احباب کے باشرح نہیں ہیں - اور اس جماعت کے کارکن ماسٹر برکت علی صاحب لائق بھلور میں رہتے ہیں - ان کے بیٹے عبدالغنی صاحب باوجود اپنی مصروفیتوں کے کام اپنی طاقت کے مطابق کوشش سے کرتے ہیں - ان کی امداد کے واسطے جماعت کے دوسرے بااثر و بارسوخ احباب کو توجہ کرنا ضروری ہے - اور دوستوں کے چندے باشرح کرلے ضروری ہیں ؛

جمہٹ

عام ۷/۵۴ - جلسہ ۶/۱۱ - خاص ۲/۲ + اس جماعت کے کارکن میاں محمد ابراہیم صاحب کا شکریہ ہے کہ انہوں نے چندہ عام تو بجٹ سے زیادہ کیا ہے - اور چندہ جلسہ سالانہ میں کچھ کمی ہے - جسے پوری کر دینگے - لیکن چندہ خاص کی رقم ۲۰/- واجب ہے - اس کے لئے ان سے التماس ہے کہ چندہ خاص کا روپیہ ارسال فرما کر مشکور فرماویں ؛

ملود

عام ۱/۳ - جلسہ ۵ - خاص ۲ + میاں ولی محمد صاحب کو چندہ عام کے لئے توجہ کرنی چاہیئے ؛ یہ حالت جماعت کے لئے نیکنامی کی نہیں ہے ؛

چک لوہٹ

عام ۵/۱۲۱ - جلسہ ۵/۱۵ - خاص ۲ - فصل ربیع کا چندہ عام وصول ہو گیا ہے - اور جلسہ سالانہ بھی - لیکن چندہ خاص کی پوری رقم واجب ہے - اسی طرح فصل خریف کا چندہ بھی - پس میاں محمد اسمٰعیل و دیدار بخش صاحبان توجہ فرما کر فصل خریف کا چندہ وصول کرتے ہوئے دوستوں کے بقائے صاف فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں ؛

جگراؤں لاڑے پور

عام ۱/۴۴ - جلسہ ۵ - خاص ۲ + احباب کرام کو ہر سہ مدات کے بجٹ پورا کرنے میں خاص سعی و کوشش کی ضرورت ہے ؛

مالیر کوٹلہ

عام ۱۰۲/۴۵ - جلسہ ۲۹۷/۲۸۰ - خاص ۲۵/۵ + مرزا عبداللہ بیگ صاحب سیکرٹری مال نے رپورٹ کی ہے - کہ جلسہ سالانہ کی رقم مقررہ سے ۷/- روپیہ زیادہ ارسال ہے - حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ تجویز جو فرمائی ہے - کہ ہر ایک جماعت کے بااثر و بارسوخ احباب وفد بنا کر احباب کے گھروں میں جا جا کر چندہ عام و خاص کے بقائے وصول کریں - اور اس نظام کو قائم رکھیں - جب تک کہ سلسلہ کے سر پر سے یہ بار اتر جاوے - حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی اس بتلائی ہوئی تدبیر میں کس قدر فضل شامل حال ہے - کہ وفد کی شکل میں ہم لوگ جب جماعت کے افراد کے سامنے پیش ہوئے - تو چندہ فوراً جمع ہونے لگ گیا - ویسے بہت دیر لگتی تھی -

بے شک وفد کی صورت میں وصولی زیادہ ہوتی ہے - جیسا کہ گجرات و بھیرہ کی رپورٹ میں کامیابی کا ہی گر ہے - جماعتوں کو اپنے چندے اس اصل کے ماتحت وصول کرکے بجٹ چندہ عام و خاص کو پورا کرنا چاہیئے ؛

پٹیالہ

عام ۱/۴۵ - جلسہ ۲/۴ - خاص ۱۵/۱۲ + امیر جماعت بابو کرم الٰہی و مولوی سراج الحق صاحبان نے نے محصل سید محمد علی شاہ صاحب کے ساتھ بھی وعدہ کیا تھا - کہ ہم چندہ کے وصول کرنے میں محنت شاقہ برداشت کرتے ہوئے بجٹ چندہ عام و خاص پورا کرینگے - لیکن اس وقت تک چندہ عام چندہ خاص میں نمایاں کمی ہے - میں سمجھتا ہوں - کہ آخیر نومبر تک سخت عدم توجہ سے کام لیا گیا ہے - میری یہ رائے ہے - کہ ہر دو بزرگ وعدوں کے مطابق اگر سرگرمی اور جوش سے کام شروع کر دیں - اور کرنا چاہیئے - تو یہ وعدہ تمام دوستوں کے بآسانی پورے ہو سکتے ہیں - بہر حال سب احباب کو توجہ کرنی چاہیئے ؛

سنور

عام ۱۰/۴۵ - جلسہ ۲/۴۴ - خاص ۵/۴۴ + یہ بجٹ ہر سہ مدات کا وہ ہے - جو خود اس جماعت کے

عہدہ داروں نے بنا کر معہ احباب کے دستخطوں کے ارسال کیا ہے۔ جس طرح وعدے لئے گئے۔ اگر اسی طرح وصولی میں کوشش ہوتی تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس قدیم مخلص جماعت کے ذمہ بقائے رہتے۔ احباب خود توجہ کریں۔ کیونکہ جماعت کی نیک شہرت قائم رکھنے کا خیال ہر ایک کے دل میں ہونا چاہیئے۔

ہربنس پورہ

عام ۲۵/۵۵۔ جلسہ ۵/۱۲۔ خاص ۲/۲۲۔ اس جماعت میں منشی محمد عمر صاحب و میاں عطا محمد سنتری ہیں۔ ان کے بجٹوں میں کمی ہے۔ امید ہے۔ کہ مالی سال کے ختم ہونے سے پہلے چندہ عام خاص جلسہ کا بجٹ پورا کر دیا جاویگا۔ یہ جماعت گذشتہ سال عموماً چندہ باقاعدہ بھیجتی رہی ہے۔ اس سال بھی یہی ان سے توقع ہے۔

بہیرا ور

عام ۴/۹۔ جلسہ ۵/۱۲۔ خاص ۳/۴۔ شیخ رحیم بخش و عبد الحق و مہر الٰہی صاحبان کی کوششوں کا شکریہ ہے۔ چندہ عام و خاص کی کمی تو امید ہے۔ کہ وقت پر پوری کر دینگے۔

بنوڑ

عام ۲۲/۴۵۔ جلسہ ۵/۶۔ خاص ۵/۶۔ اس جماعت میں چار دوست ہیں۔ جن کی آمدنی معقول ہے لیکن چندہ عام برائے نام وصول ہے۔ امانت علی صاحب و محمود احمد خاں صاحب کمپونڈر خاص توجہ فرما کر بجٹ چندہ عام کا بجٹ پورا فرماویں۔ اگر یہ دوست متوجہ ہوں۔ تو پھر آخیر سال تک بجٹ کا پورا ہونا آسان ہے۔

سرہند

عام ۶/۴۷۔ جلسہ ۱/۴۔ خاص ۱/۱۱۔ اس جماعت میں ۱۵ دوست احمدی ہیں۔ بجٹ چندہ عام کی رقم گو قریباً پوری ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس سے ڈیوڑھی رقم ہو سکتی ہے۔ اگر میاں بدر الدین میاں عمر الدین۔ منشی محمد عمر صاحب ہربنس پوری صاحبان خاص توجہ سے سعی فرماویں۔ چندہ خاص کی طرف بالکل عدم توجہ ہے۔

غوث گڑھ

عام ۱۴۵/۵۵۔ جلسہ ۱۴/۳۔ خاص ۱۴/۱۲۔ چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص کے بجٹ کی رقم پوری کی گئی ہے۔ چندہ عام میں صرف فصل ربیع کا چندہ آیا ہے۔ اور بجٹ مرسلہ خود میں جو کمی ہے۔ اسے فصل خریف کے چندے سے پورا کرنا چاہیئے۔ امیر جماعت و سیکرٹری مال کی توجہ حضرت اقدس کے اس حکم کی طرف کہ چندہ عام کا بقایا وغیرہ وفد بنا کر گھروں سے متواتر جا کر وصول کیا جاوے۔ مبذول کرائی جاتی ہے۔ حکیم عبد الرحمٰن صاحب قریشی کی کوشش چندہ خاص۔ جلسہ میں قابلِ شکریہ ہے۔ مزید کوششوں کی سخت ضرورت ہے۔

خان پور

عام ۵/۵۵۔ جلسہ ۲/۲۵۔ خاص ۵/۸۔ فصل ربیع کا چندہ وصول ہوا ہے۔ فصل خریف کے چندے سے چندہ خاص و عام کے بقیہ بجٹ پورے ہونے چاہیئے۔ جیسا کہ حضرت کا حکم ہے۔ وفد بنا کر متواتر چندے وصول ہوں۔ یہاں تک کہ سلسلہ کے سر پر سے یہ بار اتر جاوے۔

سامانہ

عام ۱۱۴/۴۴۔ جلسہ ۴/۱۴۔ خاص ۱/۱۴۔ غلام قادر صاحب امیر جماعت اور سیکرٹری منشی فضل الرحمٰن صاحب ہیں۔ اس جماعت میں ۶۰ احباب ہیں۔ ان کے ساتھ موضع محمود پور بھی ہے۔ ۱۲ دوست ایسے ہیں۔ جو چندے باشرح نہیں دیتے۔ اور جس وقت سید محمد علی شاہ محصل وہاں پہنچے وہاں موجود نہ تھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ عرصہ دو سال سے بوجہ سخت قحط ہونے کے اور نومبر میں ایک وسیع پیمانے پر مقامی حلہ کرنے کے سبب اپنا مرسلہ بجٹ جون ۱۹۴۰ء پورا کرنے کے قابل نہ تھے۔ مگر سید محمد علی شاہ صاحب کی مسلسل تقریروں اور چندوں کی اہمیت اور ضرورت کو بتانے پر انہوں نے عہد کیا۔ کہ مرکزی چندہ فرض حتمی ہے۔ اور اس کے بعد دوسرے نوافل۔ اس لئے ہم نے جو بجٹ خود بنا کر ارسال کیا۔ بہر حال اسے پورا کرینگے۔ اور امیر جماعت نے ایک تحریری بھی پختہ وعدہ کی دی ہے۔ جس کا ماحصل ہے۔ جو اوپر درج کیا گیا ہے۔ لیکن وصولی دیکھی جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوشش ہی نہیں ہے۔

اس وقت ہر ایک مد کے چندے میں نمایاں کمی ہے۔ چندہ عام و خاص و جلسہ کا میزان بجٹ ۶۱۳ ہے۔ جس میں سے ۱۵۰/- وصول ہیں۔ باقی رقم ۴۶۳/- ہے۔ جو ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء سے قبل پورا فرما کر مشکور فرمائیں۔ میں غلام قادر صاحب امیر جماعت۔ منشی فضل الرحمٰن سیکرٹری۔ مستری اللہ دیا صاحب سیکرٹری مال۔ شیخ مولا بخش صاحب جنت فروش محصل۔ منشی فتح محمد صاحب محصل چونگی کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ آپ صاحبان اپنے بجٹ کو پورا کرتے ہوئے شکریہ کا موقعہ دیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس جماعت کے تمام احباب کو اپنے اپنے بقائے چندہ عام۔ خاص جلسہ ۳۰ اپریل سے قبل ادا کرنیکی توفیق عطا فرماوے۔

نابھہ

عام ۱۳/۵۵۷۔ جلسہ ۳/۲۲۔ خاص ۵/۱۱۹۔ سیکرٹری شیخ قدرت اللہ صاحب کا وجود اس جماعت کیلئے نمونہ ہے۔ امید کہ چندہ عام۔ چندہ خاص کے بقائے سال کے آخیر تک بفضل خدا پورے ہو جاوینگے کیونکہ شیخ صاحب ان تھک سعی فرمانے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو اور ان کے احباب کو توفیق عطا فرماوے اس جماعت میں حصہ آمد کی رقم بمقابلہ عام کے زیادہ وصول ہے۔ لیکن بجٹ مرسلہ میں چندہ عام ۲۳۵/- اور چندہ حصہ آمد ۲۲/- ہے۔ پس چندہ عام و خاص میں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

رائے پور

عام ۱/۴۔ جلسہ ۱/۲۔ خاص ۱/۳۔ میاں کریم بخش صاحب بہت کوشش کرنے والے ہیں۔ ان کا چندہ اس وقت تک فصل ربیع کا وصول ہوا ہے۔ اور فصل خریف کے چندہ وصول ہونے کا انتظار ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ فصل خریف کے چندے کے ارسال کرنے سے چندہ عام۔ جلسہ سالانہ۔ چندہ خاص کے بقائے پورا کر کے بجٹ پورا فرماوینگے۔

سنگرور

عام ۱۲۱/۱۲۷۔ جلسہ ۲/۱۲۔ خاص ۳۲/۱۵۔ نماز جمعہ کے بعد تمام جماعت احمدیہ کو حضور کا حکم پڑھ کر سنا دیا گیا۔ چند مخلص دوستوں نے اپنا چندہ عام و خاص۔ جلسہ سالانہ باوجود غریب ہونے کے ادا کر دیا۔ چنانچہ پچاس کا منی آرڈر ارسال ہے۔ جو دوست گاؤں میں ہیں۔ ان کو بھی اطلاع کی گئی ہے۔ کہ آئندہ جمعہ میں چندہ بھی ساتھ لاویں۔ ان کا جواب بھی آ گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اسی قدر رقم پھر ارسال ہوگی۔ یہ بھی عرض ہے۔ کہ جو چندہ حضرت اقدس نے اس جماعت کے ذمہ لگایا ہے۔ اس سے دوگنا چندہ وصول کر کے ارسال ہوگا۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اس جماعت نے پہلے ہی سے ہر قسم کا چندہ دوگنا کر دیا ہے۔

جبیند

عام ۰/۵۔ جلسہ ۰/۵۔ خاص ۰/۳۔ مرزا عبد الکریم صاحب کمپونڈر سیکرٹری ہیں۔ گذشتہ سالوں میں آپ نے اچھا کام کیا ہے۔ لیکن اس سال باوجود متعدد یاد دہانیوں کے کوئی جواب نہیں ملا۔ براہ مہربانی مرزا صاحب چندے ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ سنگرور کی جماعت کا نمونہ کیسا اچھا آپ کے سامنے ہے۔

بٹھنڈہ

عام ۲/۱۵۔ جلسہ ۰/۵۔ خاص ۱/۲۔ اس جماعت سے اس وقت تک رقم تو برائے نام وصول ہے اکتوبر کے آخیر پر سید محمد علی شاہ صاحب محصل نے کسی قدر تفصیل سے رپورٹ ارسال کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس جماعت میں ۱۱ احمدی احباب ہیں۔ ان سب نے وعدہ کیا ہے۔ کہ ہم اپنی سستیوں کے سبب چندہ نہیں ادا کر سکے۔ اور کہ ایک صاحب نے ستمبر و اکتوبر کا چندہ عام ۹/۱۲ اور چندہ خاص ۱۹/۸/- اور چندہ جلسہ سالانہ ۵/۹/۳ ۲۰ نومبر تک ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور دوسرے صاحب نے وعدہ کیا۔ کہ ماہ نومبر سے جنوری ۱۹۴۰ء تک میں دو روپیہ کے حساب سے چندہ ادا کرونگا۔ اور اس کے بعد اپنی آمدنی تخمیناً ۵۰ ماہوار پر بشرح ۱ روپیہ۔ اور کہ انہوں نے چندہ خاص میں ۸/- چندہ جلسہ میں ۶/- دینے کا وعدہ کیا ہے۔ مگر ان کے چندے اب تک وصول نہیں ہوئے

ہیں بابو محمد حسین خان صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ خود چندوں کے بارے میں کوشش فرماویں۔ میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ ان کے چندے ستمبر سے پہلے بھی وصول نہیں ہیں۔ سوائے -/۳ کے ؛

پائل

عام ۱/۲۱، جلبہ ۱/۲، خاص ۲۶/۳۵ + جماعت پائل کی روح رواں مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ہیں۔ جو حقیقت میں فدائے سلسلہ ہیں۔ ان کی ان تھک کوششوں سے ہر سہ مدات کے بجٹ قریباً پورے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزا ءِ خیر عطا فرمائے ؛

برنالہ

عام ۸/۱۱، جلبہ ۱۴، خاص ۲۵/۲۵ + منشی عنایت علی خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس پنشنر نے حضرت اقدس کا یہ حکم پڑھکر کہ مرکز پر بہت بڑا بار ہے۔ اور تین تین ماہ سے کارکنان کی تنخواہیں رک رہی ہیں۔ اپنا چندہ عام تا اپریل ۱۹۳۰ء پیشگی ادا کر دیا۔ اور چندہ خاص و جلسہ بھی ادا کیا۔ چندہ عام میں جو کمی ہے۔ امید ہے۔ کہ اسے بھی پورا کیا جاویگا۔ اور پوری کوشش سے کام ہوگا ؛

انبالہ

عام ۹۷۶/۱۳۹۵، جلبہ ۱۱/۱۲، خاص ۳۱۲/۳۸۲ + جماعت انبالہ ہمیشہ سے باقاعدہ اور بر وقت چندہ دینے والی ہے۔ یہاں تک کہ مرکز میں روپیہ کی اشد ضرورت کے معلوم ہونے اور حضرت کی چٹھی کے ملنے پر امیر جماعت بابو عبدالرحمٰن صاحب نے احباب سے چندہ ماہ دسمبر بھی پیشگی وصول کر لیا۔ چندہ جلسہ خاص کی کمی ایک دوست کے دوسری جگہ تبدیل ہونے کے سبب ہے۔ ورنہ کمی نہ ہوتی ؛

اس جماعت میں عموماً دوست باشرح دینے والے ہیں۔ جو دوست باشرح نہ دیتے ہوں۔ ضرورت ہے۔ کہ امیر جماعت کوشش سے ان کے چندے بھی باشرح کرائیں۔ اس سال میں یہ کوشش کرنا نہایت ضروری ہے ؛

مکووال

عام ۸۴/۱۲۴، جلبہ ۱/۲، خاص ۱/۲ + فصل خریف کا چندہ واجبالوصول ہے۔ احباب اس فصل کا چندہ ارسال فرما کر بجٹ کی رقم پوری فرماویں ؛

شملہ

عام ۱۲۱۰/۱۸۰۰، جلبہ ۱/۱، خاص ۶۷/۱۴ + یہ جماعت چندہ عام باقاعدہ دینے والی ہے اور اس سال میں چندہ جلسہ بھی پورا کر دیا ہے۔ جو حضرت اقدس نے مقرر فرمایا تھا۔ لیکن چندہ خاص کی طرف توجہ بہت ہی کم ہے۔ بابو عبدالحمید سیکرٹری مال اور خان صاحب بابو برکت علی صاحب امیر جماعت کی توجہ چندہ خاص کی طرف خصوصیت سے مبذول کرائی جاتی ہے۔ امید ہے کہ امیر جماعت سیکرٹری مال حضرت اقدس کے اس حکم کی طرف کہ چندہ عام و خاص کے بقائے بھی ضرور وصول ہوں۔ اور وفد بنا کر گھروں پر جا جا کر اس وقت تک وصول کئے جاویں۔ جب تک کہ سلسلہ کے سر پر سے یہ بار اتر جاوے۔ توجہ فرماتے ہوئے مشکور فرماوینگے۔ وفد بنا کر وصول کرنے سے ضرور بقائے وصول ہوتے ہیں ؛

دہلی

عام ۱۰۲۷/۱۳۸۶، جلبہ ۲/۳، خاص ۱۷۲/۲۲۴ + رپورٹ بابو عبدالحکیم صاحب انسپکٹر کا خلاصہ یہ ہے۔ اس جماعت کے روح رواں بابو غلام حسین صاحب ہیں۔ جن کو اپنے فرض منصبی کے بعد مالی کام کے سرانجام دینے کی دھن لگی رہتی ہے۔ اور ہر وقت اس میں منہمک رہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ احباب سے چندہ لے کر مرکز میں پہنچا دیں۔ اور اس جماعت کے اکثر دوست بھی اکثر اسی خیال میں رہتے ہیں۔ کہ چندہ بر وقت ادا کریں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ چندہ عام ۲۲/ بلکہ زیادہ وصول ہے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ پورا ہے۔ البتہ چندہ خاص میں بقایا ہے۔ جس کے واسطے انسپکٹر صاحب نے رپورٹ کی ہے۔ اور سیکرٹری مال صاحب نے بھی لکھا ہے۔ کہ جنوری میں وصول کر کے ارسال ہوگا ؛

جماعت دہلی کا اکونٹ بالکل صاف اور باقاعدہ رکھا جاتا ہے۔ میں تجویز کرتا ہوں۔ سیکرٹری مال کے لئے خاص طور پر بیت المال دعا کی درخواست کرے۔ اور احباب دہلی کے لئے بھی۔ نیز میرے لئے بھی کہ اللہ تعالےٰ اپنے چندے بر وقت ادا کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ حضرت کے حضور میں یہ درخواست پیش ہے ؛

بلب گڑھ

عام ۵/۱۴، جلبہ ۵/۱۵، خاص ۱/۲ + حکیم محمد حسین صاحب مرحوم بیت المال کا اچھا کام کرتے تھے گو ان کا خاندان ہی عموماً چندہ ادا کرتا تھا۔ مگر تاہم باقاعدہ دیتے تھے۔ ان کے بعد یہ چارج حکیم لطیف احمد صاحب کے ہاتھ آیا ہے۔ لیکن چندہ عام میں پوری توجہ نہیں ہے۔ ورنہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس قدر کمی نہ ہوتی۔ اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے چندوں کی کمی کو پورا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمادے ؛

حصار

حصار:- عام ۶/۱۹، جلبہ ۲/۱۵، خاص ۱/۶ }
فتح آباد: عام ۵/۷، جلبہ ۱/۱۵، خاص ۱/۴ } حصار کے سیکرٹری مال ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب نے لمبا عرصہ بہت اچھا کام کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اب آپ اپنے گاؤں بیرونی میں پنشن پر ہیں۔ حصار کا مالی کام منشی محمد بخش صاحب اسسٹنٹ سٹور کیپر کے ہاتھ میں ہے۔ اور کہ مکرمی شیخ محمد حسین صاحب جج بھی اس جگہ ہیں۔ چندہ عام کی وصولی قریباً بجٹ کے برابر ہے۔ چندہ خاص میں کچھ بھی رقم نہیں ہے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ میں بھی برائے نام رقم داخل ہے۔ ہر سہ مدات کے بجٹ وقت معینہ تک پورے ہونے ضروری ہیں۔ جناب سب جج صاحب بھی توجہ فرماویں۔ نیز چندہ عام باشرح ہونا چاہیئے۔ فتح آباد کی انجمن کا بجٹ فارم تو نہیں آیا۔ چندہ عام کی رفتار وصولی بے قاعدہ ہے۔ یعنی مئی ۱۹۲۹ء میں۔ ۲۵/۱ کی رقم ہے اور -/۵۰ کی اکتوبر میں۔ حالانکہ چندہ ماہوار آنا ضروری ہے۔ چندہ خاص میں ۵/۱ کی رقم وصول ہے۔ البتہ جلبہ سالانہ کا پورا وصول ہے۔ جس کا شکریہ ہے۔ پریذیڈنٹ صاحب انجمن فتح آباد ...

جموں

عام ۱۵۶/۲۶۴، جلبہ ۱/۲، خاص ۱/۲ جموں کے لئے انسپکٹر مرزا احمد بیگ صاحب انکم انسپکٹر سیالکوٹ مقرر کئے گئے تھے۔ آپ نے جموں کی جماعت کا معائنہ کر کے جو رپورٹ بھیجی ہے۔ وہ نہایت مفصل اور مشرح ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

میری رائے میں یہ سکیم (انسپکٹروں کا قریب ترین جماعتوں میں تقرر) نہایت مفید ہے۔ اس طرح جماعتوں میں ایک جہتی پیدا ہو جاویگی۔ میری رائے میں آپ نے انسپکٹر قریب ترین جماعتوں میں جانے کے لئے مقرر کئے ہیں۔ اور اس انتظام سے احباب معائنہ کنندگان کو کچھ زیادہ خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ اب جبکہ سلسلہ پر اس قدر بوجھ ہے۔ معائنہ کنندگان کو اپنے سفر خرچ کا بوجھ نہ ڈالنا چاہیئے کیونکہ انفرادی صورت میں معائنہ کنندگان پر کوئی بوجھ نہیں ہے۔ لیکن مرکز پر مجموعی صورت میں کافی بوجھ ہوگا۔ پس نہ تو احباب کو سفر خرچ لینا چاہیئے۔ اور نہ آپ کو دینا چاہیئے۔ چنانچہ میں تو آپ دیں بھی تو نہیں لیتا ؛

جماعت جموں میں میں ۱۲/۲۹ ۵ اکو اتوار کے دن پہنچا۔ میرے جانے سے پہلے صرف -/۱۸ کی رقم چندہ جلبہ سالانہ بھیجی گئی تھی۔ اور آئندہ کوئی خاص کوشش بھی نہ ہو رہی تھی۔ اور بعض احباب کے نہ شامل ہونے کے سبب وفد بھی نہ بنایا گیا تھا۔ میں نے احباب کو جمع کر کے ایک مختصر سی تقریر میں بقایوں کے ادا کرنے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریکوں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر سبقت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جس کا اثر حضرت کی دعاؤں سے میری امید سے بڑھکر یہ ہوا کہ اسی وقت -/۱۸ نقد جلبہ سالانہ کے فنڈ میں جمع ہوئے۔ اور مزید کوشش کے لئے مکرمی خلیفہ عبدالرحیم صاحب مستری فیض احمد صاحب۔ خواجہ کرم داد صاحب۔ مولوی نظام الدین صاحب۔ مکرمی غلام محمد صاحب خادم۔ عزیز محمد اقبال صاحب کا وفد تجویز کیا۔ مجھے خوشی ہوئی۔ کہ اس وفد نے خاطر خواہ کام کیا۔ اور خلیفہ عبدالرحیم صاحب امیر وفد جو ایک بہت بڑے معزز عہدے پر سرفراز ہونے کی وجہ سے ریاست میں ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ اپنے قیمتی وقت کی بہت بڑی قربانی کر کے وفد کے ساتھ کام کرتے رہے۔ میرا یقین ہے۔ کہ اگر ہر جماعت کے معززین خلیفہ صاحب کی مثال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سلسلہ کے کام کے لئے آگے آئیں۔ تو بہت جلد جماعتوں کی نمایاں کمزوریاں دور ہو کر اصلاح ہو سکتی ہے۔

اس وفد نے -/۳۸ جلسہ سالانہ کے اور -/۲۹ چندہ عام کے بابت بقایا وصول کئے۔ اور جماعت کے ذمہ -/۶۰ چندہ جلسہ سالانہ کے تھے۔ لیکن اب ۱۲/۲۹ ۱۸ تک -/۵۶ ارسال کر چکے ہیں۔ ابھی کچھ وعدے ہیں جیسا کہ مستری فیض احمد صاحب نے مجھے اطلاع کی ہے۔ اور صاحب موصوف نے مرکز میں بھی وعدوں کی اطلاع کی ہے۔

اس جماعت کے محاسب حکیم مولوی نظام الدین صاحب ہیں۔ ان کے پاس رجسٹر روزنامچہ و کھاتہ ہے۔ اس کے معائنہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ رجسٹر کھاتہ میں صرف ۳۱ احباب کے نام ہیں حالانکہ اس جماعت میں ۴۴ دوست ہیں۔ جن میں سے ۱۴ بے روزگار ہیں۔ اور باقی ۳۰ بار وزگار۔ جن کی آمدنی ماہوار -/۲۹۴ ہے۔ اس پر اگر ایک آنہ چندہ فی روپیہ ہو۔ تو قریب -/۹۰ کے ماہوار ہونا چاہیئے۔ اور سالانہ -/۱۰۸۰۔ جب محاسب صاحب سے کم نام درج کرنے کی وجہ دریافت کی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ صرف ان کا نام کھاتہ میں درج کرتے ہیں۔ جو چندہ ادا کرتے ہیں۔ حالانکہ اصولاً ان کو سب افراد کے نام درج کھاتہ کرکے جن سے چندہ نہ آیا ہو۔ ان سے باقاعدہ وصولی کرے۔ اور جن سے وصولی نہ ہو۔ محاسب یا موقعہ تدابیر وصولی میں لاوے۔ خواہ بذریعہ محصل۔ یا دیگر احباب بااثر۔ میں نے جو فہرست ۴۴ کی لکھی ہے۔ یہ زبانی یادداشت پر ہے۔ پانچ چھ نام اور بھی ہونگے۔ اس طرح کل دوست ۵۰ ہیں۔ میری رائے ہے تمام احمدیوں کی فہرست نہ صرف محاسب کے پاس ہو۔ بلکہ جنرل سیکرٹری کے پاس بھی ہو۔ جنرل سیکرٹری وقتاً فوقتاً محاسب کا رجسٹر لے کر اپنے ناموں کا مقابلہ کر لیا کریں۔ میں نے اس طرح سے کام کرنیکی ہدایت دی ہے۔ امید ہے۔ کہ ان پر عمل کرنے سے چندہ جماعت جموں بہت بڑھ سکتا ہے۔

سب سے نمایاں کمی اس جماعت میں یہ ہے۔ کہ چندہ خاص اس سال کسی نے بھی نہیں دیا۔ غالباً پچھلا سال بھی ایسا ہی گزرا ہے۔ یہ ایک مرکزی تحریک کے ساتھ بہت بڑا سلوک ہے۔ اس جماعت کے احباب میں اخلاص تو ہے۔ مگر تنظیم کی کمی ہے۔ بیت المال امید کرتا ہے۔ کہ جماعت جموں کے عہدہ دار احباب ان نقائص کو دور کرتے ہوئے خاص توجہ اور محنت سے کام کرکے مشکور فرماوینگے۔ اور چندہ عام وخاص کے بقائے وغیرہ۔ ۳۰ اپریل تک وصول کرینگے۔ اور مناسب ہوگا۔ کہ حضرت کے حکم کی تعمیل میں یہ وفد کام کرتا رہیگا جب تک کہ سلسلہ کے سر پر سے یہ بار اتر جاوے۔

کرنال

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ سیکرٹری مال بابو محمد عظیم صاحب ہیں۔ اس جماعت میں تین دوست ہیں۔ جن کا چندہ -/۸/۸ ماہوار چاہیئے تھا۔ لیکن ان میں سے دو دوست اپنی ملازمت سے الگ ہو گئے۔ اور باقی سیکرٹری مالی اپنا چندہ باقاعدہ ارسال فرماتے ہیں۔ آپ نے اپنا چندہ عام میں بشرح ۱۵% [illegible] ارسال فرمایا ہے۔ لیکن چندہ خاص کی طرف عدم توجہ ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ آپ اپنا چندہ خاص مبلغ ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ نیز جو دوست اس وقت ملازمت سے الگ ہیں ان سے بھی کچھ نہ کچھ چندہ ماہوار ضرور چاہیئے۔ سیکرٹری صاحب کوشش فرماویں۔

باڑی پورہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ خواجہ غلام محی الدین صاحب مرحوم نہایت اچھا کام کرنیوالے تھے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرماوے۔ ان کے بعد پریذیڈنٹ میر غلام رسول صاحب کاٹھ پورہ اور سیکرٹری مال راجہ نصر اللہ خان صاحب ہیں۔ اس جماعت کے چندوں میں عام طور پر نمایاں کمی ہے۔ بااثر اور بارسوخ احباب راجہ غلام محمد خاں و راجہ عبد اللہ خاں۔ راجہ ولی محمد خاں۔ میر غلام رسول و راجہ نصر اللہ خاں صاحب کو خود توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ دوست ذمہ وار ہیں۔ لیکن ان کی عدم توجہ کے سبب چندوں میں کمی معلوم ہوتی ہے۔ اگر یہ دوست پوری توجہ فرماویں۔ تو میں خیال کرتا ہوں۔ کہ خود باڑی پورہ اور رحیک [illegible] کے دوست اس اپنے مرسلہ بجٹ کو بآسانی پورا کر سکتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ التماس ہے۔ کہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۰ء سے قبل یہ دوست چندہ عام وخاص کا بجٹ خاص توجہ اور کوشش سے وصول فرماویں۔

مکرمہ تاج بیگم اول معلمہ مسلم گرل سکول و سیکرٹری لجنہ اماء اللہ باڑی پورہ نے باڑی پورہ کی مستورات سے [illegible] کی رقم ماہ اگست میں وصول کرکے ارسال فرمائی تھی۔ اور آپ نے وعدہ کیا تھا۔ کہ چندوں میں کوشش ہوگی۔ ان کی کوششوں کا شکریہ ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ تاج بیگم صاحب باقاعدگی سے

کام شروع کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔

ناسنور

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ اس وقت تک صرف چندہ خاص کے [illegible] وصول ہیں۔ لیکن چندہ عام۔ جلسہ سالانہ کا چندہ بالکل وصول نہیں ہے۔ حالانکہ متعدد بار جناب حمید الرحمٰن صاحب ڈار کی خدمت میں عرض کی گئی ہے۔ ڈار صاحب براہ کرم سال کے ختم ہونے سے پہلے چندہ عام جلسہ کا روپیہ ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔

گلگت

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ عبد الغفار صاحب دوکاندار اور مرزا معظم بیگ صاحب ہیں۔ گلگت کا کھاتہ چندہ عام۔ چندہ خاص۔ چندہ جلسہ سالانہ کی رقوم کا نامکمل ہے۔ براہ مہربانی مرزا صاحب خاص توجہ فرما کر مشکور فرماویں۔

بندہ پور

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال بندہ پور کے چندے کے واسطے بہت توجہ فرماویں۔ کسی مد کا چندہ بھی باوجود یاددہانی کے وصول نہیں ہے۔

سلواہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ مولوی عبد الحی صاحب کارکن ہیں۔ مولوی صاحب سلسلہ کا کام خوب محنت سے کرنے والے ہیں۔ اور دل میں سلسلہ کا درد رکھتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ باوجود اس کے فصل ربیع سال رواں سلواہ میں کم ہوئی۔ پھر بھی آپ نے اپنے دوستوں سے چندہ لیکر بھیجا ہے۔ اور چندہ خاص کے لئے مولوی صاحب کا وعدہ ہے۔ کہ فصل خریف کے موقعہ پر وصول کرکے ارسال ہوگا۔ فصلانہ چندہ خریف اور چندہ خاص بھیجکر مشکور فرماویں گے۔

راجوری

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ میاں فضل الدین صاحب سیکرٹری کی رپورٹ ہے۔ کہ فصل خریف زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے فصل ربیع کا چندہ کم ہوتا ہے۔ اب فصل خریف کے برآمد ہونے کا موقعہ ہے۔ آپ براہ مہربانی ہر سہ مدات کے چندے مطابق بجٹ ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔

کراچی

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ سیکرٹری مال رفیع الزمان خاں صاحب ہیں۔ آپ کام توجہ سے کرنے والے ہیں۔ لیکن اس سال میں جو بجٹ چندہ عام وخاص کا ارسال فرمایا ہے۔ اس میں نمایاں کمی ہے۔ جس کے واسطے ان سے التماس ہے۔ کہ براہ مہربانی اپنا مرسلہ بجٹ مالی سال کے آخیر تک پورا کرکے مشکور فرماویں۔

سکھر

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ سکھر میں شیخ مختار نبی صاحب سب انسپکٹر ورکس نہایت تندہی اور محنت شاقہ سے کام کرنے والے ہیں۔ آپ کو مرکزی ضروریات کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔ احباب کے تبدیل ہو جانے کے بعد تین چار دوست چندہ عام تو قریباً بجٹ کے برابر ہے۔ لیکن چندہ خاص کی عدم توجہ ہے۔ شیخ صاحب چندہ خاص کی طرف توجہ فرمائیں۔ اس جماعت میں بابو عبد الکریم صاحب موصی ہیں۔ آپ کو اپنے چندہ حصہ آمد کے باقاعدہ ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور چندہ خاص بھی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ شیخ صاحب چندہ عام خاص کی رقوم بجٹ آخیر سال تک پوری فرما کر مزید شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

صوبو ڈیرہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]

چک نمبر ۲۶۹ بڈھاکوٹ

عام ۵۰/۱۰ جلسہ ۵/۱ - خاص ۰ - چندہ عام وخاص کے بارے میں رپورٹ یہ ہے۔ کہ متواتر کئی سال سے تنگی ہورہی ہے۔ کبھی سیلاب فصل کو تباہ کرتا ہے۔ کبھی سخت سردی درخت تک جلا جاتی ہے۔ کبھی فصل کے پکنے پر کیڑا کھا جاتا ہے۔ جس سے آخر میں زمینداروں کی امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ سرکار بھی علاقہ سندھ کی امداد کرتے کرتے تھک گئی ہے۔ کاشتکار لوگ سرکاری اور کوآپریٹو سوسائیٹی کے قرضوں سے دبے جارہے ہیں۔ غرض جو حالت اس وقت سندھ کی ہے۔ وہ اس وقت تک شاید ہی کسی اخبار میں چھپی ہو۔ ممکن ہے۔ کہ سندھ کے بعض حصہ اچھے ہوں۔ لیکن ہمارا علاقہ نہایت خراب حالت میں ہے۔ اس سال تو فصل کپاس کو بوجہ بارش نہ لگنے پھل کے زمینداروں کی حالت سخت نازک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ جلسہ جیسی برکات سے بھی فیض نہیں حاصل کرسکے۔ باوجود ان حالات کے چندہ عام کے ۱۲۵ روپیہ اور وصول کرکے ۔ ۱۰ جنوری ۱۹۳۰ء تک بھیجنے کی فکر کر رہا ہوں۔

چندہ جلسہ سالانہ کے ۵/ ارسال کرچکا ہوں۔ باقی ۱۲/ اور ارسال ہونگے۔ حضرت اقدس کے حضور میں ہماری جماعت کے لئے دعا کی درخواست ضرور پیش کریں۔ تا اللہ تعالےٰ ہم کو ہر ایک نیکی میں آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرما دے۔ غلام حیدر سیکرٹری مال چک ۲۶۹ سندھ

چک نمبر ۲۴ راوتیانی

عام ۱۰/۲ - جلسہ ۱/۲ - خاص -

کمال ڈیرہ

عام ۱۲/۱۹۲ - جلسہ ۵/۱ - خاص ۳/۳ محمد پریل صاحب ہیڈماسٹر سیکرٹری مال کی رپورٹ ہے۔ کہ سیلاب کے باعث احباب چندہ نہیں دے سکے۔ انشاء اللہ تعالےٰ جلدی لے کر ارسال ہوگا۔ امید ہے۔ کہ آپ چندہ کی طرف مزید توجہ فرماکر مشکور فرماوینگے۔

حیدرآباد سندھ

عام ۸۱ - جلسہ ۲/۲ - خاص ۲/۳

کوئٹہ

عام ۹۵۳/۱۲۴۸ - جلسہ ۱۲۲/۱ - خاص ۳۳۹/۴۹۹ - امیر جماعت خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ہیں۔ آپ سلسلہ کا کام محنت اور پوری توجہ سے سرانجام دیتے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ نومبر تک بابو محمد امیر صاحب نے سیکرٹری مال کا کام سرانجام دیا ہے۔ صاحب موصوف بہت اچھا کام کرنیوالے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی خدمات قبول فرماوے۔ بیت المال ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اب آپ چھاؤنی لاہور میں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ چندہ عام۔ خاص کے چندے میں جو کمی ہے۔ مالی سال کے آخیر تک پوری ہو جاویگی۔ بلکہ خیال ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی رقم کی طرح بجٹ سے زیادہ کرینگے۔ امیر جماعت کی توجہ ان احباب کے چندوں کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ جن کے چندے باشرح نہیں۔

لورالائی

عام ۱۲/۲۳ سالانہ جلسہ ۱/۲ - خاص ۳/۵ - ماسٹر عبدالقیوم صاحب بی۔ اے چندہ عام۔ چندہ جلسہ اور چندہ خاص کی طرف توجہ فرماویں۔ اگست ۲۹ء کے بعد انہوں نے اپنا چندہ اس وقت تک بالکل نہیں ارسال فرمایا ہے۔

مستونگ

عام ۲/۱۲ - جلسہ ۵/۱ - خاص ۲/۳ - مولوی الیاس الدین صاحب کا مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے چندہ جلسہ سالانہ تو پورا کر دیا۔ لیکن چندہ خاص کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اگرچہ یہ رقم بھی ان کی جماعت کے لحاظ سے کم ہے۔ امید ہے کہ آپ چندہ عام کی بقیہ رقم کے ساتھ چندہ خاص کا بقایا ارسال فرماکر مشکور فرماوینگے۔

میرٹھ

عام ۳۷۲/۷۴۹ - جلسہ ۱/۳۸ - خاص ۱۳۶/۲۴۴ شیخ عبدالحکیم صاحب انسپکٹر کی رپورٹ ہے۔ کہ میں نے اکثر دوستوں سے فرداً فرداً مکرر چندوں میں اضافہ اور شرح کے مطابق باقاعدہ ادائیگی کی پرزور تحریک کی۔ اور تقریباً سب دوستوں نے اپنے بقایے بکم جنوری کے بعد صاف کرنے کا وعدہ کیا۔ کیونکہ اس وقت جلسہ سالانہ کے سفر خرچ کا سوال درپیش ہے۔ شیخ صاحب نے ایک مفصل فہرست جماعت میرٹھ کے چندہ عام و چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص کے بقایا داران کی ارسال کی ہے۔ اور خانہ کیفیت میں ہر ایک دوست کی نسبت کیفیت نوٹ کی ہے۔

امیر جماعت میرٹھ کی خاص توجہ اس طرف پھیری جاتی ہے۔ کہ جماعت کے احباب کو کسی جگہ اکٹھے ہونے کا موقعہ نکالیں۔ تاکہ احباب میں میل وجول کے سبب انس و محبت بڑھے۔ اور اس سے جماعت میں ترقی کی روح پیدا ہو۔

ہر سہ مدات کے بقایوں کی وصولی کے واسطے میں یہ پھر عہدہ داروں سے کہوں گا۔ کہ وہ حضرت کے حکم کی تعمیل میں بقایا چندے وفد بناکر وصول کرنے کا انتظام کریں۔ یہ راہ کامیابی کا ہے۔

انچولی

عام ۲/۲ - جلسہ ۵/۱ - خاص ۵/۱ جلسہ سالانہ کی مقررہ رقم تو وصول ہوچکی ہے۔ اس کا شکریہ ہے لیکن چندہ عام وخاص میں کمی ہے۔ اس کے واسطے احباب کرام سے التماس ہے۔ کہ اپنے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے خاص توجہ فرماویں۔

سہارنپور

عام ۵/۱۵۵ - جلسہ ۲/۲۴ - خاص ۲/۲۴ گو اب تک چندہ جلسہ سالانہ مجھے احباب سے وصول نہیں ہوسکا۔ لیکن میں اپنے پاس سے رقم حضرت کے حکم کی تعمیل میں بھیج رہا ہوں۔ مجھے اس جماعت کے مخلص دوست مولوی عبدالعزیز صاحب سے امید ہے۔ کہ آپ چندہ عام وخاص کے بقائے بھی بروقت پورے کرکے مشکور فرماوینگے۔

ڈیرہ دون

عام ۳۳/۵۶ - جلسہ ۲/۵ - خاص ۵/۱۴ اس جماعت کے ایک دوست کے ذمہ ایک سال کا چندہ حصہ آمد کا بقایا ہوگیا تھا۔ جو مالی تنگی کے سبب ادا نہیں کیا گیا تھا۔ حضرت کے اس حکم کی تعمیل میں کہ دوست چندہ عام وخاص کے بقائے مرکز کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے جلد ادا کریں۔ آپ نے باوجود اپنی سخت مالی تنگی کے ۱۵۰/ کی رقم قرض لیکر داخل کر دی ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ میرا نام شائع نہ کیا جاوے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

منصوری

عام ۸/۲۵۵ - جلسہ ۲/۲ - خاص ۶۲/۸۵ سید عبدالمجید صاحب امیر جماعت ہیں۔ اس جماعت کے چندے تقریباً پورے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مظفرنگر

عام ۱/۱۲ - جلسہ ۱/۲ - خاص ۱/۲ منشی عبدالخالق صاحب سیکرٹری ہیں۔ چندہ عام گو قریباً بجٹ کے برابر ہے۔ لیکن چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص واجب الوصول ہے۔ اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی ہے۔ حالانکہ ان کی جماعت کے لحاظ سے ان مدات کے چندوں کی رقم کم ہے۔ پس جہاں آپ چندہ عام کا بقایا آخیر سال تک ارسال فرمائیں گے۔ وہاں چندہ جلسہ۔ چندہ خاص بھی بھیج کر مشکور فرماویں۔

مرادآباد

عام ۱۲/۴ - خاص ۵/۱ - خاص ۲/۵ حضور ابراہیم صاحب منشی اظہار حسین صاحب۔ اعظم علی صاحب کنٹیبل۔ عبدالرشید صاحب۔ [illegible] اللہ خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس۔ وہ چندہ دہندگان ہیں۔ خاص

توجہ دلاتا ہوں۔ ان کی جماعت یو۔پی کی جماعتوں میں سے سب سے پیچھے ہے۔ چندہ عام کا ادا کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کے ماتحت ہر ایک احمدی پر فرض حتمی ہے ؛

چندوسی

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ یہ جماعت بڑی پرانی جماعت ہے۔ منشی طفیل احمد صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ جو نہایت مستعدی سے باقاعدہ کام کرتے ہیں۔ اور ہر ایک قسم کے چندے نہایت باقاعدہ مرکز میں ارسال فرماتے ہیں۔ ان کی کوششوں کا شکریہ ہے۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے

رام پور

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + سید احمد صاحب وکیل سیکرٹری ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں ؛

فیض آباد

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + شیخ محمد صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ آپ نے چندہ عام۔ خاص تو باقاعدہ ارسال فرمایا ہے۔ اور آپ اپنے چندے باقاعدہ ارسال کرنے والے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ چندہ خاص کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں ؛

بریلی

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ اس جماعت میں سیکرٹری مال حاجی غلام جبار صاحب ہیں۔ جو باوجود بڑھاپے کے خوب مستعد ہو کر کام میں مصروف رہتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ؛
بجٹ چندہ عام و جلسہ سالانہ پورا ہو گیا ہے۔ یہ کمی نہ صرف مالی سال کے آخر تک پورا ہونے کی یقینی امید ہے۔ بلکہ حاجی صاحب اور بابو عبدالرحیم صاحب سے امید ہے۔ کہ آپ اپنے بجٹوں سے زیادہ رقم ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دینگے ؛

شاہجہانپور

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + کارکنان شاہجہانپور سے یہ تو امید ہے۔ کہ چندہ عام و چندہ خاص کی بقایا رقوم بفضل خدا وقت پر پوری کر دینگے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ چندہ باقاعدہ ماہوار ارسال کیا جاوے۔ اور کہ جن احباب کے چندے باشرح نہیں ہیں۔ ان سے باشرح چندہ کرایا جاوے۔ میں جناب مختار احمد صاحب مختار اور احباب کارکنان سے امید رکھتا ہوں۔ کہ ان ہر دو امور کی طرف خاص توجہ فرما کر مشکور فرماوینگے ؛

علی گڑھ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + حضور کی دستخطی تحریر امداد جلسہ کے لئے موصول ہوئی۔ اس وقت سے چندہ کی وصولی کا مجھے فکر ہوا۔ الحمدللہ کل نماز جمعہ میں جب لوگوں کی تنخواہیں وصول ہو چکیں تو چندہ بھی وصول ہو گیا۔ بعض لوگوں نے ابھی تک ادا نہیں کیا۔ ان کا چندہ میں اپنے پاس سے ادا کرتا ہوں۔ شکر ہے۔ کہ موجودہ رقم سے چندہ جلسہ سالانہ کیلئے روپیہ زیادہ وصول ہو گیا۔ جو دوسرے چندوں کے ساتھ روانہ کیا جاتا ہے۔ یہاں کی جماعت بہت کمزور ہے۔ حضور دعا فرماویں۔ (شیخ) محمد حسین (خان بہادر)

شاہ آباد

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + مولوی انوار حسین خاں صاحب سے امید ہے۔ کہ چندہ عام و خاص کی رقوم آخیر سال تک پوری ارسال فرماوینگے ؛

آگرہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ اس جماعت کا معائنہ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب متھرا نے کیا ہے۔ ان کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ دسمبر تک کا حساب بالکل صاف ہے۔ سوائے دو دوستوں کے چندے

کے کہ ان کا بقایا ہے۔ ایک رقم چندہ خاص میں [illegible] کی ایک دوست کے ذریعہ ارسال کی گئی ہے۔ جو اب تک ملی نہیں ہے۔ (میں نے بارہا اعلان دیا ہے کہ ہر قسم کے چندے براہ راست بذریعہ بیمہ یا منی آرڈر ارسال ہوں۔ کسی مبلغ یا محصل یا کسی دوست کے ذریعہ دستی نہ ارسال ہوں۔ کیونکہ ایسی رقوم بیت المال کو بروقت وصول نہیں ہوتی ہیں۔ مگر پھر بھی جماعتیں اس پر کم توجہ کرتی ہیں۔) بقایا ادھویہ رقم ملنے پر دسمبر تک کا حساب صاف ہو سکے گا ؛
چندہ جلسہ سالانہ کی رقم مقررہ سے قریب نصف کے ہے۔ حالانکہ بروئے حساب مقررہ رقم کچھ کم ہے پس کم از کم مقررہ رقم ضرور پوری ہونی چاہیئے ؛

جے پور

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + ہماری یہاں کی جماعت خدا کے فضل سے ہر ایک تحریک اور ماہواری چندہ پر ہمیشہ پوری اترتی ہے۔ اور ایثار و محبت اور قربانی میں ہمیشہ اپنی ہمت اور استطاعت سے بڑھ چڑھ کر کام کرتی ہے۔ اور یہاں کی جماعت ہمیشہ اپنے بجٹ سے بڑھکر ہی رقم دینے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ چندہ خاص میں یا دیگر چندوں میں کبھی بقایا نہیں رہنے دیا۔ بلکہ وقت پر وصول کر کے ارسال کرتی ہے۔ ہماری جماعت کے احباب کے لئے دعا کی درخواست حضرت اقدس کے حضور کریں۔ "محمد لطیف جے پور"

جودھ پور،

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + ڈاکٹر احمد خاں صاحب اس جماعت کے روح رواں ہیں اس جماعت میں زیادہ تر موصیوں کا چندہ ہے۔ اس سے پہلے چندہ قریباً وقت پر آتا رہا ہے۔ لیکن اس سال میں صرف ستمبر میں چندہ وصول ہوا ہے۔ اور یا دسمبر میں صرف چندہ سالانہ آیا ہے + چندہ عام۔ چندہ خاص میں بہت کمی ہے۔ ڈاکٹر صاحب اور جناب برکت علی صاحب کو خاص توجہ کی ضرورت ہے ؛

بھوپال

عام ۱۲۹/۱۸۰۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ ماسٹر عبدالجلیل صاحب سیکرٹری مال نے اچھا کام کیا ہے۔ بقیہ رقم چندہ عام امید ہے۔ کہ سال کے آخیر تک پوری ہو جاویگی۔ لیکن معلوم نہیں۔ کہ کیوں چندہ جلسہ سالانہ کی کچھ بھی رقم وصول نہیں ہے۔ حالانکہ مجھے اس جماعت سے ایسی امید نہ تھی ؛

اٹاوہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + سید صادق حسین صاحب سیکرٹری مال کا وعدہ ہے۔ کہ چندہ عام کے ۔/۱۶ اور دیگر چندوں کے ۔/۱۵ روپیہ آپ سال کے آخیر تک ارسال فرمادیں گے۔ میں موصوف سے یقین رکھتا ہوں۔ کہ آپ اپنے وعدوں کو ایفا فرما کر مشکور فرمائیں گے ؛

قائم گنج

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + اس جماعت سے چندہ عام کے صرف ۔/۶ اور جلسہ سالانہ ۔/۱۰ وصول ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ چندہ احباب قائم گنج کے لئے برائے نام ہے۔ امید ہے آخیر سال تک چندہ عام چندہ خاص بھیج کر مشکور فرماوینگے۔ ورنہ یہ جماعت باوجود مولوی محمد عبدالغفار خانصاحب آنریری مجسٹریٹ درجہ اوّل و کپتان محی الدین خانصاحب سی۔ آئی۔ ای۔ اور لفٹیننٹ معین الدین خانصاحب و زمیندار عبدالحق خانصاحب کے برائے نام ہی رہے گی۔ یہ بھی ظاہر کر دینا نامناسب نہ ہوگا۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی رقم صرف مولوی عبدالغفار خاں صاحب کی ہے ؛

کانپور،

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ چندہ کے وصول کرنے میں پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ بعض دوستوں سے ابھی تک ملا نہیں۔ ملنے پر ارسال ہوگا +

لکھنو

عام ۹/۲۰۰ - جلسہ ۵/۳۰ - خاص ۷/۱۷ - لکھنؤ میں اسٹوڈینس کرشن ہاؤس بفضلہ ایک بڑی فرم احمدیوں کی ہے - جس کی تجارت کا چندہ باوجود عرصہ سے توجہ دلانے کے اب تک ادا نہیں ہو رہا ہے - اور نہ اس فرم سے باقاعدہ طور پر اب تک زکوٰۃ وصول ہوئی ہے - مالکان فرم اپنے طور پر جو غربا و مساکین کی امداد فرماتے ہیں - اس کی اطلاع بھی بیت المال کو دیکر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سے اجازت حاصل نہیں کی گئی ہے - اس بے قاعدگی کے علاوہ اکثر احمدی احباب اپنے چندوں میں خاص جوش اور باقاعدگی کا اظہار فرماتے ہیں - بالخصوص چندہ جلسہ سالانہ کی مقررہ رقم کو دوگنا کرکے ادا کرنے کی سعی کی گئی ہے - لیکن اب تک وصول صرف اسی روپیہ ہوئے ہیں - امید ہے - کہ چندہ عام و خاص کی بقیہ رقوم کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کے دوگنا ہونے کے لئے جو عدد باقی رہے ہیں وہ بھی ضرور ارسال فرمائیں گے۔

اس جماعت کی بنیاد جہاں تک دفتر ہذا کو علم ہے - مرزا کبیر الدین احمد صاحب کے ہاتھ سے پڑی ہے - جنہوں نے اپنے طریق پر اس جماعت کے قیام و ترقی کے لئے ابتدا میں وہ سعی کی ہے - جس سے بڑھ کر سعی کرنا ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے انسانی طاقت سے باہر معلوم ہوتا ہے - کچھ عرصہ کے بعد مرزا کبیر الدین احمد صاحب کے تین نوجوان عزیز سید ارتضیٰ علی صاحب و ارشد علی صاحب و سیٹھ خیر الدین صاحب بھی اس کوشش میں ان کے شریک ہوگئے - اور یہ سب احمدیت کی تبلیغ کا حق ادا کرتے رہے - لیکن بعد ازاں ان ہر سہ صاحبان کو اپنی تجارت کے کاروبار کی وجہ سے فرصت کم ملنے لگی اور رفتہ رفتہ یہ ہوا کہ تینوں اصحاب باوجود دل میں وہی جوش و خروش رکھنے کے اب کوئی وقت نہیں دے سکتے - لیکن جو تجارت وہ کر رہے ہیں - اس میں حسن انتظام اور دیانت داری اور صفائی معاملہ کے ذریعہ وہ بہت بواسطہ احمدیت کو تبلیغ فرما رہے ہیں - لیکن اگر کمی ہے - تو صرف یہ کہ تجارت کا چندہ اور زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی - ورنہ اس جماعت کا بجٹ سینکڑوں سے بڑھ کر ہزاروں تک پہنچ جاتا ہے - اس وقت اس جماعت میں مرزا احسام الدین صاحب محاسب ہیں - اور خاص طور پر توجہ و محنت سے کام کرتے ہیں - بابو احمد جان صاحب گو محاسب نہیں - لیکن چندہ کی وصولی میں خاص کوشش فرماتے ہیں - جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے - یہ نوٹ بھی کر دینا نامناسب نہ ہوگا - کہ ڈاکٹر لعل دین صاحب کا چندہ جماعت ہذا کے چندہ کی رقوم میں شامل نہیں ہے - کیونکہ ان کے خاص حالات کے باعث کسی قدر غیر معمولی طور پر استثنا کرکے ان کے چندہ کو دوران رخصت میں بھی کسی جماعت میں شامل نہیں رکھا گیا ہے ÷

الہ آباد

عام ۱۳۶/۲۸۲ - جلسہ ۷/۲۲ - خاص ۶/۵۶ - پریذیڈنٹ صاحب و سیکرٹری صاحب جماعت ہذا نے چندہ کی کمی کو محسوس فرمایا ہے - اور پختہ وعدہ ہے - کہ اختتام سال میں ۳۰ اپریل ۱۹۳۰ء تک یہ بجٹ تمام و کمال پورا ہو جائے گا - بلکہ حسب شرح مقررہ چندہ ادا کر کے اس سے زاید رقم مہیا کی جاویگی ÷

مسکرا

عام ۳/۳۴ - جلسہ ۴/۶ - خاص ۰/۱۵ - حاجی عبد الواحد صاحب سے امید غالب ہے - کہ چندہ عام - چندہ خاص کی کمی کو بروقت یعنی آخیر تک ضرور پورا فرما کر مشکور فرما دینگے ÷

بھاگلپور

عام ۹۳/۱۳۰۸ جلسہ ۷/۶۶ - خاص ۱۱/۱۴۴ - یہ بڑی جماعت غایت درجہ اصلاح کی محتاج ہے - اس جماعت کے کثرت سے افراد ایسے ہیں - کہ جماعت کے فرائض کی طرف اور بالخصوص چندہ کی باقاعدہ اور باشرح ادائیگی کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں - باوجود مولوی علی احمد صاحب ایم - اے فنانشل سیکرٹری اور حکیم محمد سعید صاحب محاسب کی خاص جدوجہد کے جماعت اپنے فرائض کو پورا کرنے سے بہت حد تک قاصر ہے - حضرت مولوی عبد الماجد صاحب امیر جماعت نہایت نرمی و مروت سے احباب کو توجہ دلاتے ہیں - لیکن اس کا اثر جماعت کی اصلاح پر خاطر خواہ نہیں ہو رہا ہے - دوسرے صاحب حیثیت اور با اثر اصحاب میں مولوی اختر علی صاحب مخلص قدیم ہیں - چونکہ وہ جماعت کے پرانے خادم ہیں - ان پر اور ان کے خاندان پر بھی جماعت کی موجودہ حالت کی ذمہ واری ہے ÷

مونگھیر

عام ۳۸۲/۵۰۰ - جلسہ ۲۹/۳۰ - خاص ۳۰/۱۴۸ - مولوی محمد ظریف صاحب ایم - اے وکیل کی کوششوں کا شکریہ ہے - کہ آپ نے چندہ عام تو مطابق بجٹ ارسال فرمایا ہے - اور چندہ جلسہ سالانہ بھی پورا کیا ہے - چندہ خاص مقررہ سے قریب نصف کے ہے - میں امید رکھتا ہوں - کہ آپ حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں بقیہ رقم چندہ عام کے ساتھ چندہ خاص کا بقایا بھی ارسال فرماکر مزید شکریہ کا موقع دینگے - بیت المال حضرت جماعت مونگھیر کے احباب اور مولوی صاحب وکیل کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے ÷

بٹیا آرہ

عام ۶/۸۰ - جلسہ ۵/۱۱ - خاص ۰/۳ - اس جماعت میں سید محبوب عالم صاحب اور سید محمد ایوب صاحب دو دوست ہیں - اس سال میں باوجود متعدد یاددہانیوں کے چندہ عام صرف -/۲ یکم مئی ۲۹ء کو ارسال کیا ہے - اور سید محمد امین صاحب نے -/۶۶ چندہ حصہ آمد کا بھیجا ہے - جو چھ ماہ کا ہے - لیکن چندہ ۷ ماہ کا وصول ہونا چاہیئے تھا - اور دو دوستوں نے چندہ خاص جس کی شرح ۲۰ فی صدی ہے بالکل نہیں ارسال کیا ہے - مجھے سید محبوب عالم صاحب سے التماس کرنا ہے - کہ آپ اپنا چندہ عام بقایا اور چندہ خاص کی رقم باشرح حضرت کے حکم کی تعمیل میں ارسال فرما دیں اور سید محمد ایوب صاحب بھی براہ مہربانی اپنا چندہ خاص باشرح ادا فرماکر شکریہ کا موقع دیں ÷

آڑہا

عام ۵۲/۱۴۴ - جلسہ ۹/۰ - خاص ۰/۹۶ - گذشتہ سال میں اس جماعت کے سیکرٹری مال ماسٹر عبد العزیز صاحب تھے - جو فوت ہو چکے ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون - صاحب موصوف نے کام بہت اچھا کیا ہے - اس سال مولوی محمد سلیمان صاحب سیکرٹری ہیں - آپ نے اطلاع کی تھی - کہ اس جماعت کے چار یا پانچ دوست ہیں - جو مختلف مقامات پر رہتے ہیں - اور کہ بجٹ کے رو سے -/۱۴۴ سالانہ چاہیئے - لیکن آٹھ ماہ کی وصولی صرف -/۵۲ ہے - اس جماعت کے دوستوں کو سیکرٹری مال کے مطالبہ کے بغیر خود چندہ دینا چاہیئے - میں اس تحریر کے ذریعہ آڑہا کے احباب سے التماس کرتا ہوں - کہ ان کے بجٹ میں جو کمی ہے - اسے براہ کرم ۳۰ اپریل ۱۹۳۰ء سے قبل پورا کرکے مشکور فرمادیں - اس وقت تو بجائے ۳/۴ وصول ہونے کے صرف ۱/۳ بجٹ سالانہ کا وصول ہے ÷

کٹک

عام ۹/۲۳۹ - جلسہ ۰/۳۰ - خاص ۰/۵۹ - آپس کے تعلقات کے لحاظ سے اس جماعت میں اصلاح کی ضرورت تھی - جو اب امید ہے - کہ باقی نہ رہیگی - جماعت متحد ہو کر چندوں کی بقایا رقوم کے پورا کرنے میں خاص طور پر کوشش کریگی - کیونکہ اس جماعت کا چندہ عام و چندہ خاص بہت کم وصول ہے ÷

سونگھڑا دکن ررا پاڑہ،

عام ۲۲/۱۵۷ - جلسہ ۰/۳۰ - خاص ۲/۱۴۹ - سونگھڑہ کے علاقہ میں بفضلہ احمدی جماعت افراد کثیر کی تعداد میں پھیلی ہوئی ہے - لیکن اب تک انتظام جیسا کہ چاہیئے پوری عمدگی کے ساتھ جاری نہیں ہوا ہے - عہدہ داران کو خاص توجہ کرنی چاہیئے ÷

کیرنگ،

عام ۱۲۰/۲۱۵ - جلسہ ۳۳/۱۱ - خاص ۶/۱۰ - جماعت کیرنگ ایک بڑی جماعت ہے - جس میں قریب -/۸۰ روپیہ کے ماہانہ کا ہی روپیہ جمع ہوتا ہے - اور بیت المال کے اس بجٹ کو ایک دو دوست ہی آسانی سے پورا کر سکتے ہیں لیکن عدم توجہ اور سستی کے سبب چندہ عام میں نصف بجٹ سے تھوڑا روپیہ وصول ہے - اور اس کے بالمقابل چندہ خاص کی طرف بالکل توجہ نہیں کی گئی ہے - حالانکہ مجلس مشاورت میں باصرار اس مد کا روپیہ بجٹ میں رکھوایا گیا تھا - اور حضرت اقدس نے تاکیدی تحریک فرمائی تھی - ہاں مجھے خوشی ہے کہ احباب کرام نے نہایت شرح صدر سے چندہ جلسہ سالانہ کی رقم ارسالی کی ہے - بلکہ -/۱۳ مقررہ سے زیادہ بھیجے ہیں جس کے واسطے احباب کرام اور عہدہ داران کا شکریہ ہے - میں احباب کرام اور عہدہ داران سے درخواست کرتا ہوں

(حضرت کا یہ بھی تاکیدی ارشاد وتحریک جلسہ سالانہ میں تھا۔ کہ چندہ عام وخاص کے بقائے بھی احباب جلد تر ادا کریں۔ اور ان بقایوں کو وفد کی صورت میں گھروں میں جا جا کر وصول کریں۔ اور یہ نظام قایم رہے جب تک کہ سلسلہ کے سر پر سے بار اتر جاوے۔ گو سیکرٹری مال عبد العزیز خاں صاحب نے مجھے اطلاع کی ہے کہ گو اس سال طغیانی کے سبب فصل کو سخت نقصان ہوا ہے۔ نیز فصل کا دارومدار بھی آسمانی بارش پر ہے۔ کیونکہ نہر کا انتظام بھی نہیں ہے۔ لیکن ان حالات کے ماتحت بھی میں کوشش کر رہا ہوں۔ کہ نہ صرف بجٹ چندہ عام وخاص ہی پورا ہو سکے بلکہ اس سے زیادہ داخل ہو سکے۔ چونکہ فصل اس علاقہ کی جنوری فروری میں ہی طیار ہو جاتی ہے۔ اس لئے امید ہے۔ کہ آپ شروع مارچ میں تمام بقایا صاف کر دینگے۔

بھدرک

عام ۱۵۰/۱۶۸ ۔ جلسہ ۵۲ ۔ خاص ۱۵ ۔ جماعت بھدرک کے ہر ایک چندہ میں کمی ہے۔ حالانکہ ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ جماعت باقاعدہ چندے دینے والی ہے۔ لیکن اس سال میں سستی سے کام لیا گیا ہے۔ اس وقت تک چندہ عام کا کم از کم ۱۰۰/ داخل ہونا چاہئے تھا۔ وصولی صرف ۸/ ہوا ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی رقم میں صرف ۸/ وصول ہیں۔ چندہ خاص میں ۲/۔

میاں رحمت اللہ صاحب، محمد حسن صاحب اور شیخ عبد اللہ صاحب سے درخواست ہے۔ کہ براہ مہربانی ہر سہ مدات کے چندے باقاعدہ ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ اور مالی سال کے ختم ہونے سے قبل اپنے بجٹ کو پورا فرماویں۔

کلکتہ

عام ۶۰۰/۸۶۷ ۔ جلسہ ۲۲۵/۲۰۰ ۔ خاص ۲۷۵/۵۲۲ ۔ جماعت کلکتہ نے جس اخلاص و محبت سے چندہ جلسہ سالانہ ارسال کیا ہے۔ اس کی نسبت میں اخبار میں اعلان کر چکا ہوں۔ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اور چندہ عام بھی اس مخلص جماعت بجٹ کے مطابق تا دسمبر پہنچ گیا ہے۔ البتہ کمی چندہ خاص میں ہے۔ جس کے واسطے میں امیر جماعت حکیم محمود احمد صاحب اور دیگر احباب کرام سے پوری توقع رکھتا ہوں کہ انہوں نے جس اخلاص و محبت سے چندہ جلسہ سالانہ پورا کیا ہے۔ اس سے زیادہ چندہ خاص و چندہ عام کو پورا کیا جاوے گا۔ بیت المال اس جماعت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

برہمن بڑیہ

عام ۱۰۵۴ ۔ جلسہ ۳۲۲/۸۰۰ ۔ خاص ۳۶۷/۵ ۔ جماعت برہمن بڑیہ کو صوبہ بنگال کا مرکز قرار دیا گیا ہے اور بنگال کی مرکزی جماعت کو اپنے چندوں میں سے مقرر کردہ حصہ کاٹنے کی بھی اجازت ہے۔ لیکن اس نظام کے بعد تا حال بجٹ فارم بنگال کا نہیں ملا۔ اس لئے میں نے وصولی کی رقم دکھا دی ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کے لئے حضور ایدہ اللہ نے ۸۰۰/ لگایا تھا۔ جس سے ۳۴۵ وصول ہے۔ چندہ خاص تو برہمن بڑیہ کے لئے ۵۰۰/ تھا۔ لیکن اس وقت تک اسے بھی پورا نہیں کیا گیا ہے۔ پس میں کارکنان بنگال سے التماس کرتا ہوں۔ کہ چندہ عام کا بجٹ فارم مکمل کر کے ارسال فرماویں۔ نیز چندہ عام وخاص اور جلسہ سالانہ کی کمی کے پورا کرنے کی خاص کوشش فرماویں

پیر پیا شاہ

عام ۵ ۔ جلسہ ۲ ۔ خاص ۳

بمبئی

عام ۱۵۹/۲۵۰ ۔ جلسہ ۳ ۔ خاص ۱ ۔ یہ جماعت پرانی ہے۔ جس کی ابتدا سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب سے ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کے خاص خدام میں سے رہے ہیں۔ مگر کچھ عرصہ سے اس جماعت کے افراد منتشر ہو رہے تھے۔ جن کو متحد و مستعد بنانے میں چوہدری کرم الدین صاحب نے خاص سعی فرمائی ہیں خود ان کا چندہ بھی بڑی رقم میں ہوا کرتا ہے۔ ان کی اس خاص کوشش و توجہ کیلئے بیت المال ممنونیت کا اظہار کرتا ہے۔

رنگون

عام ۱۵۰ ۔ جلسہ ۲۵۰ ۔ خاص ۷ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حکم کے مطابق جمعہ کے روز جلسہ سالانہ کا چندہ وصول کیا گیا۔ اس سال کے حالات کے مطابق ۲۵/ بھی جمع ہونا مشکل سمجھا جاتا تھا۔ لیکن جماعت رنگون کے لئے پچاس روپیہ مقرر فرمایا ہے۔ خط پڑھکر (حضرت کا خط) سنایا۔ الہام ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء کے مطابق ایک دوست نے پچیس روپیہ دیدیا۔ باقی ممبروں کے ساتھ جملہ ۔ اس وقت وصول ہو گیا۔ پھر دو تین روز میں اور کچھ وصول ہو گا۔ بذریعہ تار ۵۸/ ارسال ہیں۔ ای عبد القادر کٹی رنگون

چندہ عام وخاص کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

مانڈلے

عام ۲۵/۱۴۵ ۔ جلسہ ۵ ۔ خاص ۵/۱۳ ۔ شروع مالی سال سے ڈاکٹر گوہر الدین صاحب سیکرٹری مال تبدیل ہو گئے ہیں۔ آپ نے اپنے زمانہ سیکرٹری شپ میں مانڈلہ کا کام بہت اچھا سرانجام دیا ہے۔ بیت المال ان کا مشکور ہے۔

اس وقت سیکرٹری مال محمد سعید صاحب کروان بوٹ ہاؤس مانڈلے ہیں۔ چندہ عام تو تقریباً مطابق بجٹ ہے۔ اور چندہ خاص کی کمی بھی ۔/ ۲۴۳ روپے ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا اپنا عام اور اور چندہ جلسہ سالانہ وصول ہو رہا ہے۔ جو مانڈلے میں دکھلایا جا رہا ہے۔ مجھے امید کامل ہے کہ سیکرٹری مال موجودہ چندہ کے واسطے حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے بجٹ چندہ عام وخاص کو بروقت یعنی ۳۰ اپریل سے قبل پورا فرما کر مشکور فرماوینگے۔

میمیون برما

عام ۱۵/۴۵ ۔ جلسہ ۲ ۔ خاص ۱/۱۴ ۔ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب نے اس جماعت کی پریذیڈنٹی کا کام کیا ہے۔ اور آپ نے چندوں کا کام نہایت احسن طریق پر سرانجام دیا ہے۔ جس کے واسطے بیت المال ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ نومبر کے بعد اس جماعت کے پریذیڈنٹ بابو عبد الرحیم صاحب کلرک ہیں۔ موصوف سے امید کی جا رہی ہے۔ کہ آپ بھی بیت المال کا کام احسن طریق سے سرانجام دیکر شکریہ کا موقع دینگے۔

اس وقت اس جگہ چار دوست ہیں۔ جن کا چندہ ۱۰ ماہوار آنا چاہیئے۔ اور چندہ سالانہ کی رقم بھی اس جماعت کی تعداد کے لحاظ سے ۲۰/ مقرر کی گئی ہے۔ لیکن اب تک اس مد میں کچھ بھی وصول نہیں ہے۔ امید ہے۔ کہ بابو عبد الرحیم صاحب پریذیڈنٹ اور محاسب صاحب بابو عبد اللہ خان صاحب اپنے احباب سے چندہ عام باقاعدہ اور چندہ سالانہ کے ۲۰/ ارسال فرماتے ہوئے مشکور فرماوینگے۔

شیموگہ

عام ۳۰ ۔ جلسہ ۵/۵۵ ۔ خاص ۳ ۔ اس جماعت کے دوست میر کلیم اللہ صاحب میں کنٹریکٹر اور اور عابد شریف صاحب، اللہ کریم خاں صاحب اور ایس کے عبد الرزاق صاحب ہیں۔ چندہ سالانہ میں میر صاحب نے بجائے ۲۵/ بھیجنے کے اس سال حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں ۵۰/ ارسال فرمائے جن کا تفصیلی نوٹ اس سے پہلے شائع ہو چکا ہے۔ اور عابد شریف صاحب نے مبلغ ۱۳/ اور ایم کریم خاں صاحب نے ۱۷/۔ اس طرح بجائے مقررہ رقم ۵۵/ کے ۸۰/ ارسال کئے۔ ان احباب کرام کا شکریہ ہے۔

چندہ عام کی مد میں میر کلیم اللہ صاحب نے نومبر کا چندہ عام ۔/ا خود ارسال فرمایا ہے۔ وہ اطلاع فرماتے ہیں۔ کہ اس سے پہلے مہینوں کے چندے جناب ایس کے عبد الرزاق صاحب کے ذریعہ ادا ہوتے رہے ہیں۔ لیکن ایس کے عبد الرزاق صاحب ایک لمبے سفر اور اپنی بیماری کے باعث اپنا چندہ ارسال فرما سکے۔ ورنہ عبد الرزاق صاحب اپنا چندہ اس سے پیشتر نہایت باقاعدہ ارسال فرماتے رہے ہیں۔ اور نہ ہی میر صاحب کا چندہ بھیجا ہے۔ اب خدا کے فضل وکرم سے عبد الرزاق صاحب کو صحت ہے۔ جیسا کہ ان کی ایک رپورٹ سے ظاہر ہے۔ وہ اپنا چندہ اور میر صاحب کا چندہ ارسال فرماویں گے۔ البتہ عبد الرزاق صاحب نے ایک رقم ۲۰/ کی ۱۸ ساکتوبر کو داخل فرمائی ہے۔ اس طرح سے کل رقم ۳۰/ دوران سال میں وصول ہے۔ ایم کریم خاں صاحب اور عابد شریف صاحب نے چندہ عام اس سال میں بالکل نہیں بھیجا ہے۔ اور نہ ہی ان چہار احباب کرام نے چندہ خاص کی رقوم اپنے ذمہ کی ارسال کی ہیں۔ میں اب ان دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اپنے اپنے چندے براہ راست مرکز میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ کہ جماعت شیموگہ میں محسوب ہوں۔ حضرت کا خاص ارشاد ہے۔ کہ چندہ عام وخاص کے بقائے مرکزی ضرورت کے ماتحت جماعتیں ۳۰ اپریل تک بھیجکر...

(حاشیہ) ...آنے والی ہے سلسلہ کی ... [illegible]

حیرت انگیز رعایت

جو لوگ اپنے خطوط ۶-۷ فروری سنہ ۳۰ء کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے میں ملے گی

"یہ مجرب اور مفید ادویات جن کے متعلق جناب مینیجر صاحب الفضل اپنے اخبار ۲۹ جون سنہ ۲۶ء کے اشو میں لکھتے ہیں کہ ان ادویات کا ہم نے تجربہ کیا مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ شیخ محمد یوسف صاحب کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے جب تک مختلف آدمیوں پر اسے آزما کر مفید ہونیکا اطمینان نہ حاصل کر لیں۔ امید ہے۔ کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔"

کیونکہ اکسیر اعظم اور اکسیر البدن کے استعمال کیلئے یہ موسم بہت اچھا ہے۔ اور نیز ان ادویات کی شہرت اور یقین دلانے کیلئے کہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں۔ وہ لوگ جن کی درخواستیں ٹھیک ۶-۷ فروری کو ڈاکخانہ میں ڈالی جائینگی انہیں آٹھ آنے فی روپیہ رعایت پر یہ مفید اور مجرب ادویات ملینگی۔ محض ان ادویات کی شہرت کیلئے یہ حیرت انگیز رعایت دیجا رہی ہے۔ کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے۔ کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کرینگے وہ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے ہمارا گاہک بن جائینگے۔ ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو اپنی قیمت واپس لو۔ اب اس سے بڑھکر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔

اس سرمہ پر ڈاکٹر لوگ شیفتہ اور حکماء فریفتہ ہیں۔ اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ ضعف بصر۔ کگرے۔ جلن پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا۔ اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و سکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں: میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب بیماری اور کمزوری دور ہو گئی۔ اور انکی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور بدون آپکے کہنے کے محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو اس غرض کے واسطے آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اسے ضرور شائع کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے۔

اکسیر البدن جملہ دماغی و جسمانی و اعصابی کمزوریوں کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے اسکے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت ۵ روپے محصولڈاک علاوہ

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں: "مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپکو یہ لکھ رہا ہوں میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنیکی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا۔ میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ

میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اور اسکی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمد للہ۔ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلےٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کر دیں۔ شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بینظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اسکا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالےٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت "اکسیر البدن" ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"

اکسیر اعظم

اس کا اثر اخیر عمر تک رہتا ہے۔ یہ ایک لاثانی چیز ہے۔ جس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل و دماغ و اعصاب۔ ضعف بصر۔ ضعف اعصابی ورد نزلہ۔ درد سر۔ شقیقہ۔ بے خوابی۔ مسوڑوں سے خون کا آنا۔ منہ سے پانی جاری رہنا۔ دانتوں کا درد۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ دمہ۔ پرانی کھانسی۔ منہ سے خون کا آنا۔ قے۔ ڈکاروں کی کثرت۔ معدہ کی ترشی۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ پیشاب کی کثرت۔ ذیابیطس۔ سرعت۔ خرابی خون وغیرہ کے لئے یہ تریاق آخری اور یقینی علاج ہے۔ مستورات کے امراض بانجھپن اور جریان الرحم کیلئے بھی بہت مفید ہے۔ یہ نسخہ پورے ایک سال میں تیار ہوتا ہے۔ قیمت نو روپے آٹھ آنے (۹/۸)

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ انڈے۔ بالائی۔ مکھن وغیرہ مرغن غذائیں ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے۔ کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی جو کئی ماہ کے لئے کافی ہے۔ صرف دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت: "کرم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ کچھ دن گذرے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کے لئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی۔ اور میری تمام معدہ و شکم کی شکایت رفع ہو گئی۔ اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے کام میں برکت دے۔"

موتی دانت پوڈر

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ میلے اور خراب دانت جملہ امراض کا گھر ہیں۔ یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر بدبو دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا۔ بلکہ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر جملہ امراض دندان گوشت خورہ۔ خون یا پیپ کا آنا وغیرہ سے نجات دیگا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شہادت

جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ سابق مسلم مشنری امریکہ حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں "کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ علاوہ دانتوں کو مفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کے عوارض کے لئے بھی بہت مفید ہے"

نوٹ: جن صاحب کا آرڈر بیس روپے کا ہوگا۔ انہیں محصولڈاک بھی معاف رہیگا۔ غیر ممالک میں ڈاک دیر سے پہنچتی ہے۔ ان کے لئے بجائے ۶-۷ فروری کے ۶-۷ مارچ کی تاریخیں ہونگی۔

چونکہ غیر ممالک میں وی۔ پی نہیں جا سکتا۔ اس لئے غیر ممالک کے اصحاب کو آرڈر دیتے وقت رقم ادویات اور محصولڈاک معہ پیکنگ ایک روپیہ آٹھ آنے فی پونڈ بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجنا چاہیئے۔

پتہ مالکان کا

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۔ ۲۱ جنوری۔ آج شام کے ساڑھے چار بجے لاہور میونسپل کمیٹی کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت لالہ سندر داس سنیئر وائس پریذیڈنٹ اس غرض کے لئے منعقد ہوا۔ کہ صدر بلدیہ کا انتخاب کیا جائے۔ اور میاں عبد العزیز اتفاق رائے سے صدر منتخب ہوئے۔

بٹالہ کے ڈاکخانے میں ایک ہندو کلرک کے ہاں اس کی اپنی بیٹی کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ کلرک صاحب بڑے فخر سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کا بیٹا ہے۔ اور ان کی بیٹی ہی ان کی بیوی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میرے مذہب میں یہ جائز ہے۔ اور میں نے ویدوں پر عمل کیا ہے۔

گورداسپور ۔ ۲۲۔ آج صبح گورنر صاحب پنجاب نے شفاخانہ ضلع کی عدالتوں اور محکمہ مال کے ٹریننگ سکول کا معائنہ کیا۔ اور روسائے سے ملاقاتیں کیں۔ مس اینڈرسن کو "قیصر ہند" کا تمغہ اور خان بہادر غلام حسین کو خان بہادری کا پروانہ عطا کیا۔

قیام گورداسپور کے دوران میں ہز ایکسلنسی نے ظفروال کے فسادات کے متعلق بھی حالات دریافت کئے۔ ڈپٹی کمشنر نے چند غیر سرکاری سکھ اور مسلم نمائندوں کی ایک کمیٹی بدیں غرض قائم کی ہے کہ وہ موقعہ پر جا کر فریقین کے ساتھ گفت و شنید کر کے رپورٹ کرے۔ کہ اختلافات کے دور کرنے کا کون سا طریقہ بہترین ہے ؟

معلوم ہوا ہے۔ کہ سابق مہاراجہ اندور کی امریکن مہارانی سرمشٹھا دیوی (مس ملر) طلاق حاصل کر کے مہاراجہ سے علیحدہ ہو گئیں۔

پشاور ۔ ۲۰ جنوری۔ یہاں عبد الرسول خان وکیل التجارۃ افغانستان مقیم پشاور نے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان اور افغانستان کے تجارتی تعلقات بدرجہ اتم استوار ہیں۔ حکومت افغانستان اپنی مملکت کی حدود میں تمام قافلوں کی سلامتی کی حتمی طور پر ذمہ وار ہے۔ ایک بھی مثال ایسی نہیں جس سے پایا جائے۔ کہ راستہ میں کسی مسافر کا اسباب غارت ہوا ہے۔

الہ آباد ۔ ۱۸ جنوری۔ کل تین بجے سہ پہر صاحبزادہ آفتاب احمد خان سابق وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا انتقال ہو گیا ؛

نیو دہلی ۔ ۳۰ جنوری۔ مسٹر ایس این حاجی رائے عامہ کے لئے حاجی بل کو دوبارہ مشتہر کرنے کے لئے ۲۳ جنوری کو ایک تحریک پیش کریں گے ؛

کلکتہ ۔ ۲۰ جنوری۔ تمام شہر اور بندرگاہ میں چیچک کا بہت زور ہے۔

لدھیانہ ۔ ۲۰ جنوری۔ مفرور ملزم صاحب سنگھ جو احمد گڑھ ٹرین ڈکیتی کے سلسلہ میں لاپتہ تھا۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔

گورداسپور ۔ ۲۲ جنوری۔ آج صبح گورنر پنجاب گورداسپور تشریف لائے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور بلدیہ گورداسپور نے آپ کی خدمت میں سپاسنامے پیش کئے۔ اور روساء ضلع کی ایک گارڈن پارٹی میں آپ شریک ہوئے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ حال کے سیلابات اور قلت آب کی وجہ سے صوبہ کے مالیہ کو سوا کروڑ روپیہ سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔

نیو دہلی ۔ ۲۳ جنوری۔ آج کے اجلاس اسمبلی میں آریہ سماجیوں کی باہمی شادیوں کے مسودہ قانون پر جو مسٹر مختار سنگھ نے پیش کیا تھا۔ طویل بحث و مباحثہ ہوا۔ لیکن آخر کار اس بل کو رائے عامہ کے لئے مشتہر کرنے کی تجویز منظور ہو گئی۔ مسلمانوں کے اوقاف کے متعلق مسٹر غزنوی کا مسودہ قانون اور کورٹ فیس کے متعلق مسٹر سارداکا بل مجلس منتخبہ کے سپرد کیا گیا۔

کلکتہ ۔ ۲۳ جنوری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس صدر، مسٹر کرن شنکر رائے سیکرٹری۔ اور ڈاکٹر جے ایم داس گپتا اور نو دیگر ارکان بنگال کانگرس کمیٹی کو ایڈیشنل مجسٹریٹ علی پور نے سیاسی اسیروں کے یوم کے سلسلہ میں جلوس نکالنے کے جرم میں ایک ایک سال قید بامشقت کی سزا دی۔

امرتسر ۔ ۲۰ جنوری۔ کانگرس کا وفد جس میں سردار دو منگل سنگھ صاحب کومنیر اور مولوی عبد القادر قصوری شامل تھے۔ ظفروال سے ناکام واپس آیا۔ اور سکھوں نے کسی قسم کی مصالحت و مفاہمت کرنے سے انکار کر دیا۔

کانپور ۔ ۲۲ جنوری۔ صوبہ متحدہ کی کانگرس کمیٹی نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ کہ تحقیقات کے بعد جلد از جلد یہ رپورٹ کرے کہ صوبہ کے کس ضلع میں ستیہ گرہ اور عدم ادائے محصولات کی مہم شروع کی جائے۔

نئی دہلی ۔ ۲۲ جنوری۔ آج اسمبلی میں راجہ رگھونندن پرشاد سنگھ کی قرارداد تحفظ مویشیاں پر تین گھنٹے تک سرگرم مباحثہ رہا۔ مسٹر فرینک نائس نے حکومت کی طرف سے اس قرارداد کی مخالفت کی۔ اس قرارداد پر آراء شمار کی گئیں۔ تو ۴۴ کے مقابلہ میں ۴۷ آراء سے مسترد ہو گئی۔

دہلی ۔ ۲۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ موسم خزاں میں ہوائی جہاز کے ذریعہ ڈاک کی آمد و رفت کے سلسلہ کی دہلی سے کلکتہ تک توسیع کر دی جائے گی۔

پشاور ۔ ۲۰ جنوری۔ کابل کا ایک پیام مظہر ہے۔ کہ امیر کابل (شاہ) کے حکم سے تین ملازموں کو گرفتار کر کے قلعہ ارک میں نظر بند کر دیا گیا ہے ان کے برخلاف غداری کے علاوہ بچہ سقہ کی سلطنت کی حمایت اور اعانت کا الزام ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

لندن ۔ ۲۱ جنوری۔ آج دارالامراء میں حکومت کو شکست ہوئی۔ لارڈ سلیسبری کی تحریک ۸۱ کے مقابلہ میں ۱۰۷ آراء سے منظور ہو گئی۔ اس کے علاوہ حکومت کو لارڈ ڈین بری کی تحریک پر شکست ہوئی۔ جس میں بے روزگاری کے مسودہ قانون کے ایک حصہ کو حذف کرانے کی سفارش کی گئی تھی۔ یہ تحریک ۴۱ کے مقابلہ میں ۴۹ آراء سے منظور ہوئی ؛

لاس اینجلیس ۔ ۲۰ جنوری۔ ایک مسافروں کو لے جانے والے ہوائی جہاز کو کیلیفورنیا کے ساحل کے قریب حادثہ پیش آیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۱۶ مسافر مر گئے۔ تاریکی میں انجن کے بگڑ جانے کے باعث ہوائی جہاز مجبوراً نیچے اتر رہا تھا۔ کہ راستے میں اسے آگ لگ گئی۔ اور وہ پاش پاش ہو گیا۔

ماسکو کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ گزشتہ دو ماہ کے اندر روس میں ۴۰۵ چرچ ۴۳ مجلسیں اور ۸ مسجدیں بند کر دی گئیں۔ اور دو پادریوں کو گولی اس جرم میں ماردی گئی کہ وہ بالشوزم کے خلاف پروپاگنڈا کر رہے تھے ؛

۴۔ گورنمنٹ ہند کی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے علی گڑھ کی مسلم یونیورسٹی کو مزید ۱۵ لاکھ کا گرانقدر گرانٹ دینا منظور کیا۔

پیغام جنگ کے نام سے جو ہفتہ وار اخبار لاہور سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اسکے دو ہی پرچے نکلے۔ اور دونوں ضبط کر لئے گئے۔

میلہ کنبھ پریاگ میں ۳۵ لاکھ زائرین کی شمولیت کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ ریلوے کی طرف سے آمد و رفت کے لئے روزانہ ۶۰ سپیشل گاڑیاں چلانے کا انتظام ہے تبت تک کے لوگ بھی میلہ میں آئے ہوئے ہیں ؛

دہلی ۔ ۲۰ جنوری۔ اسمبلی کے اجلاس شروع ہونے سے پیشتر صدر اسمبلی مسٹر پٹیل نے اعلان کیا۔ کہ حکومت ہند کا دعوے ہے کہ وہ صدر اور دیگر ممبران اسمبلی کی حفاظت کی ذمہ وار ہے۔ اسلئے وہ اپنے حسب منشا اسمبلی میں پولیس تعینات کر سکتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں۔ اسمبلی ہال میں میرا حکم قطعی ہے۔ اور چیف کمشنر دہلی نے حکومت ہند کے ایماء سے اسمبلی ہال میں پولیس تعینات کر کے میرے اختیارات میں دست اندازی کی ہے۔ اور گیلریوں میں باوردی سپاہی کھڑے کر دیئے ہیں۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ سوائے پریس گیلری کے تمام گیلریاں بند کر دی جائیں۔ چنانچہ پانچ منٹ کے اندر اندر تمام تماشائی اور پولیس کے آدمی باہر نکال دیئے گئے۔ اور گیلریاں بند کر دی گئیں ؛

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)